استفتاءات کے جوابات

حصہ دوم

معاملات

ولی امر مسلمین و مرجع تقلید

دام ظلہ العالی

حضرت آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ‌ای

مترجم : معارف اسلام پبلشرز

بسم الله الرحمن الرحيم

استفتاءات

کے

جوابات

حصہ دوم

معاملات

ولی امر مسلمین و مرجع تقلید حضرت

آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای دام ظلہ الوارف

مترجم:

معارف اسلام پبلشرز

خامنه ای ، علی ، رہبر جمهوری اسلامی ایران، ۱۳۱۸ ۔
استفتاء ات کے جوابات حصۂ دوم معاملات . ولی امر مسلمین و مرجع تقلید حضرت آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای / مترجم معارف اسلام پبلشرز ۔ قم : نور مطاف ، ۱۴۲۳ ق = ۱۳۸۱ .
۳۱۰ ص .
۹۸ روپیہ
ISBN: 964-93104-9-5
فهرست نویسی بر اساس اطلاعات فیپا
اردو .
۱ . فتواهای شیعه ـ قرن ۱۴ . ۲ . فقه جعفری ـ رساله عملیه . الف . معارف اسلام پبلشرز . ب . عنوان .
۲۹۷/۳۴۲۲ BP ۱۸۳/۹/ خ ۲ الف ۵۰۴۶۱
۱۳۸۱

نام کتاب : استفتاءات کے جوابات ولی امر مسلمین و مرجع تقلید حضرت آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای دام ظلہ الوارف

مترجم : معارف اسلام پبلشرز

ناشر : نور مطاف

سنہ اشاعت : رجب ۱۴۲۳ھ ق

چاپ : اول

تعداد : ۳۰۰۰

جملہ حقوق طبع بحق معارف اسلام پبلشرز محفوظ ہیں ۔

Web : www.maaref-foundation.com

E-mail: info@maaref-foundation.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

و صلی اللہ علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ

الطاھرین و لعنۃ اللہ علی اعدائھم اجمعین

"و اما الحوادث الواقعہ فارجعوا فیھا الی رواۃ احادیثنا"

"جدید معاملات اور واقعات میں ہماری احادیث کے راویوں کی طرف رجوع کرو"

انبیاء علیہم السلام کی بعثت، آسمانی کتابوں اور صحیفوں کے نزول کا بنیادی فلسفہ انسانوں کی ہدایت اور دنیا و آخرت کی سعادت کا حصول ہے۔ بلاشک انسان اس وقت اس مقصد تک پہنچ سکتا ہے جب گوہر دین کو اپنی آغوش میں لے کر اسے اپنا مناسب مقام جو زندگی کے مختلف شعبے ہیں عطا کرے۔

فطری اور طبیعی طور پر پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے پر برکت زمانے میں مسلمان وحی الٰہی کے اس جاری و ساری چشمے سے براہ راست سیراب ہوتے تھے۔ خاتم المرسلینؐ اور اشرف المخلوقاتؐ کی غمناک رحلت کے بعد جن لوگوں کو "انی تارک فیکم الثقلین" پر ایمان اور یقین تھا انہوں نے اہل بیت عصمت و طہارتؑ کی پناہ لی۔

اور کئی مشکلات، سختیوں، تنگ دستی اور مصائب کے باوجود علم و حکمت کے منحرف ٹھکانوں کے پیچھے نہ گئے۔ انہوں نے "سد الابواب الا بابہ" (سب دروازے بند کر دو صرف اسکا دروازہ کھلا رہے) کے عنوان سے فقط اور فقط اہل بیت کی سلسبیل سے استفادہ کیا۔

یہ سلسلہ غیبت صغریٰ تک جاری رہا یہاں تک کہ غم و اندوہ اور حزن و ملال سے معمور دور یعنی غیبت کبریٰ کا آغاز ہو گیا۔ تب سے حضرت حجت عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کا یہ نورانی فرمان، (و اما الحوادث الواقعہ فارجعوا فیھا الی رواۃ احادیثنا) تمام پیش آنے والے واقعات میں ہماری احادیث کے راویوں کی طرف رجوع کرو" قرآن و عترت کے پیروکاروں کے لیے نمونہ عمل قرار پایا۔ اسی لیے

پوری تاریخ میں آج تک شیعوں نے اپنی زندگی کے لائحہ عمل کو محمدؐ و آل محمدؑ کی فقہ پر استوار کیے رکھا ہے۔

آج یہ راویان احادیث عظیم المرتبت فقہاء ہیں جو دینی معاشروں کی ضروریات کے لئے کتاب وسنت سے اجتہاد و استنباط کے ذریعے مناسب جوابات تلاش کرتے ہیں چنانچہ دین، مرجعیت اور عوام کے مابین ارتباط رسالہ توضیح المسائل کے ذریعے قائم ہیں۔ بنابرایں نئے مسائل اور جدید مباحث کے بارے میں فتوی پوچھنے اور بیان فتوی نے اس دینی و معنوی ارتباط کو مزید تکامل، استحکام اور دوام بخشا ہے۔

آسمان فقاہت و زعامت کے ستاروں میں سے ایک انقلاب اسلامی ایران کے عظیم رہبر اور عالم تشیع کے مرجع تقلید حضرت آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای (دام ظلہ العالی) ہیں کہ جن کے استفتاءات (باب معاملات) کے کچھ حصے کا اردو ترجمہ پیش کرتے ہیں اور انشاء اللہ بہت جلد دیگر حصوں کا ترجمہ بھی پیش کیا جائے گا۔

یہاں رہبر انقلاب حضرت آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای کے دفتر (شعبہ استفتاءات) کے بھی انتہائی شکر گذار ہیں جنھوں نے اپنی رہنمائی، جدید فتووں سے آگاہی اور اصلاحات کے ذریعے اس ترجمے کو بہتر بنایا اور اسی طرح ہمارے ادارے کو اجازت دی کہ وہ اس کتاب کو چھاپ کر نشر کرے۔

آخر میں خداوند متعال کی بارگاہ اقدس میں شکر گذار ہیں کہ اس نے ہمیں یہ عظیم توفیق عنایت فرمائی، ہم محققین اور فاضل شخصیات کے مخلصانہ اور بلا دریغ تعاون کے بھی تہہ دل سے شکر گذار اور ممنون ہیں اور ہمیں امید ہے کہ یہ کتاب اردو اسلامی معاشرے کے سوالات اور ان کے جوابات کی صورت میں مفید قرار پائے گی۔

و آخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

معارف اسلام پبلشرز

رجب ۱۴۲۳ ھ . ق

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ

خامنہ ای (دام ظلہ العالی)

کی مختصر سوانح حیات

امام خمینیؒ نے فرمایا:

آقای خامنہ ای جیسا اسلام کا پابند اور خدمتگذار انسان اسکو ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گا کہ جسکی دلی رغبت اور میلان کی بنیاد عوام کی خدمت ہو، آپکو ایسا شخص نہیں ملے گا، میں انہیں کافی عرصے سے جانتا ہوں۔

بچپن

انقلاب اسلامی کے عظیم رہبر حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی حسینی خامنہ ای (دام ظلہ العالی) مرحوم حجت الاسلام والمسلمین سید جواد حسینی خامنہ ای کے دوسرے فرزند ارجمند ہیں، آپ ۲۸ صفر ۱۳۵۸ ہجری قمری کو مشہد مقدس میں پیدا ہوئے۔

سید جواد خامنہ ای کی زندگی بہت سادہ تھی، آپکے اہل خاندان نے زندگی میں قناعت اور سادگی کو آپ سے ایک سبق کے طور پر سیکھا اور اپنے دل ودماغ میں بٹھا لیا تھا۔ رہبر عالیقدر اپنے گھریلو حالات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ہمارے والد بزرگوار ایک معروف عالم دین تھے وہ بہت متقی اور گوشہ نشین تھے ہماری زندگی بہت مشکلات سے دوچار تھی۔ چنانچہ مجھے یاد ہے کہ ایسی راتیں بھی گذاری ہیں کہ رات کا کھانا تک نہیں ہوتا تھا۔ میری والدہ بہت محنت ومشقت کے بعد ہمارے لیے رات کا کھانا جو روٹی اور کشمش پر مشتمل ہوتا تھا مہیا کرتی تھیں"۔

ہمارے مرحوم والد صاحب کا وہ گھر جس میں ہم نے آنکھ کھولی اور چار پانچ سال

بھی گزارے مشہد کے ایک محلے میں واقع ۶۰ یا ۷۰ مربع میٹر کا ایک چھوٹا سا مکان تھا ہمارے گھر میں ایک چھوٹا کمرہ اور بغیر کسی کھڑکی (روشن دان) کے ایک تاریک تہہ خانہ تھا۔ چونکہ والد گرامی ایک عالم دین تھے لہذا لوگ مسائل شرعیہ کیلئے ان سے رجوع کرتے تھے چنانچہ جب بھی والد صاحب کا کوئی مہمان یا ملنے والا آتا تو لہذا ہم سب اسی تاریک تہہ خانے میں چلے جاتے اور مہمان کے واپس جانے تک وہیں رہنا پڑتا تھا، لیکن کچھ مدت بعد والد کے عقیدت مند لوگوں نے گھر کے ساتھ تھوڑی سی زمین لے کر ہمارے گھر سے ملحق کردی، یوں ہمارے گھر کے تین کمرے ہوگئے''۔

رہبر انقلاب کا بچپن فقر و غربت میں مگر ایک دینی گھرانے میں گذرا جہاں آپ نے پاکیزگی اور طہارت قلب کی فضاؤں میں پرورش پائی، چار سال کی عمر سے ہی اپنے بڑے بھائی سید محمد کے ساتھ مدرسہ جانا شروع کیا، اسکے بعد والد نے ان دونوں بھائیوں کو 'دار التعلیم دیانتی' نامی اسکول میں داخل کرادیا کہ جہاں انہوں نے پرائمری تعلیم مکمل کی۔

حوزہ علمیہ میں آمد:

آپ نے سیکنڈری اسکول سے ہی ''جامع المقدمات'' (یعنی صرف ونحو) کا آغاز کر دیا تھا۔ پھر اسکے بعد حوزہ علمیہ میں قدم رکھا اور اپنے والد اور دیگر اساتذہ کے پاس زانوے ادب تہہ کرتے ہوئے ادبیات عرب و مقدمات کی تعلیم حاصل کی۔

راہ علماء کو انتخاب کرنے اور حوزہ علمیہ میں داخلے کی وجہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''علما کے اس نورانی راستے کے انتخاب کا اصلی محرک میرے والد بزرگوار تھے، جبکہ میری والدہ نے بھی اس سلسلے میں مجھے ترغیب دلائی۔

رہبر انقلاب نے ادبیات عرب کی کتابوں مثلاً جامع المقدمات، سیوطی، مُغنی و معالم کو مدرسہ سلیمان خان اور مدرسہ نواب کے اساتذہ کے پاس پڑھا۔ اسکے بعد شرائع الاسلام اور شرح لمعہ کو اپنے والد آقا میرزا مدرس یزدی کے پاس تمام کیا، رسائل و مکاسب جیسی عظیم فقہی کتابوں کو مرحوم حاج شیخ ہاشم قزوینی اور بقیہ دروس سطح، فقہ و اصول کو اپنے والد کے پاس پڑھا۔ آپ نے دورہ سطح کو نہایت دل جمی اور کم نظیر شوق و اشتیاق کے ساتھ ساڑھے پانچ سال میں مکمل کیا، آپ کی اس علمی پیشرفت میں آپ کے والد کا خصوصی کردار شامل ہے۔

آپ نے منطق و فلسفہ کے درس اور حکیم سبزواری کی کتاب منظومہ کو مرحوم آیت اللہ میرزا آقا جواد تہرانی اور بعد میں مرحوم شیخ رضا ایسی کے پاس پڑھا۔

حوزہ علمیہ نجف اشرف کی طرف ہجرت:

آیت اللہ خامنہ ای نے اٹھارہ سال کی عمر ہی سے فقہ و اصول کا درس خارج مشہد میں مرجع عالیقدر آیت اللہ العظمیٰ میلانی کے پاس شروع کر دیا تھا لیکن جب علم و زیارت کے مقصد سے راہی نجف اشرف ہوئے تو وہاں آیت اللہ محسن حکیم، آیت اللہ خوئی، آیت اللہ شاہرودی، آیت اللہ میرزا باقر زنجانی، آیت اللہ یحییٰ یزدی، آیت اللہ حسن بجنوردی کے درس خارج میں شرکت کی، لیکن والد کی رضامند نہ ہونے پر کچھ مدت بعد دوبارہ مشہد لوٹ آئے۔

حوزہ علمیہ قم میں آمد:

آیت اللہ خامنہ ای (دام ظلہ) حوزہ علمیہ قم میں فقہ، اصول اور فلسفہ کے دروس میں مشغول رہے اس مدت میں آپ نے آیت اللہ العظمیٰ بروجردی، امام خمینیؒ، شیخ مرتضیٰ حائری یزدیؒ اور علامہ طباطبائیؒ جیسے جید علمائے کرام اور مراجع عظام کے سامنے زانوے ادب تہہ کیا، والد کی آنکھوں کی بیماری اور ایک آنکھ کی بینائی چلے جانے نے آپ کو تذبذب میں ڈال دیا

کہ ایک طرف ضعیف باپ کی بیماری ونابینائی اور دوسری طرف عظیم اجتماعی ذمہ داریوں کے تقاضے۔ اور آخر کار والدین کی تیمارداری وخدمت کے لیے مشہد لوٹ آئے۔ کسے معلوم تھا کہ والدین کی خدمت کیلئے لوٹ آنے والا یہ عظیم انسان ۲۵ سال بعد ملک کی عظیم ذمہ داریوں کو اپنے دوش پر اٹھائے گا۔ لہذا اس ضمن میں آپ خود فرماتے ہیں:

"میں مشہد واپس لوٹ آیا لیکن خداوند عالم نے مجھے بہت زیادہ توفیقات عنایت کیں، کیونکہ جس ذمہ داری کا احساس کیا تھا اسے نبھایا اسی لیے میرا عقیدہ ہے کہ جو توفیقات خدا میرے شاملِ حال رہیں وہ سب اسی نیکی کی وجہ سے ہیں جو والدین کے حق میں انجام دی تھی"

سیاسی جدّ وجہد:

آپ خود فرماتے ہیں:

میں فقہ، اصول، سیاست اور انقلاب میں امام خمینیؒ کا شاگرد ہوں لیکن اسلامی انقلاب کے احساس کو شہید نواب صفویؒ نے بیدار کیا۔

تحریک انقلاب میں آپکی جدو جہد

شاہ اور استعمار کے خلاف اٹھنے والی تحریک میں آپ امام خمینیؒ کے شانہ بشانہ رہے اور اس راہ میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ پس حضرت امام خمینیؒ کی طرف سے آپکی پہلی ذمہ داری یہ تھی کہ آپ خراسان کے مراجع، علماء اور حوزہ علمیہ مشہد کو حضرت امام خمینیؒ کا خصوصی پیغام پہنچائیں چنانچہ جسکے بعد خراسان میں بھی اسلامی جدو جہد شروع ہوئی اور خود تبلیغ اور شاہ کے خلاف لوگوں کو بیدار کرنے کیلئے بیر جند نامی شہر روانہ ہوئے، جہاں محرم الحرام کے انہی ایام میں ایک دن کیلئے آپکی گرفتاری عمل میں آئی اور آپ مجالس نہ پڑھنے کے وعدے پر رہا

ہوئے لیکن کچھ ہی دنوں بعد آپ کو دوبارہ گرفتار کرلیا گیا جس کے دوران آپ نے ۱۵ دن کے سخت شکنجوں کا سامنا کیا۔

آیت اللہ خامنہ ای (دام ظلہ) امام خمینیؒ کے پیغام کو ایران کے گوشہ گوشہ میں پھیلانا اپنی ذمہ داری سمجھتے تھے، بنابراین اسی طرح کے ایک اہم کام کے سلسلے میں کرمان تشریف لے گئے اور وہاں چند روز قیام، ملاقاتوں اور تقاریر وغیرہ کے بعد زاہدان پہنچے جہاں آپکی پر جوش تقاریر نے لوگوں کو بیدار کیا اور اسی بناء پر آپ تیسری بار گرفتار ہوئے، ساواک (ایرانی انٹلی جنس) نے آپ کو تہران روانہ کیا جہاں آپ نے دو ماہ قید میں شکنجوں اور مشکلات کو صبر و تحمل سے برداشت کیا۔

چوتھی بار ساواک نے آپ کو حدیث و تفسیر قرآن کا درس دینے پر گرفتار کیا کیونکہ نوجوانوں نے آپ کے درس کا بہت والہانہ استقبال کیا تھا اور آپ لوگوں کے دلوں میں گھر کر چکے تھے۔

پانچویں بار آپ کو سیاسی جدوجہد کے الزام میں گرفتار کیا گیا اور آپ کو چند ماہ کیلئے جیل بھیج دیا گیا۔ آپ خود فرماتے ہیں:

مسلح جدوجہد پر حکومت شاہ کی کڑی نظریں تھیں، اسی لیئے درس و تدریس اور نظریاتی بحثوں پر اپنی توجہ مبذول کی اور آہستہ آہستہ مشہد اور تہران میں مخفی نظریاتی بحثوں کا آغاز کیا"

چھٹی بار آپ کو نہج البلاغہ کا درس دینے پر گرفتار کیا گیا کیونکہ آپ لوگوں میں صحیح راہ کے انتخاب کا شعور بیدار کر رہے تھے، اور اسطرح کی جدوجہد لوگوں کو شاہ اور اسرائیل کے خلاف ابھار رہی تھی چنانچہ آپ کو جیل بھیجنے کے بجائے ایران کے گرم ترین علاقے ایرانشہر میں تین سال کے لیے شہر بدر کر دیا گیا۔ چونکہ تحریک آزادی اور انقلابی تحریک اپنے آخری مراحل میں تھی لہذا آپ نے حکومتی پابندیوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے مشہد پہنچ کر خراسان کے علاقے میں تحریک کی سربراہی سنبھال لی۔

کامیابی کی منزل پر

امام خمینیؒ کی پیرس سے واپسی کے انتظامات اور دیگر اہم کاموں کی ذمہ داری سنبھالنے کیلئے، بعض اہم شخصیات (کہ جن میں شہید مطہری، شہید بہشتی، ہاشمی رفسنجانی اور موسوی اردبیلی شامل تھے) پر مشتمل ''شورای انقلاب اسلامی'' تشکیل دی گئی اور امام خمینی کے فرمان کے مطابق آیت اللہ خامنہ ای کو بھی اسی کمیٹی میں شامل کیا گیا اور یوں آپ مشہد سے تہران تشریف لے آئے۔

انقلاب کی کامیابی کے بعد:

انقلاب کی کامیابی کے بعد آپ نے ملک کے کئی حساس اداروں میں اہم ذمہ داریاں انجام دیں، مثلاً:

۱) سیکریٹری وزارت دفاع۔

۲) سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کی سرپرستی۔

۳) امام جمعہ تہران۔

۴) دفاع کی اعلیٰ کمیٹی (شورای عالی دفاع) میں امام خمینیؒ کے نمائندے۔

۵) صوبہ سیستان وبلوچستان میں امام خمینیؒ کے نمائندے۔

۶) تہران سے قومی اسمبلی کے رکن۔

۷) انقلابی ثقافتی کونسل شورای انقلاب فرہنگی کی صدارت۔

۸) مجمع تشخیص مصلحت نظام کی صدارت (نظام حکومت کی مصلحتی کونسل)۔

۹) اسلامی جمہوریہ ایران کی ۸ سالہ صدارت۔

۱۰) رہبری اور ولی امر مسلمین (امام خمینیؒ کی رحلت کے بعد سے تا بحال اس منصب پر خدمات انجام دے رہے ہیں)۔

قلمی آثار:

☆ تالیف و تحقیق

۱) طرح کلی اندیشہ اسلامی در قرآن (قرآن میں اسلامی فکر کے خدوخال)۔
۲) از ژرفای نماز (نماز کی گہرائیاں) (اردو ترجمہ موجود ہے)۔
۳) صبر۔
۴) چہار کتاب اصلی علم رجال (علم رجال کی چار بنیادی کتب)۔
۵) ولایت۔
۶) گزارشی از سابقۂ تاریخی، اوضاع کنونی حوزہ علمیہ مشہد (حوزہ علمیہ مشہد کی تاریخ اور موجودہ حالات)۔
۷) زندگی نامہ ائمہ تشیع (اہل بیتؑ کے حالات زندگی)۔
۸) پیشوای صادق (سچے رہنما)۔
۹) وحدت و تحزّب۔ (وحدت اور گروپ بندی)۔
۱۰) ہنر از دیدگاہ آیت اللہ خامنہ ای دام ظلہ۔
۱۱) درست فہمیدن دین (دین کا صحیح فہم)۔
۱۲) حدیث ولایت (آپ کی تقاریر اور خطابات کا مجموعہ جسکی ۹ جلدیں منظر علم پر آچکی ہیں)۔

ترجمے:

۱) صلح امام حسنؑ (مؤلف راضی آل یاسین)۔
۲) آیندہ در قلمرو اسلام (مؤلف سید قطب)۔
۳) مسلمانان در نہضت آزادی ہندوستان (مؤلف عبدالمنعم نمری نصری)، (ہندوستان کی آزادی میں مسلمانوں کا کردار)۔
۴) ادعانامہ علیہ تمدن غرب (مؤلف سید قطب) (مغربی تمدن کے خلاف دعویٰ)۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
[illegible]
[illegible]

حرام معاملات

نجس اشیاء کا کاروبار

س ۱ کیا جنگلی سؤروں کی خرید و فروخت جائز ہے جنہیں شکار کا محکمہ یا علاقے کے کسان اپنے کھیتوں کو محفوظ رکھنے کے لئے شکار کرتے ہیں تاکہ ان کا گوشت پیک کر کے غیر اسلامی ممالک میں برآمد کر دیا جائے؟

ج: انسانی خوراک کی غرض سے سؤر کی خرید و فروخت جائز نہیں ہے اگرچہ غیر مسلم کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔ البتہ اگر جانوروں کی خوراک یا اسکی چربی سے صابن بنانے جیسے عقلائی اور قابل اعتناء حلال فوائد حاصل کیئے جائیں تو اسکی خرید و فروخت بلامانع ہے۔

س ۲ کیا سؤر کے گوشت کو پیک کرنے والے کارخانے، نائٹ کلب اور بدکاری

کے مراکز میں کام کرنا جائز ہے؟ اور اس کام سے حاصل آمدنی کا کیا حکم ہے؟

ج: حرام امور میں نوکری کرنا شرعاً جائز نہیں۔ جیسے سور کا گوشت بیچنا، شراب بیچنا یا نائٹ کلب، فساد و بدکاری کے اڈے، جوا خانے اور شراب خانے جیسے مراکز بنانا اور چلانا حرام ہے ایسے مراکز سے حاصلہ درآمد حرام ہے ان کاموں کے بدلے ملنے والی اجرت کا انسان مالک نہیں ہوتا۔

س۳ کیا سور کا گوشت، شراب، یا کھانے کی کوئی بھی حرام چیز کا ایسے افراد کو فروخت کرنا یا تحفہ دینا جائز ہے جو اس چیز کو حلال سمجھتے ہوں؟

ج: اشیاء خورد و نوش جو حلال نہیں ہیں کھانے پینے کی غرض سے انکی خرید و فروخت اور انہیں تحفے میں دینا جائز نہیں ہے۔ یا انسان کو علم ہو کہ خریدار ان اشیاء کو کھانے پینے کے لئے لینا چاہتا ہے تب بھی انکی خرید و فروخت جائز نہیں اگرچہ وہ انہیں حلال ہی کیوں نہ سمجھتا ہو۔

س۴ ہمارا ایک یوٹیلیٹی اسٹور ہے جس میں کھانے پینے اور استعمال کی دیگر اشیاء فروخت ہوتی ہیں ان اشیاء میں سے بعض چیزیں مردار یا حرام اشیاء سے بنی ہوتی ہیں اس اسٹور سے حاصل شدہ آمدنی کا کیا حکم ہے۔ جسے سال کے اختتام پر شراکت داروں میں تقسیم کیا جاتا ہے؟

ج: ایسی اشیاء جن کا کھانا پینا حرام ہے ان کی خرید و فروخت حرام اور باطل ہے اسی طرح اس سے حاصلہ درآمد بھی حرام ہے اس رقم کو شراکت داروں پر تقسیم کرنا جائز نہیں ہے اگر اسٹور کی رقم مذکورہ رقم سے مخلوط ہو جائے تو اس کا حکم ایسے مال جیسا ہے جو حرام میں مخلوط ہو گیا ہو جس کی مختلف اقسام ہیں جو رسالۂ توضیح المسائل میں درج ہیں۔

س ۵ اگر کوئی مسلمان ایک غیر اسلامی ملک میں ہوٹل کھولے جس میں بعض حرام کھانے اور شراب کو فروخت کرنے پر مجبور ہو کیوں کہ اگر وہ ان اشیاء کو فروخت نہیں کرے تو کوئی خریدار اس کے پاس نہیں آئے گا کیونکہ وہاں کے اکثر لوگ عیسائی ہیں جو شراب کے بغیر کھانا نہیں کھاتے اور ایسے ہوٹل میں نہیں جاتے جہاں ان کو شراب پیش نہ کی جائے تو اب اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ مذکورہ تاجر ان حرام اشیاء سے حاصلہ آمدنی کو شرعی حاکم تک پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہے تو کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

ج: غیر اسلامی ممالک میں ہوٹل اور ریسٹورینٹ کھولنا جائز ہے لیکن حرام غذا اور شراب فروخت کرنا جائز نہیں ہے چاہے خریدار ان اشیاء کو حلال سمجھتا ہو۔ شراب اور حرام غذا کی قیمت لینا جائز نہیں ہے اگرچہ حاکم شرع کو دینے کی نیت رکھتا ہو۔

س۶ وہ سمندری حیوانات جن کا کھانا حرام ہے اگر پانی سے زندہ نکالے جائیں تو کیا وہ مردار کا حکم رکھتے ہیں؟ اور ان کا خریدنا اور بیچنا حرام ہے؟ کیا ان کا انسان کی غذا کے مقصد کے علاوہ فروخت کرنا جائز ہے؟ (مثلاً صنعت، پرندوں اور حیوانات کی غذا کے طور پر استعمال کیا جائے)؟

ج: اگر وہ مچھلی کی اقسام میں سے ہو اور پانی سے زندہ نکالنے کے بعد پانی کے باہر مر جائے تو مردار کے حکم میں نہیں ہے بہر حال وہ چیزیں جن کا کھانا حرام ہے انہیں کھانے کیلئے فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔ اگرچہ خریدار اسے حلال سمجھتا ہو۔ ہاں اگر کھانے کے علاوہ عقلاء کے نزدیک اس کے دیگر حلال فوائد ہوں جیسے طبی اور صنعتی فوائد یا حیوانات اور پرندوں کی غذا فراہم کرنا وغیرہ ہوں تو ان کا بیچنا اور خریدنا جائز ہے۔

س۷ کیا ایسی غذاؤں کی نقل و حمل جائز ہے جس میں غیر شرعی طور پر ذبح کیا ہو گیا گوشت بھی شامل ہو؟ اور کیا مذکورہ غذائیں پہنچانے کے حکم میں اسے حلال سمجھنے والوں اور دوسروں میں فرق ہے یا نہیں؟

ج: غیر شرعی طور پر ذبح شدہ گوشت کو نقل و حمل کرنا اگر کھانے کیلئے ہو تو جائز نہیں، اور ایسے گوشت کے کھانے کو جائز سمجھنے اور نہ سمجھنے والے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

س ۸ کیا ایسے شخص کو خون فروخت کرنا جائز ہے جو اس سے فائدہ اٹھائے؟

ج: اگر جائز و عقلائی غرض کے لئے ہو تو صحیح ہے۔

س ۹ کیا مسلمان کے لئے جائز ہے کہ حرام اشیاء کو یعنی ایسی غذا جو سؤر کے گوشت یا مردار پر مشتمل ہو یا کافر ملکوں میں الکوحلک مشروبات کو غیر مسلمین کو فروخت کرے؟ اور مندرجہ ذیل صورتوں میں اسکا کیا حکم ہے؟

الف: اگر مسلمان ان غذاؤں اور الکحل مشروبات کا نہ تو مالک ہو اور نہ ہی کوئی اجرت اس فروخت کے عوض اسے حاصل ہو بلکہ اس کا کام مذکورہ اشیاء کو حلال چیزوں کے ساتھ گاہک کے سامنے پیش کرنا ہے؟

ب: اگر غیر مسلم کے ساتھ شریک ہو اور مسلمان حلال کا مالک ہو اور غیر مسلم حرام غذاؤں اور الکحلک مشروبات کا مالک ہو اور دونوں میں سے ہر ایک اپنے مال سے منافع حاصل کریں۔؟

ج: اگر ایسی جگہ کام کرتا ہے جہاں حرام غذا اور الکحلک مشروبات فروخت کئے جاتے ہیں اور وہ مقرر اجرت لیتا ہو، اب چاہے وہ دوکان مسلمان کی ہو یا غیر مسلمان کی۔؟

د: اگر ایک مسلمان حرام غذائیں یا الکحلی مشروبات بیچنے کی جگہ پر ملازم یا شریک کے طور پر کام کرتا ہو لیکن بلاواسطہ طور پر ان اشیاء کی خرید و فروخت سے اسکا کوئی تعلق نہ ہو اور نہ ہی یہ اشیاء اسکی ملکیت ہوں بلکہ اسکا کام غذاؤں کا فراہم کرنا اور اسے فروخت کرنا ہے۔ اس صورت میں اس کے کام کا کیا حکم ہے؟ جبکہ وہ جانتا ہے کہ مشروبات کے خریدار اسی مقام پر مشروبات نوش نہیں کرتے؟

ج: نشہ آور الکحلی مشروبات اور حرام غذاؤں کا پیش کرنا اور بیچنا، اس دوکان میں کام کرنا، انکے بنانے، خریدنے اور بیچنے مین شریک ہونا اور مذکورہ امور انجام دینے میں دوسروں کی اطاعت کرنا شرعاً حرام ہے۔ ایسا شخص چاہے روزانہ کے ملازم کے طور پر ہو یا سرمائے میں شریک ہو۔ اور خواہ فقط الکحلی نشہ آور مشروبات اور حرام غذائیں پیش کی جاتی اور بیچی جاتی ہوں یا انھیں حلال غذاؤں کے ساتھ بیچا جاتا ہو اور چاہے انسان اجرت اور منفعت کے لئے یا مفت و بلا معاوضہ کام کرتا ہو اور اس لحاظ سے بھی کوئی فرق نہیں کہ اس کام کا مالک یا شریک مسلمان ہو یا غیر مسلمان نیز یہ چیزیں مسلمان تک پہچائی جائیں یا غیر مسلمان تک، ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ حرام غذاؤں کو کھانے کی غرض سے بنانے، خریدنے اور بیچنے سے مکمل طور پر اجتناب کرے ایسے ہی نشہ آور الکحل مشروبات کے بنانے، خریدنے اور بیچنے سے اجتناب واجب ہے نیز مذکورہ طریقوں سے مال کمانے سے پرہیز کرنا واجب ہے۔

س ۱۰ کیا شراب کو لانے، لے جانے والی گاڑیوں کی مرمت سے کسب معاش کرنا جائز ہے؟

ج: اگر گاڑیاں شراب کی حمل ونقل (لانے، لے جانے) کے لئے مخصوص ہوں تو ان کی مرمت کرنا صحیح نہیں ہے۔

س ۱۱ ایک ایسی تجارتی کمپنی جس کی غذائی اشیاء فروخت کرنے کی متعدد برانچیں ہیں لیکن ان اشیاء خوردونوش میں سے بعض اشیاء شرعاً حرام ہیں (مثلاً غیر شرعی طریقہ سے ذبح شدہ گوشت جو کہ بیرون ملک سے آیا ہو) اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کمپنی کے مال میں مال حرام بھی شامل ہے کیا اس کمپنی کی دکانوں سے روزمرہ کی ضروری اشیاء خریدنا جائز ہے؟ جبکہ وہاں حلال اور حرام دونوں اشیاء بکتی ہیں۔ اور اگر جائز فرض کرلیں تو کیا اداشدہ رقم سے باقی پیسے لینا جائز ہیں؟ اور کیا اس باقی واپس کی گئی رقم کے لئے حاکم شرعی سے اجازت کی ضرورت ہے؟ اس لئے کہ یہ مال اب نامعلوم مالک کی ملکیت کا حکم رکھتا ہے اور اگر اجازت لینا ضروری ہو تو کیا آپ ایسے شخص کو اسکی اجازت دیتے ہیں جو اپنی ضرورت کی اشیاء مذکورہ مقامات سے خریدتا ہو؟

ج: کمپنی کے مال میں اجمالی طور پر مال حرام کا علم ہونا اس بات کا سبب نہیں بنتا کہ وہاں سے ضرورت کی اشیاء نہ خریدی جائیں جب تک کہ کمپنی کے تمام اموال خریدار کے لئے مورد ابتلاء نہ ہوں (۱) لہذا ہر انسان کے لیئے ایسی کمپنی سے ضرورت کی اشیاء خریدنے اور اسی طرح باقی ماندہ پیسے لینے میں کوئی حرج نہیں ہے جب تک کہ کمپنی کے تمام اموال خریدار کے لئے محل ابتلاء نہ ہوں اور جب تک اسے اس بات کا علم نہ ہو کہ بعینہ کمپنی سے خریدی گئی غذاء و سامان میں حرام مال موجود ہے۔ اور ایسی صورت میں باقی ملنے والی رقم اور خریدے گئے

سامان میں تصرف کے لئے حاکم شرع کی اجازت کی ضرورت نہیں۔

س ۱۲ آیا غیر مسلمین کے مردوں کو جلانے کا کام انجام دینا جائز ہے؟ اور اس کے عوض اجرت لی جاسکتی ہے؟

ج: غیر مسلمین کے مردوں کو جلانے کی حرمت پر کوئی دلیل نہیں ہے لہذا اس کام میں کوئی حرج نہیں اور اجرت لینا بھی جائز ہے۔

کسب معاش کے متفرق مسائل

س ۱۳ وہ شخص جو کام کرنے پر قادر ہو کیا اس کے لئے دوسروں سے بھیگ مانگ کر زندگی گزارنا صحیح ہے؟

ج: صحیح نہیں ہے۔

س ۱۴ آیا خواتین کیلیے سونے کی مارکیٹ میں جواہر بیچ کر کسب معاش کرنا جائز ہے؟

ج: حدود شرعیہ کی مراعات کرتے ہو بلا مانع ہے۔

س ۱۵ کیا گھروں کی آرائش کرنے (ڈیکوریشن) کا کام اگر اسے حرام کاموں کے لئے استعمال کیا جائے صحیح ہے۔ خاص طور پر اگر بعض کمروں کو بت پرستی کے لئے استعمال کیا جائے؟ اور کیا ایسے بڑے ہال تعمیر کرنا صحیح ہے جنہیں احتمالاً

رقص وغیرہ جیسے ناجائز کاموں میں استعمال کیا جائے گا؟

ج: اگر حرام کاموں میں استعمال کے لئے نہ ہو تو گھروں کی آرائش کرنے کے کام میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن بت پرستی والے کمرے کو سجانا، اسے مرتب کرنا اور بت کے رکھنے کی جگہ معین کرنا شرعاً صحیح نہیں ہے اور محض حرام کاموں میں استعمال کے احتمال کی بناء پر۔ بڑے ہال کی تعمیر میں کوئی حرج نہیں ہاں اگر ہال کی تعمیر کا مقصد ہی حرام کاموں کے لئے ہو تو جائز نہیں ہے۔

س۱۶ کیا ایسی عمارت تعمیر کرنا جائز ہے جہاں قید خانہ اور پولیس اسٹیشن بھی تعمیر میں شامل ہو اور اس عمارت کو ظالم حکومت کو دے دیا جائے؟ کیا ایسی عمارت کے تعمیراتی کاموں میں شمولیت جائز ہے؟

ج: مذکورہ خصوصیات کے ساتھ عمارت تعمیر کرنے میں کوئی حرج نہیں اگر اسے ظالم عدالتوں کے لئے نہ بنایا گیا ہو اور نہ ہی اسے لوگوں کو قید کرنے کے لئے تعمیر کیا گیا ہو اور بنانے والے کی نظر میں بھی عام طور پر اسے ان کاموں میں استعمال نہ کیا جاتا ہو، اس صورت میں اس کی تعمیر کرنے پر اجرت لینا جائز ہے۔

س۱۷ میرا روزگار تماشا بین لوگوں کے سامنے (Bull fighting) بیل کے ساتھ لڑنا ہے۔ لوگ مجھے تماشا دکھانے کے بدلے ہدیہ کے عنوان سے کچھ پیسے دیتے ہیں کیا یہ کام بذات خود جائز ہے یا نہیں؟ اور کیا حاصل شدہ رقم حلال ہے یا نہیں؟

ج: مذکورہ عمل شرعاً مذموم ہے لیکن اگر تماشا دیکھنے والے اپنی مرضی اور اختیار سے بطور ہدیہ پیسہ دیں اور ان پر اسکی شرط نہ رکھی گئی ہو تو اس صورت میں پیسہ لینا جائز ہے البتہ شرط رکھ کر پیسہ لینا جائز نہیں ہے۔

س ۱۸ بعض لوگ فوج کا مخصوص (لباس فوجی وردیاں) فروخت کرتے ہیں کیا مذکورہ لباس ان سے خریدنا اور پہننا جائز ہے؟

ج: اگر اس بات کا احتمال ہو کہ انہوں نے یہ وردیاں جائز طریقہ سے حاصل کی ہیں یا ان کے فروخت کرنے کی اجازت رکھتے ہوں تو اس صورت میں لباس خریدنے اور غیر قانونی مواقع کے علاوہ پہننے میں کوئی حرج نہیں۔

س ۱۹ پٹاخے وغیرہ کے بنانے، خریدنے، فروخت کرنے اور استعمال کرنے کا کیا حکم ہے؟ چاہے وہ باعث تکلیف ہوں یا نہ ہوں۔

ج: اگر دوسروں کے لئے باعث اذیت ہوں یا مال ضیاع شمار ہوتا ہو یا مملکت کے قوانین کی خلاف ورزی ہوتی ہو تو جائز نہیں ہے۔

س ۲۰ حکومت اسلامی میں پولیس، ٹریفک پولیس، کسٹمز، اور ٹیکس لگانے والے اداروں میں کام کرنے کا حکم کیا ہے؟ کیا وہ چیز جو روایات میں آئی ہے کہ مخبر اور مامور مالیات کی دعا قبول نہیں ہوتی ان لوگوں پر بھی صادق آتی ہے؟

ج: ان کا کام ذاتی طور پر صحیح ہے اگر قانون کے مطابق ہو اور روایات میں جو (غریف وعشار) کا ذکر آیا ہے تو اس سے مراد بظاہر ظالم حکومتوں کی مخبری اور مالی ماموریت انجام دینے والے لوگ ہیں۔

س۲۱ بعض خواتین بیوٹی پارلر میں کام کر کے کسب معاش کرتی ہیں کیا یہ کام اسلامی معاشرہ میں بے حیائی کی ترویج نہیں ہے اور کیا اسلامی معاشرے کی عفت وحیاء کو اس سے خطرہ نہیں ہے؟

ج: بیوٹی پارلر کا کام بذات خود صحیح ہے۔ اور اجرت لینے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے اگر یہ بناؤ سنگھار نامحرم کو دکھانے کے لئے نہ ہو۔

س۲۲ کیا کسی کمپنی یا شخص کیلیے مالک اور مزدور کے مابین واسطہ بننا اور انکے مابین معاملہ طے کروانے کے بدلے دونوں سے یا ایک سے اجرت لینا صحیح ہے؟

ج: مباح اعمال، کے عوض، اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س۲۳ کیا دلالی کے عوض، اجرت لینا صحیح ہے؟

ج: ایسے مباح عمل کے بدلے اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں جسے کسی کے کہنے پر انجام دیا جائے۔

واجب اعمال پر اجرت لینا

س ۲۴ وہ اساتذہ جو کہ (کالج و یونیورسٹی کے) شعبہ اسلامیات میں اصول وفقہ پڑھاتے ہیں ان کی تنخواہ کا کیا حکم ہے؟

ج: جن امور کی تعلیم واجبات کفائیہ میں سے ہے انکی تعلیم و تدریس کا وجوب (کالج اور یونیورسٹی میں فقہ اور اصول کی تدریس کے بدلے) تنخواہ لینے میں مانع نہیں ہے خاصکر جب تنخواہ کالج اور یونیورسٹی میں حاضر اور کلاس سنبھالنے پر لی جائے۔

س ۲۵ مسائل شرعیہ کی تعلیم دینے کا کیا حکم ہے؟ کیا علماء دین کا مسائل شرعیہ کی تعلیم کے عوض اجرت لینا صحیح ہے؟

ج: مسائل حرام وحلال کا تعلیم دینا اگرچہ بذاتِ خود فی الجملہ واجب ہے اور اس کے عوض اجرت لینا جائز نہیں ہے لیکن اس کے باوجود ایسے مقدمات کے عوض جن پر تعلیم دینا متوقف نہیں ہے اور انسان پر شرعاً مذکورہ مقدمات واجب نہیں ہیں مثلاً مخصوص مقام پر حاضر ہونا وغیرہ کے عوض اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۲۶ کیا حکومت کے مراکز اور اداروں میں نماز پڑھانے اور مسائل دینی بیان کرنے کے عوض، تنخواہ لینا جائز ہے؟

ج: آنے جانے کی زحمت اور غیر واجب اعمال کے عوض، اجرت لینے میں کوئی مانع نہیں ہے۔

س ۲۷ کیا میت کو غسل دینے کی اجرت لینا صحیح ہے؟

ج: مسلمان کی میت کو غسل دینا عبادت اور واجب کفائی ہے (۲) اور خود عمل کے بدلے اجرت لینا جائز نہیں ہے۔

س ۲۸ کیا عقد نکاح جاری کرنے پر اجرت لینا جائز ہے؟

ج: اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

شطرنج اور آلات قمار

شطرنج:

س ۲۹ اکثر اسکولوں میں شطرنج کھیلنے کا رواج پیدا ہو گیا ہے کیا آپ کی نظر میں شطرنج کھیلنا جائز ہے؟ اور کیا شطرنج کی تعلیم دینا صحیح ہے؟

ج: اگر آج کل شطرنج مکلف کی نظر میں آلات قمار (جوے) میں سے شمار نہیں کیا جاتا تو شرط باندھے بغیر کسی عقلائی غرض کے لئے کھیلنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۳۰ تاش وغیرہ جیسے سرگرمی کے اسباب سے کھیلنے کا کیا حکم ہے؟ کیا ان آلات کے ساتھ محض سرگرمی کی خاطر کسی قسم کی شرط باندھے بغیر کھیلنا جائز ہے؟

ج: ان آلات سے جو عرف عام میں جوا کھیلنے میں استعمال کئے جاتے ہیں شرط

باندھے بغیر محض سرگرمی کے لئے کھیلنا بھی ہر صورت میں حرام ہے۔

س ۳۱ مندرجہ ذیل مقامات پر شطرنج کا کیا حکم ہے؟
۱۔ شطرنج کے آلات بنانا، فروخت کرنا اور خریدنا۔
۲۔ شرط کے ساتھ اور بغیر شرط کے شطرنج کھیلنا۔
۳۔ شطرنج کی تعلیم کے مراکز کھولنا خاص و عام محافل میں کھیلنا اور لوگوں کو اس کھیل پر ابھارنا۔

ج: اگر مکلف (۳) کی نظر میں شطرنج کے اسباب کو آج کل آلات قمار (جوا) میں سے شمار نہیں کیا جاتا تو اس کے بنانے، فروخت کرنے اور خریدنے میں کوئی حرج نہیں ہے اسی طرح بغیر شرط کے کھیلنے اور مذکورہ فرض کے ساتھ تعلیم دینے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۳۲ آیا کھیلوں کے محکمے کی جانب سے شطرنج کے مقابلوں کی تائید و حمایت سے یہ ثابت نہیں ہو جاتا کہ شطرنج جوئے اور قمار کے آلات میں سے نہیں ہے؟ اور کیا مکلف اس پر اعتماد کر سکتا ہے؟

ج: احکام کے لئے موضوعات کے تعین کا معیار مکلف کی اپنی تشخیص یا کسی شرعی دلیل کا ہونا ہے۔

س۳۳ کفار کے ساتھ غیر اسلامی ممالک میں شطرنج اور بلیرڈ جیسے آلات سے کھیلنے کا کیا حکم ہے؟اور بغیر شرط کے ان آلات کو استعمال کرنے کے لئے پیسے دینے کا کیا حکم ہے؟

ج: جوئے کے آلات اور شطرنج کھیلنے کا حکم گزشتہ مسائل میں بیان ہو چکا ہے اس کھیل کے اسلامی اور غیر اسلامی ملک میں کھیلنے میں کوئی فرق نہیں ہے نہ ہی مسلمان اور غیر مسلمان کے ساتھ کھیلنے میں کوئی فرق ہے۔جوئے کے آلات کی خرید وفروخت اور آلات کیلئے مال خرچ کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

آلاتِ قمار (۴):

س۳۴ اگر لوگ فارغ اوقات میں شرط باندھے بغیر تاش کھیلیں انکے ذہن میں جوئے، بالواسطہ یا بلاواسطہ درآمد کے حصول کا تصور بھی نہ ہو بلکہ محض سرگرمی اور مصروفیت کے لئے کھیلتے ہوں تو کیا انکا یہ عمل حرام ہے اور یہ افراد فعل محرم کے مرتکب ہوئے ہیں؟ نیز محض تفریح کی غرض سے ایسی محفلوں میں جانے کا کیا حکم ہے جہاں تاش کھیلا جارہا ہو؟

ج: تاش سے جو کہ عرف عام میں جوئے کے آلات میں سے شمار کیا جاتا ہے جہاں کھیلنا مطلقاً حرام ہے اور ایسی محفل میں اختیاراً شرکت کرنا جائز نہیں ہے کہ جہاں جوا کھیلا جائے یا اس کے آلات سے کھیلا جائے۔

س ۳۵ کیا شرط لگائے بغیر ایسے تاش استعمال کرنا جائز ہے جو محض فکری نوعیت کے ہوں، اور علمی و دینی معلومات کے حامل ہوں؟ ایسے کاغذی پتوں سے کھیلنے کا کیا حکم ہے جنھیں ایک خاص ترتیب سے ملایا جائے تو بعض شکلیں وجود میں آتی ہیں جیسے موٹر سائیکل یا کار وغیرہ جبکہ ممکن ہے انہیں رقم لگا کر بھی استعمال کیا جائے؟

ج: ایسے پتوں کا استعمال جائز نہیں ہے جنہیں عام طور پر جوئے میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ہاں وہ پتے جو عام طور پر جوئے میں استعمال نہیں ہوتے بغیر شرط باندھے انکے ساتھ کھیلنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ تاش ہو یا غیر تاش ہر وہ چیز جو مکلف کی نظر میں قمار کے آلات میں سے شمار ہو یا اسے جوئے کے اندر استعمال کیا جاتا ہو اس کے ساتھ کھیلنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں ہے۔ اور کوئی آلہ بھی جسے عام طور پر آلات قمار میں سے شمار نہ کیا جائے اور جوا کھیلنے والا اس سے قمار کا ارادہ نہ کرے تو ایسی صورت میں اس سے کھیلنے میں کوئی حرج نہیں۔

س ۳۶ اخروٹ اور انڈوں وغیرہ سے کھیلنے کا کیا حکم ہے جو کہ شرعاً مالیت کے حامل ہیں؟ کیا بچوں کے لئے ایسے کھیل کھیلنا جائز ہیں؟

ج: اگر کھیل جوئے کے عنوان سے ہو یا شرط باندھ کر کھیلا جائے تو یہ شرعاً حرام ہے اور جیتنے والا جیتی ہوئی چیز کا مالک نہیں بنے گا لیکن اگر کھیلنے والے غیر بالغ ہوں تو وہ شرعی طور پر مکلف نہیں ہیں اور ان پر کوئی حکم نہیں ہے اور وہ بھی جیتی ہوئی چیز نہیں لے سکتے۔

س ۳۷ کیا آلات قمار کے بغیر کسی کھیل پر پیسوں وغیرہ کی شرط باندھنا جائز ہے؟

ج: کھیلوں پر شرط لگانا اگرچہ بغیر آلاتِ قمار کے ہو جائز نہیں ہے۔

س ۳۸ کمپیوٹر پر تاش وغیرہ جیسے آلات قمار کے ساتھ کھیلنے کا کیا حکم ہے؟

ج: اسکا حکم بھی ویسا ہی ہے جو خود آلات قمار کے ساتھ کھیلنے کا ہے۔

س ۳۹ (UNO) اونو اور کیرم کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر مذکورہ دونوں چیزیں عام طور پر آلات قمار میں سے شمار کی جائیں تو ان سے کھیلنا بالکل جائز نہیں ہے اگرچہ کھیل بغیر رقم لگائے کھیلا جائے۔

س ۴۰ اگر بعض آلات ایک ملک میں آلات قمار میں شمار کئے جائیں لیکن دوسرے ملک میں قمار میں سے شمار نہ کئے جائیں تو کیا ان سے کھیلنا جائز ہے؟

ج: دونوں ممالک کے اہل عرف کی رعایت کرنا ضروری ہے اس طرح سے کہ اگر ایک چیز ایک ملک میں آلات قمار میں سے شمار کی جاتی ہے تو یہ اس وقت اس کے حرام ہونے کے لئے کافی ہے کہ جب یہ چیز گزشتہ دور میں دونوں ملکوں میں آلات قمار میں سے شمار کی جاتی تھی۔

موسیقی اور غناء

س ۴۱ حلال اور حرام موسیقی میں فرق کرنے کا معیار کیا ہے؟ آیا کلاسیکی موسیقی حلال ہے؟ اگر ضابطہ بیان فرمادیں تو بہت اچھا ہوگا۔

ج: وہ موسیقی جو عرف عام میں طرب آور اور لہو (۵) کہلائے اور محافل رقص و سرور سے مناسبت رکھتی ہو وہ حرام ہے اور حرام ہونے کے لحاظ سے کلاسیکی اور غیر کلاسیکی میں کوئی فرق نہیں ہے اب یہ تشخیص دینا کہ کونسی موسیقی طرب آور یا لہوی ہے خود مکلّف کا کام ہے مذکورہ صفات کے بغیر بذات خود موسیقی میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۴۲ ایسی کیسٹوں کے سننے کا حکم کیا ہے جنہیں سازمان تبلیغات اسلامی یا کسی دوسرے اسلامی ادارے نے مجاز قرار دیا ہو؟ اور موسیقی کے آلات کے

استعمال کا کیا حکم ہے جیسے، سارنگی، باجہ، گیتار، ستار، بانسری وغیرہ؟

ج: کیسٹ کے سننے کا جواز خود مکلّف کی تشخیص پر ہے لہذا اگر مکلّف کے نزدیک متعلقہ کیسٹ کے اندر نہ تو غنا ہو اور نہ ہی لہو ولعب کی محافل سے شباہت رکھنے والی لہوی موسیقی ہو اور نہ ہی اسکے اندر باطل مطالب پائے جاتے ہوں تو اسکے سننے میں کوئی حرج نہیں ہے سازمان تبلیغات اسلامی یا کسی اور اسلامی ادارے کی جانب سے مجاز قرار دینا شرعی دلیل نہیں ہے لہو اور گناہ کی محافل سے شباہت رکھنے والی طرب آور اور لہوی موسیقی کے لئے موسیقی کے آلات کا استعمال جائز نہیں ہے البتہ معقول مقاصد کے لئے مذکورہ آلات کا جائز استعمال بلا مانع ہے مصادیق کا تعین خود مکلّف کی ذمہ داری ہے۔

س ۴۳ لہوی، طرب آور موسیقی سے کیا مراد ہے؟ اور طرب آور لہوی موسیقی کو غیر لہوی، غیر مطرب (۶) موسیقی سے کیسے جدا کیا جا سکتا ہے؟

ج: مطرب ولہوی موسیقی وہ ہے جو انسان کو اس کی طبیعی حالت سے خارج کر دیتی ہے کیونکہ اس میں ایسی خصوصیات ہوتی ہیں جو کہ لہو اور گناہ کی محافل سے مناسبت رکھتی ہیں۔ اور مصداق کے تعین کا معیار عرف عام ہے۔

گلوکار:

س ۴۴ کیا آلات موسیقی بجانے والے کی شخصیت، بجانے کی جگہ۔ یا اس کا ھدف و

مقصد موسیقی کے حکم میں دخالت رکھتا ہے؟

ج: فقط وہ موسیقی حرام ہے جو کہ مطرب، لہوی اور لہو و گناہ کی محافل سے متناسب ہو البتہ بعض اوقات آلاتِ موسیقی بجانے والے کی شخصیت، اسکے ساتھ ترنّم سے پیش کیا جانے والا کلام، محل یا اس قسم کے دیگر امور ایک موسیقی کو طرب آور، حرام اور لہوی موسیقی یا کسی اور حرام عنوان کے تحت داخل کرنے کا باعث بن سکتے ہیں مثال کے طور پر مذکورہ فرض کی بناء پر کوئی فساد پیدا ہو جائے۔

س ۴۵ کیا موسیقی کے حرام ہونے کا معیار فقط لہو و مطرب ہونا ہے۔ یا یہ کہ ہیجان میں لانا بھی اس میں شامل ہے؟ اور اگر کوئی ساز، موسیقی سننے والے کو حزن اور گریہ کی طرف لے جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ اور ان غزلیات کے پڑھنے کا کیا حکم ہے جو کہ راگوں سے پڑھی جاتی ہے اور اس کے ساتھ موسیقی بھی بجائی جاتی ہے۔

ج: معیار یہ ہے کہ موسیقی اور آلات موسیقی بجانے کی کیفیت اسکی تمام طبیعی خصوصیات اور خواص کے ساتھ ملاحظہ کی جائے اور یہ دیکھا جائے کہ کیا یہ مطرب اور لہوی موسیقی ہے جو فسق و فجور اور لہو و لعب کی محافل کے مشابہ ہے یا نہیں؟ چنانچہ جو موسیقی بھی طبیعی طور پر لہوی ہو وہ حرام ہے چاہے جوش و ہیجان کا باعث بنے یا نہ بنے نیز سامعین کے لئے موجب حزن و بکاء ہو یا نہ ہو۔ مجالس لہو و لعب کے ساتھ سازگار موسیقی اور غناء کی طرز پر موسیقی کے ساتھ گائے

جانے والی غذلوں کا گانا اور سننا حرام ہے۔

س ۴۶ غناء کسے کہتے ہیں اور کیا فقط انسان کی آواز غناء ہے یا آلات موسیقی کے ذریعے حاصل ہونے والی آواز بھی غناء میں شامل ہے؟

ج: غناء انسان کی اس آواز کو کہتے ہیں جس میں اتار چڑھاؤ اور طرب ہو نیز لہوو لعب اور مجالس گناہ کے متناسب ہو مذکورہ صفات کے ساتھ گانا اور سننا حرام ہے۔ فقط آلات سے پیدا ہونی والی آوازوں کو غناء نہیں کہتے البتہ اگر لہو ولعب طرب آور لہوی موسیقی شمار ہو تو وہ بھی حرام ہے۔

س ۴۷ کیا عورتوں کے لئے شادی بیاہ کے دوران برتن اور آلات موسیقی کے علاوہ دیگر وسائل بجانا جائز ہے؟ اگر اسکی آواز محفل سے باہر پہنچ کر مردوں کو سنائی دی جا رہی ہو تو اسکا کیا حکم ہے؟

ج: جواز کا دارومدار کیفیت عمل پر ہے کہ اگر وہ طرز شادیوں میں رائج عام روایتی طریقے کے مطابق ہو، لہو ولعب میں شمار نہ ہو اور کسی فساد کا بھی خدشہ نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۴۸ شادی بیاہ کے اندر عورتوں کے ڈفلی بجانے کا کیا حکم ہے؟

ج: آلات موسیقی کا لھوی اور مطرب موسیقی بجانے کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

س ۴۹ کیا گھر میں گانے سننا جائز ہے؟ اور اگر گانا متاثر نہ کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: گانا سننا مطلقاً حرام ہے چاہے گھر میں تنہا سنے یا لوگوں کے سامنے متاثر ہو یا نہ ہو۔

س ۵۰ بعض نو جوان جو حال ہی میں بالغ ہوئے ہیں انہوں نے ایسے مجتہد کی تقلید کی ہے جو مطلقاً موسیقی کو حرام سمجھتا ہے چاہے یہ موسیقی اسلامی جمہوری کے ریڈیو اور ٹیلیویژن سے نشر ہوتی ہو۔ مذکورہ مسئلہ کا حکم کیا ہے؟ کیا ولی فقیہ کا بعض موارد میں موسیقی کو جائز قرار دینا حکومتی احکام کے حوالے سے مذکورہ موسیقی کے جائز ہونے کے لئے کافی نہیں ہے؟ کیا ان پر اپنے مجتہد کے فتوی کے مطابق ہی عمل کرنا ضروری ہے؟

ج: موسیقی سننے کے بارے میں جواز اور عدم جواز کا فتوی حکومتی احکام میں سے نہیں ہے بلکہ یہ فقہی اور شرعی حکم ہے۔ اور ہر مکلف کو مذکورہ مسئلہ میں اپنے مرجع کی نظر کے مطابق عمل کرنا چاہیے ہاں اگر موسیقی ایسی ہو جو کہ لہو ولعب اور گناہ کی محافل سے مناسبت نہیں رکھتی اور نہ ہی اس پر کسی فساد کا خدشہ ہو تو ایسی

موسیقی کے حرام ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

س ۵۱ موسیقی اور غناء سے کیا مراد ہے؟

ج: آواز کو اس طرح گلے میں گھمانا کہ محافل لہو ولعب کے عین مطابق ہو اسے غناء کہتے ہیں اسکا شمار گناہوں میں ہوتا ہے یہ سننے اور گانے والے پر حرام ہے۔ لیکن موسیقی اسے کہتے ہیں جو آلات کو ضرب لگانے سے حاصل ہو اگر وہ آواز محافل لہو ولعب کے مطابق ہے تو بجانے اور سننے والے پر حرام ہے ورنہ بذات خود موسیقی جائز ہے اگر مذکورہ صفات کے ساتھ نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۵۲ میں ایسی جگہ کام کرتا ہوں جس کا مالک ہمیشہ گانے کے کیسٹ سنتا ہے اور مجھے بھی مجبوراً سننا پڑتا ہے کیا یہ میرے لیے جائز ہے یا نہیں؟

ج: اگر کیسٹوں میں موجود موسیقی لہو ولعب باطل اور گناہ کی محافل سے مناسبت رکھتی ہے اسکا سننا اور کان لگانا صحیح نہیں ہے ہاں اگر آپ مذکورہ جگہ جانے اور کام پر مجبور ہیں تو آپ کے وہاں جانے اور کام کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن آپ پر واجب ہے کہ گانے کان لگا کر نہ سنیں اگرچہ آواز آپ کے کانوں میں پڑے اور سنائی دے۔

س۵۳ وہ موسیقی جو اسلامی جمہوریہ کے ریڈیو اور ٹیلیوژن سے نشر ہوتی ہے کیا حکم رکھتی ہے اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ حضرت امام خمینی قدس سرہ نے موسیقی کو مطلقاً حلال قرار دیا ہے کیا یہ صحیح ہے؟

ج: رحیل عظیم الشان حضرت امام خمینی قدس سرہ کی طرف موسیقی کو مطلقاً حلال کرنے کی نسبت دینا جھوٹ اور افترا ہے وہ ایسی موسیقی کو حرام سمجھتے تھے جو مطرب، لھوی، لہو ولعب کی محافل اور گناہ سے مطابقت رکھتی ہو جیسا کہ ہماری رائے بھی یہی ہے لیکن موضوع کی تشخیص نقطۂ نظر میں اختلاف کا سبب ہے۔ کیونکہ موضوع کو تشخیص دینا خود مکلّف کے اوپر چھوڑ دیا گیا ہے بعض اوقات بجانے والے کی رائے سننے والے سے مختلف ہوتی ہے لہذا جسے خود مکلّف لہوی اور لہو ولعب و گناہ کی محافل کے مشابہ موسیقی سمجھتا ہو اسکا سننا اس پر حرام ہے البتہ جن آوازوں کے بادے میں مکلّف کو شک ہو وہ حلال ہیں محض ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے نشر ہو جانا حلال اور مباح ہونے پر شرعی دلیل شمار نہیں ہوتا۔

س۵۴ ریڈیو اور ٹیلیویژن سے کبھی کبھی ایسی موسیقی نشر ہوتی ہے جو میری نظر میں لہو لعب اور فسق وفجور کی محافل سے مطابقت رکھتی ہے کیا میرے لئے ایسی موسیقی سے اجتناب واجب ہے؟ اور دوسروں کو روکنا بھی صحیح ہے؟

ج: اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ موسیقی مطرب ولہوی محافل سے مناسبت رکھتی ہے تو آپ کے لئے سننا جائز نہیں لیکن دوسروں کو نہی عن المنکر کے عنوان سے روکنا

اس بات پر موقوف ہے کہ وہ بھی مذکورہ موسیقی کو آپ کی مانند حرام موسیقی میں سے قرار دیں۔

س ۵۵ وہ لہوی موسیقی جو مغربی ممالک میں بنائی جاتی ہے اس کے سننے اور نشر کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: وہ موسیقی جس کا سننا جائز نہیں جو کہ لہوی طرب آور، باطل اور محافل لہو ولعب سے متعلق ہو اس میں زبان اور ملک کوئی فرق نہیں ہے۔ لہذا ایسی کیسٹوں کی خرید و فروخت، انکا سننا اور نشر کو جائز نہیں ہے جو غنا اور حرام لہوی موسیقی پر مشتمل ہوں۔

س ۵۶ مرد اور عورت میں سے ہر ایک کے گانے کا کیا حکم ہے؟ کیسٹ کے ذریعہ ہو یا ریڈیو کے ذریعہ؟ چاہے موسیقی کے ساتھ ہو یا نہیں؟

ج: غناء مطلقاً حرام ہے اسکا گانا اور سننا جائز نہیں ہے چاہے مرد گائے یا عورت براہ راست ہو یا کیسٹ پر چاہے گانے کے، ھمراہ آلات لہو استعمال کئے جائیں یا نہ کیے جائیں۔

س ۵۷ جائز معقول مقاصد کے لیے مسجد جیسے کسی مقدس مقام پر موسیقی بجانے کا کیا حکم ہے؟

ج: لہوی اور مطرب موسیقی جو کہ مجالس لہو ولعب سے مطابقت رکھتی ہو وہ مسجد سے باہر بھی، مطلقاً جائز نہیں ہے اگر چہ وہ حلال اور معقول مقاصد کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔ البتہ ان مواقع کی مناسبت سے جن میں انقلابی ترانے پڑھنا مناسب ہے، مقدس مکانات میں موسیقی کے ساتھ ترانہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اسکی شرط یہ ہے کہ یہ امر مذکورہ مکان کے تقدس واحترام کے خلاف نہ ہو اور نہ ہی مسجد میں نمازیوں کے لئے باعث زحمت ہو۔

س ۵۸ آیا موسیقی سیکھنا جائز ہے؟ خصوصاً ستار؟ اور اگر موسیقی سیکھنے سے دوسروں کو ترغیب ہو اور شہ ملے تو اسکا کیا حکم ہے؟

ج: غیر لہوی موسیقی بجانے کیلئے آلات موسیقی کا استعمال جائز ہے اگر دینی اور انقلابی نغموں کیلئے ہو یا کسی مفید ثقافتی پروگرام کیلئے ہو اور اسی طرح جہاں بھی مباح عقلائی غرض موجود ہو مذکورہ موسیقی جائز ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ کوئی اور فساد لازم نہ آئے اور اس طرح کی موسیقی کو سیکھنا اور تعلیم دینا بذاتِ خود جائز ہے۔

س ۵۹ ترنم کے ساتھ شعر وغیرہ پڑھنے کے دوران عورت کی آواز سننے کا کیا حکم ہے چاہے سننے والا جوان ہو یا نہیں؟، مرد ہو یا عورت؟ اور اگر عورت محارم میں

سے ہو تو کیا حکم ہے؟

ج: اگر خاتون کی آواز غناء کی کیفیت نہ رکھتی ہو، اس کا سننا لذت اور برے خیال سے بھی نہ ہو، اس پر کوئی اور فساد بھی مترتب نہ ہوتا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ مذکورہ صورتوں کے لحاظ سے بھی کوئی فرق نہیں ہے۔

س ۶۰ آیا قومی اور سنتی ایرانی موسیقی حرام ہے یا نہیں؟

ج: وہ موسیقی جو عرف عام میں لہوی موسیقی کہلائے اور محافل لہو ولعب و گناہ سے مناسبت رکھتی ہو وہ مطلقاً حرام ہے چاہے وہ ایرانی ہو یا غیر ایرانی چاہے سنتی ہو یا غیر سنتی۔

س ۶۱ عربی ریڈیو سے بعض خاص لحن کے ساتھ موسیقی نشر ہوتی ہے، آیا عربی زبان کے شوق کی خاطر اسے سنا جا سکتا ہے؟

ج: لہوی موسیقی جو کہ محافل لہو ولعب اور گناہ سے مناسبت رکھتی ہو مطلقاً حرام ہے اور عربی زبان کے سننے کا شوق شرعی جواز نہیں ہے۔

س ۶۲ کیا بغیر موسیقی کے گانے کی طرز پر گانے جانے والے اشعار کا دہرانا جائز ہے؟

ج: غناء اور گانا حرام ہے چاہے موسیقی کے آلات کے بغیر ہو اور غناء سے مراد یہ ہے کہ اس طرح آواز کو گلے میں گھمایا جائے جس طرح محافل فسق و فجور میں رائج ہے، البتہ فقط اشعار کے دہرانے میں کوئی حرج نہیں۔

س ۶۳ موسیقی کے آلات کی خرید و فروخت کا کیا حکم ہے اور ان کے استعمال کی حدود کیا ہیں؟

ج: لہوی اور غیر لہوی موسیقی کے مشترک آلات کی خرید و فروخت حلال مقاصد کے لئے (غیر لہوی موسیقی کی خاطر) جائز ہے نیز ایسی موسیقی کے سننے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۶۴ کیا دعاء، قرآن اور آذان میں غناء جائز ہے؟

ج: غناء سے مراد ایسی آواز ہے جو ترجیع اور طرب پر مشتمل ہو اور لہو و لعب اور فسق و فجور کی محافل سے مناسبت رکھتی ہو اور وہ مطلقاً حرام ہے حتی، دعاء، قرآن، آذان اور مرثیہ میں ہی کیوں نہ ہو۔

س ۶۵ آج کل موسیقی بعض نفسیاتی بیماریوں کے علاج کے لئے استعمال کی جاتی ہے جیسے غمگین رہنا، اضطراب، جنسی مشکلات اور خواتین میں سرد مزاج ہونا وغیرہ۔ مذکورہ صورت میں موسیقی کیا حکم رکھتی ہے؟

ج: اگر امین اور ماہر طبیب کی رائے ہو کہ مرض کا علاج موسیقی پر متوقف ہے تو مرض کی علاج کی حد تک موسیقی کا استعمال جائز ہے۔

س ۶۶ اگر موسیقی سننے کی وجہ سے زوجہ کی طرف رغبت زیادہ ہو جاتی ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: زوجہ کی جانب رغبت کا زیادہ ہونا، گانے سننے کا شرعی جواز نہیں ہے۔

س ۶۷ عورتوں کے مجمع میں خاتون کا گانا کیا حکم رکھتا ہے جبکہ موسیقی بجانے والی بھی خواتین ہوں؟

ج: نغمہ اگر ترجیع وطرب اور لہوی حرام وموسیقی کے بغیر ہو تو بذات خود یہ امر جائز ہے۔

س ۶۸ اگر موسیقی کے حرام ہونے کا معیار یہ ہے کہ وہ لہوی ہو اور لہو ولعب اور گناہ کی محافل سے مناسبت رکھتی ہو تو ایسی آواز اور ترانوں کا کیا حکم ہے جو بعض لوگوں حتی کہ خوب و بد کو نہ سمجھنے والے بچوں میں بھی طرب ایجاد کرے؟ اور آیا ایسے فحش کیسٹ سننا حرام ہے جو عورتوں کے گانوں پر مشتمل ہوں لیکن طرب کا سبب بھی نہ ہوں؟ اور ان لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہے جو ایسی عوامی بسوں میں سفر کرتے ہیں جنکے ڈرائیور مذکورہ کیسٹ استعمال کرتے ہیں؟

ج: موسیقی کی ہر وہ صورت حرام ہے جس میں آواز کے اندر ترجیع وطرب ہو، کیفیت ومضمون کے لحاظ سے، اور گانے بجانے کے دوران گانے یا بجانے والے کی حالت کی وجہ سے لہو ولعب اور گناہ کی محافل کے مشابہ غنا اور موسیقی شمار ہوتی ہو۔ مذکورہ موسیقی کا سننا حرام ہے حتی ایسے افراد کے لئے جنھیں یہ موسیقی طرب میں نہ لائے اور تحریک نہ کرے اور عوامی بسوں میں سفر کرنے والوں کو لہوی گانے اور موسیقی نشر ہوتے وقت کان لگا کر اور جان بوجھ کر نہیں سننا چاہیے اور نہی عن المنکر کرنا چاہیے۔

س ۶۹ آیا شادی شدہ مرد کے لئے نامحرم عورت کا گانا سننا جائز ہے تاکہ وہ اپنی زوجہ سے لذت حاصل کر سکے؟ آیا زوجہ کا اپنے شوہر یا شوہر کا اپنی زوجہ کے سامنے گانا صحیح ہے ؟ اور آیا یہ کہنا صحیح ہے کہ شارع مقدس نے غناء کو اس لئے حرام کیا ہے کہ غناء کے ہمراہ محافل لہو ولعب ہوتی ہیں اور موسیقی لہو ولعب کے بغیر نہیں ہوتی لہذا غناء کی حرمت ان مجالس کی حرمت کا نتیجہ ہے اور مذکورہ مجالس کے ضمن میں غناء بھی حرام ہے۔ جیسے مجسموں کے بنانے اور فروخت کرنے کا پیشہ اس وجہ سے حرام ہے کہ عبادت کے علاوہ اس کا کوئی اور فائدہ نہیں ہے۔ تو کیا اس زمانے میں حرمت کا معیار اور سبب ختم ہو جانے سے حرمت بھی ختم ہو جائے گی؟

ج: ایسی غناء کا سننا مطلقاً حرام ہے جو ترجیع صوت پر مشتمل ہو اور مطرب ہو اور لہو

لعب کی محافل سے مناسبت رکھتی ہو حتی زوج و زوجہ کی غناء ایک دوسرے کے لئے اور بیوی سے لذت کا قصد غناء کو مباح نہیں کرتا اور غناء کی حرمت مجسمہ سازی اور وہ امور جنکی حرمت شریعت مقدسہ میں تعبداً ثابت ہے شیعہ فقہ کے مسلمات میں ہے یعنی انکی حرمت کا دارو مدار فرضی معیارات اور نفسیاتی و اجتماعی اثرات کے اوپر نہیں ہے بلکہ یہ مطلقاً حرام ہے اور اس سے مطلقاً اجتناب واجب ہے جب تک اس پر عنوانِ حرام صادق ہے۔

س ۰ ۷ ٹریننگ کالج کے طلباء کے لئے اسپیشل دروس کے دوران انقلابی ترانوں کی کلاس میں شرکت لازمی ہے۔ جہاں وہ موسیقی کے آلات کی تعلیم لیتے ہیں اور مختصر طور پر موسیقی سے آشنا ہوتے ہیں البتہ مذکورہ درس میں اصلی آلہ ارگن ہے۔ اس مضمون کی تعلیم کا کیا حکم ہے جبکہ اس کی تعلیم لازمی ہے؟ مذکورہ آلہ کی خرید و فروخت اور اسکا استعمال ہمارے لئے کیا حکم رکھتا ہے؟ ان لڑکیوں کا کیا حکم ہے جو مردوں کے سامنے پریکٹس کرتی ہیں؟

ج: انقلابی ترانوں، دینی پروگراموں، ثقافتی اور تربیتی سرگرمیوں میں موسیقی کے آلات سے استفادہ کرنے میں بذات خود کوئی حرج نہیں ہے۔ مذکورہ اغراض کے لئے موسیقی کے آلات کی خرید و فروخت نیز انکا سیکھنا اور سکھانا جائز ہے اسی طرح خواتین حجاب اور اسلامی آداب و رسوم کی مراعات کرتے ہوئے

معلم کے سامنے کلاس میں شرکت کر سکتی ہیں۔

س ۱۔ بعض نغمے ظاہری طور پر انقلابی ہیں اور عرف عام میں بھی اسے انقلابی سمجھا جاتا ہے لیکن یہ معلوم نہیں ہے کہ گانے والے نے انقلابی قصد سے نغمہ گایا ہے یا طرب اور لہو کے ارادے سے، ایسے نغموں کے سننے کا کیا حکم ہے؟ جبکہ اس بات کا علم بھی ہے کہ گانے والا مسلمان نہیں ہے، لیکن اس کے نغمے ملی اور انقلابی ہوتے ہیں اور انکے بول جبری تسلط کے خلاف ہوتے ہیں اور استقامت پر ابھارتے ہیں۔

ج: اگر سامع کی نظر میں گانے کی کیفیت مطربانہ اور لہوی گانے جیسی نہ ہو تو اس کے سننے میں کوئی حرج نہیں ہے اور گانے والے کا قصد، ارادہ اور مضمون کو اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔

س ۲۔ ایک جوان بعض کھیلوں کے اندر کوچ اور بین الاقوامی ریفری کے طور پر مشغول ہے اسکے کام کا تقاضا یہ ہے کہ وہ بعض اسے کلبوں میں بھی جائے جہاں حرام موسیقی اور غناء بجائی جاتی ہے اس بات کو نظر میں رکھتے ہوئے کہ اس کام سے اسکی معیشت کا ایک حصہ حاصل ہوتا ہے اور اسکے رہائشی علاقے میں کام کے مواقع بہت کم ہیں کیا اسکے لئے یہ کام جائز ہے؟

ج: اس کے کام میں کوئی حرج نہیں اگر چہ حرام موسیقی اور غناء کا سننا اس کے لئے

حرام ہے اضطرار کی کیفیت میں غناء اور حرام موسیقی کی محفل میں جانا اس کے لئے جائز ہے البتہ اسے موسیقی توجہ سے نہیں سننا چاہیئے بلا اختیار جو چیز کان میں پڑے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۳ ۷ آیا توجہ کے ساتھ موسیقی کا سننا حرام ہے؟ یا کان میں آواز کا پڑنا بھی حرام ہے؟

ج: مطرب اور لہوی موسیقی کے کان میں پڑنے کا حکم اسے کان لگا کر سننے کی طرح نہیں ہے سوائے ان مواقع کے جن میں عرف کے نزدیک کان میں پڑھنا بھی کان لگا کر سننا شمار ہوتا ہے۔

س ۴ ۷ کیا قرأت قرآن کے ہمراہ ایسے آلات کے ذریعے موسیقی بجانا جو عام طور پر لہو ولعب کی محافل میں نہیں بجائے جاتے جائز ہے؟

ج: اچھی آواز اور قرآن کریم کے شایان شان صدا کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ یہ ایک بہتر امر ہے بشرطیکہ حرام غنا کی حد تک نہ پہنچے البتہ تلاوت قرآن کے ساتھ موسیقی بجانے کا کوئی شرعی جواز اور دلیل موجود نہیں ہے۔

س ۵ ۷ محفل میلاد وغیرہ میں طبلہ بجانے کا کیا حکم ہے؟

ج: مطربانہ اور لہو ولعب کی محافل کے مناسب لہوی اور طرب آور کیفیت سے غناء اور آلات موسیقی بجانا مطلقاً حرام ہے۔

س ۷۶ موسیقی کے ان آلات کا کیا حکم ہے جو اسکولوں کے طلاب تعلیمی و تربیتی ادارے تعلیم و تربیت کے تابع ترانہ پڑھنے والے گروہوں میں استعمال کرتے ہیں؟

ج: موسیقی کے ایسے آلات جو عرف عام کی نگاہ میں مشترک اور حلال کاموں میں استعمال کے قابل ہوں انہیں غیر لہوی طریقے سے حلال مقاصد کے لئے استعمال کرنا جائز ہے لیکن ایسے آلات جو عرف کی نگاہوں میں لہو کے مخصوص آلات سمجھے جاتے ہوں انکا استعمال جائز نہیں ہے۔

س ۷۷ کیا موسیقی کا وہ آلہ جسے ستار کہتے ہیں بنانا جائز ہے اور کیا کسب معاش کے لئے اسے پیشہ بنایا جاسکتا ہے، اس کی صنعت کو ترقی دینے اور اسے بجانے والوں کی حوصلہ افزائی کے لئے سرمایہ کاری و مالی امداد کی جاسکتی ہے؟ اور اصل موسیقی پھیلانے اور زندہ رکھنے کے لئے ایرانی سنتی موسیقی کی تعلیم دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج: قومی اور انقلابی ترانوں میں موسیقی کے آلات کا استعمال جب تک بحد طرب

اورلہو نہ ہواور محافل لہو ولعب سے مناسبت نہ رکھتا ہوتو بذات خود جائز ہے۔اسی طرح اس کے لئے آلات کا بنانا اور مذکورہ ہدف کے لئے تعلیم وتعلم بھی بذات خود جائز ہے۔

س ۷۸ کونسے ایسے آلات لہو ہیں جن کا استعمال کسی بھی حال میں جائز نہیں ہے؟

ج: وہ آلات جو عام طور پر لہو ولعب میں استعمال ہوتے ہیں اور جن کی کوئی حلال منفعت نہیں ہے اور آلات لہو میں سے شمار کئے جاتے ہیں۔

س ۷۹ وہ کیسٹ جو حرام آوازوں پر مشتمل ہے کیا اس کی کاپی کرنا اور اس پر اجرت لینا جائز ہے؟

ج: جن کیسٹوں کا سننا حرام ہے ان کی کاپی کرنا اور اس پر اجرت لینا جائز نہیں ہے۔

رقص

س۸۰ آیا شادیوں میں علاقائی رقص جائز ہے؟ اور ایسی محافل میں شرکت کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر رقص میں ایسی کیفیت پائی جاتی ہو جو کہ شہوت کو ابھارے یا کسی حرام فعل کا سبب بنے یا اس کی وجہ سے کسی فساد کا خدشہ ہو تو جائز نہیں ہے۔ رقص کی محافل میں شرکت کرنا اگر دوسروں کے فعل حرام کی تائید شمار ہو یا فعل حرام کا سبب بنے تو وہ بھی جائز نہیں ہے وگرنہ کوئی حرج نہیں ہے۔

س۸۱ کیا خواتین کی محفل میں بغیر موسیقی کی دھن کے رقص کرنا حرام ہے یا حلال؟ اور اگر حرام ہے تو کیا شرکت کرنے والوں پر محفل کو ترک کرنا واجب ہے؟

ج: رقص بطور کلی اگر شہوت کو ابھارے یا فعل حرام کا سبب بنے یا اس کی وجہ سے کسی فساد کا خدشہ ہو تو حرام ہے۔ فعل حرام پر اعتراض کے طور پر محفل کو ترک کرنا نہی عن المنکر کا مصداق ہو تو واجب ہے۔

س ۸۲ مرد کا مرد کے ہمراہ اور عورت کا عورت کے ہمراہ یا مرد کا خواتین کے درمیان یا عورت کا مردوں کے درمیان علاقائی رقص کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر رقص شہوت کو ابھارے یا فعل حرام کا سبب بنے یا فساد کا باعث بنے یا عورت نامحرم مردوں کے درمیان رقص کرے تو مطلقاً حرام ہے۔

س ۸۳ مردوں کے ساتھ مل کر رقص کرنے کا حکم کیا ہے؟ ٹیلیویژن وغیرہ پر چھوٹی بچیوں کے رقص دیکھنے کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر رقص شہوت کو ابھارے یا فعل حرام کا سبب بنے تو وہ حرام ہے۔ لیکن اگر دیکھنے سے گناہ کار انسان کی تائید نہ ہوتی ہو، اسکے لئے مزید جرأت کا باعث نہ ہو اور کسی فساد کا بھی خدشہ نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۸۴ عورت کا عورت کے سامنے اور مرد کا مرد کے سامنے رقص کرنے کا حکم کیا ہے؟ اگر شادی میں شرکت کرنا معاشرتی آداب کے احترام کی وجہ سے ضروری ہو اور احتمال ہو کہ وہاں رقص ہوگا تو ایسی شادی میں شرکت کا کیا حکم ہے؟

ج: بطور کلی اگر رقص شہوت کو ابھارے یا فعل حرام کا سبب بنے یا فساد کا باعث ہو تو وہ حرام ہے۔ ہاں ایسی شادی میں جہاں رقص کا احتمال ہو شرکت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جب تک کہ فعل حرام کو انجام دینے والے کی تائید یا حرام میں مبتلاء ہونے کا سبب نہ بنے۔

س ۸۵ آیا بیوی کا شوہر کے لئے اور شوہر کا بیوی کے لئے رقص کرنا حرام ہے؟

ج: بیوی کا شوہر کے لئے اور شوہر کا بیوی کے لئے رقص کرنا اگر حرام کا باعث نہ بنے تو کوئی حرج نہیں۔

س ۸۶ آیا بیٹوں کی شادی میں رقص کرنا جائز ہے؟

ج: اگر رقص حرام کا مصداق ہو تو جائز نہیں ہے۔ اگرچہ ماں باپ کی طرف سے اپنی اولاد کی شادی ہی میں کیوں نہ ہو۔

س ۸۷ ایک شادی شدہ عورت شادی میں نامحرم مردوں کے سامنے شوہر کی اجازت کے بغیر ناچتی ہے اور یہ عمل چند بار انجام دے اور شوہر کا امر بالمعروف ونہی عن المنکر اس پر اثر نہیں کرتا تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

ج: عورت کا نامحرم کے سامنے رقص کرنا مطلقاً حرام ہے اور عورت کا شوہر کی

اجازت کے بغیر گھر سے باہر جانا بھی بذات خود حرام ہے اور نشوز (۸) (نافرمانی) کا سبب ہے جس کے نتیجے میں عورت نان نفقہ کے حق سے محروم ہو جاتی ہے۔

س ۸۸ دیہاتوں کے اندر ہونے والی شادیوں میں عورتوں کا مردوں کے سامنے رقص کرنے کا کیا حکم ہے؟ جبکہ اس میں آلاتِ موسیقی بھی استعمال ہوں؟ مذکورہ عمل کے مقابلہ میں ہماری ذمہ داری کیا ہے؟

ج: نامحرم کے سامنے رقص کرنا اور ہر وہ رقص جو شہوت کو ابھارے اور فساد کا سبب بنے حرام ہے اور موسیقی کے آلات کا استعمال اور موسیقی کا سننا اگر لہوی اور طرب آور ہو تو وہ بھی حرام ہے، ان حالات میں مکلّفین کی ذمہ داری ہے کہ نہی از منکر کریں۔

س ۸۹ اچھے برے کی تمیز رکھنے والے بچے یا بچی کا زنانہ یا مردانہ محفل میں رقص کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: غیر بالغ بچہ چاہے لڑکی ہو یا لڑکا مکلّف نہیں ہے لیکن بالغ افراد کو انہیں رقص پر نہیں اکسانا چاہیے۔

س ۹۰ رقص کی تربیت کے مراکز قائم کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: رقص کی تعلیم و ترویج کے مراکز قائم کرنا حکومت اسلامی کے اہداف کے منافی ہے۔

س ۹۱ محرم مردوں کا خواتین کے سامنے اور محرم خواتین کا مردوں کے سامنے رقص کرنے کا کیا حکم ہے؟ چاہے محرمیت سببی ہو یا نسبی؟

ج: وہ رقص جو حرام ہے اس کا مرد اور عورت یا محرم اور نامحرم کے سامنے انجام دینے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

س۹۲ آیا شادیوں میں ڈنڈے سے فرضی لڑائی دکھانا جائز ہے اور اگر اسکے ساتھ آلات موسیقی استعمال کئے جائیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر تفریحی کھیل کی صورت میں ہو اور جان کا خطرہ بھی نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن لہوی اور طرب آور طریقے سے آلاتِ موسیقی کا استعمال بالکل جائز نہیں ہے۔

س۹۳ دبکہ کا کیا حکم ہے؟ (دبکہ ایک طرح کا علاقائی رقص ہے جس میں افراد ہاتھ ڈال کر اچھل کر جسمانی حرکات کے ساتھ ملکر زمین پر پاؤں مارتے ہیں تاکہ ایک منظم آواز پیدا ہو)

ج: مذکورہ عمل کا حکم وہی ہے جو رقص کا حکم ہے۔ لہذا اگر شہوت کو ابھارے اور لہوی طور پر آلاتِ لہو کے استعمال کے ساتھ ہو یا اس سے کوئی فساد برپا ہو تو وہ حرام ہے وگرنہ کوئی حرج نہیں۔

تالی بجانا

س۹۴ میلاد اور شادی وغیرہ جیسے زنانہ جشن میں خواتین کے تالیاں بجانے کا کیا حکم ہے؟ برفرض اگر جائز ہو تو محفل سے باہر نامحرم مردوں کو اگر تالیوں کی آواز پہنچے تو اسکا کیا حکم ہے؟

ج: مروجہ انداز سے تالی بجانے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ نامحرم تک آواز پہنچ جائے البتہ کوئی اور مفسدہ اس پر مترتب نہیں ہونا چاہیے۔

س۹۵ معصومین علیہم السلام کے میلاد یا یوم وحدت و یوم بعثت کے جشنوں میں خوشحالی کے طور پر قصیدہ یا رسول اکرمؐ اور آپکی آلؑ پر درود پڑھتے ہوئے تالی بجانے کا کیا حکم ہے؟ اس قسم کے جشن کا مساجد۔ حکومتی اداروں اور اداروں میں قائم نماز خانوں اور امام بارگاہ جیسی عبادت گاہوں میں برپا کرنے کا کیا حکم ہے۔

ج: عام طور پر عید وغیرہ جیسے جشنوں میں داد و تحسین کے لئے تالی بجانے میں کوئی حرج نہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ دینی مجلس کی فضاء درود و تکبیر سے معطر ہو بالخصوص ان محافل میں جو مسجد، امام بارگاہوں، نماز خانوں وغیرہ میں انجام پائیں تاکہ تکبیر اور درود کا ثواب بھی حاصل کیا جاسکے۔

فلم اور تصویر

س ۹۶ بے پردہ نامحرم عورت کی تصویر دیکھنے کا کیا حکم ہے؟ ٹیلی ویژن میں عورت کی تصویر دیکھنے کا کیا حکم ہے؟ کیا مسلمان اور غیر مسلمان عورت کی تصویر میں فرق ہے؟ کیا براہ راست نشر ہونے والی تصویر اور ریکارڈ شدہ تصویر دیکھنے میں فرق ہے؟

ج: نامحرم کی تصویر کا حکم خود اسے دیکھنے کے حکم جیسا نہیں ہے لہذا مذکورہ تصویر دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر حصول لذت کے لئے نہ ہو، گناہ میں پڑنے کا خوف نہ ہو اور تصویر بھی اس عورت کی نہ ہو جسے دیکھنے والا جانتا ہو احتیاط واجب یہ ہے کہ نامحرم عورت کی وہ تصویر جو براہ راست نشر کی جارہی ہو نہ دیکھی جائے لیکن ٹیلی ویژن کے وہ پروگرام جو ریکارڈ شدہ ہوتے ہیں ان میں خاتون

کی تصویر لذت اور حرام میں مبتلاء ہوئے بغیر دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۹۷ ٹیلیویژن کے ایسے پروگرام دیکھنے کا کیا حکم ہے جو سیٹلائٹ کے ذریعہ حاصل کئے جاتے ہیں؟ خلیج فارس کے گردونواح میں رہنے والوں کا خلیجی ممالک کے ٹیلیویژن دیکھنے کا کیا حکم ہے؟

ج: وہ پروگرام جو مغربی ممالک سے سیٹلائٹ کے ذریعہ نشر ہوتے ہیں اور اسی طرح اکثر ہمسایہ ممالک کے پروگرام گمراہ کن، مسخ شدہ حقائق اور لہو و فساد پر مشتمل ہوتے ہیں جس کا دیکھنا غالباً، گمراہی، مفاسد اور حرام میں مبتلاء ہونے کا سبب ہے لہذا ان کا دریافت کرنا اور مشاہدہ کرنا جائز نہیں ہے لیکن یہ نشریات قرآنی پروگرام پر مشتمل ہو تو اسے دیکھنے میں شرعا کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۹۸ کیا ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعہ طنز و مزاح کے پروگرام سننے اور دیکھنے میں کوئی حرج ہے؟

ج: طنزیہ اور مزاحیہ پروگرام سننے اور دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اسکی شرط یہ ہے کہ اس میں کسی مؤمن کی توہین نہ ہو۔ جہاں تک موسیقی کا تعلق ہے تو وہ اگر لہوی و طرب آور اور مجالس لہو و لعب و گناہ کے مشابہ نہ ہو تو اسکا سننا جائز ہے۔

س۹۹ شادی کے جشن میں میری کچھ تصویریں اتاری گئیں جبکہ میں پورے پردے میں نہیں تھی وہ تصویریں حال حاضر میں دوستوں اور رشتہ داروں کے پاس موجود ہیں کیا تمام تصویروں کا واپس لینا میرے لئے واجب ہے؟

ج: اگر دوسروں کے پاس تصاویر موجود ہونے میں کسی فساد کا خدشہ نہ ہو اور اگر ہو لیکن آپ کی کوئی مداخلت اور رضایت انھیں تصویریں دینے میں نہیں تھی یا تصاویر حاصل کرنے میں زحمت و مشقت پیش آنے کا خدشہ ہو تو ان تمام صورتوں میں آپ پر تصاویر کو حاصل کرنا واجب نہیں ہے۔

س۱۰۰ حضرت امام خمینی (قدس سرہ) اور شہداء کی تصویروں کو چومنے کا کیا حکم ہے اس لحاظ سے کہ وہ ہمارے نامحرم ہیں؟

ج: بطور کلی نامحرم کی تصویر خود نامحرم کی طرح نہیں ہے۔لہذا احترام، تبرک اور اظہار محبت کے لئے نامحرم کی تصویر کو بوسہ دینا جائز ہے، ہاں قصد لذتِ اور حرام میں مبتلاء ہونے کا خطرہ نہیں ہونا چاہیے۔

س۱۰۱ کیا سینما کی فلموں وغیرہ میں برہنہ یا نیم برہنہ عورتوں کی تصاویر جنہیں ہم نہیں پہچانتے دیکھنا جائز ہے؟

ج: تصویر اور فلم دیکھنے کا حکم نامحرم کو دیکھنے کی طرح نہیں ہے لہذا لذت، شہوت

اور خوف فساد کے بغیر ہو تو شرعاً اسے دیکھنے میں کوئی مانع نہیں ہے لیکن چونکہ شہوت برانگیز برہنہ تصاویر کو دیکھنا عام طور پر شہوت کے بغیر نہیں ہوتا لہذا ارتکاب گناہ کا مقدمہ ہے پس حرام ہے۔

س۱۰۲ کیا شادی کی تقریبات میں شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کے لیئے تصویر اتروانا جائز ہے؟ جواز کی صورت میں آیا مکمل حجاب کی مراعات کرنا اس پر واجب ہے؟

ج: بذات خود تصویر کھنچوانے کے لئے شوہر کی اجازت ضروری نہیں ہے البتہ اگر یہ احتمال پایا جاتا ہو کہ عورت کی تصویر کو کوئی نامحرم دیکھے گا اور عورت کی طرف سے مکمل حجاب کا خیال نہ رکھنا مفسدہ کا باعث بنے گا تو اس صورت حجاب کا خیال رکھنا واجب ہے۔

س۱۰۳ آیا عورت کے لئے مردوں کے کشتی کے مقابلے دیکھنا جائز ہے؟

ج: ان مقابلوں کو اگر کشتی کے میدان میں حاضر ہو کر دیکھا جائے یا ٹی وی سے براہ راست نشر ہوتے ہوتے مشاہدہ کیا جائے یا پھر لذت وفساد کی نگاہ سے دیکھا جائے اور فساد میں پڑنے کا خطرہ ہو تو جائز نہیں ہے اسکے علاوہ دوسری صورتوں میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س۱۰۴ اگر دلہن شادی کی محفل میں اپنے سر پر شفاف و باریک کپڑا اوڑھے تو کیا نامحرم مرد اس کی تصویر کھینچ سکتا ہے یا نہیں؟

ج: اگر نامحرم عورت پر نظر حرام کا سبب نہ بنے تو جائز ہے ورنہ جائز نہیں ہے۔

س ۱۰۵ بے پردہ عورت کا مردوں کے درمیان تصویر کھینچنے کا کیا حکم ہے؟ اور اگر احتمال ہو کہ نامحرم انہیں دھونے اور پرنٹ کرتے وقت دیکھے تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر تصویر کھینچنے والا مصور جو اسے دیکھ رہا ہے اس کے محارم میں سے ہو تو جائز ہے اور اگر تصویر دھونے اور پرنٹ کرنے والا مصور اسے نہیں پہچانتا تو کوئی حرج نہیں ہے۔

س۱۰۶ بعض جوان فحش تصاویر دیکھتے ہیں اور مذکورہ عمل انجام دینے کے لئے خود ساختہ توجیہات پیش کرتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟ اور اگر اس طرح کی تصاویر کا دیکھنا انسان کی شہوت ایک حد تک کو کم کرتا ہو اور جسکی وجہ سے وہ حرام سے محفوظ رہتا ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر تصاویر کا دیکھنا لذت کے لئے ہو یا یہ جانتا ہو کہ تصاویر کا دیکھنا شہوت کو بھڑکانے کا سبب بنے گا تو حرام ہے اور ایک حرام عمل سے بچنا دوسرے حرام

کے انجام دینے کا جواز مہیا نہیں کرتا۔

س ۱۰۷ ایسے جشن میں مووی فلم بنانے کے لئے جانے کا کیا حکم ہے جہاں موسیقی بج رہی ہو اور رقص کیا جارہا ہو؟ مرد کا مردوں کی تصویر اور عورت کا خواتین کی تصویر کھینچنے کا کیا حکم ہے؟ مرد کے ذریعے شادی کی فلم دھونے کا کیا حکم ہے چاہے اس خاندان کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو؟ اور اگر عورت کے ذریعے فلم دھوئی جائے تو کیا حکم ہے؟ کیا مذکورہ فلم میں موسیقی کا استعمال جائز ہے؟

ج: خوشی کے جشن میں جانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور مرد کا مردوں اور عورت کا خواتین کی تصویر بنانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ جب تک غناء اور حرام موسیقی سننے کا سبب نہ بنے اور نہ ہی کسی اور حرام فعل کے ارتکاب کا باعث بنے مردوں کا عورتوں اور عورتوں کا مردوں کی تصویر بنانا اگر لذت آمیز نگاہ یا کسی دوسرے مفسدہ کا باعث بنے تو جائز نہیں ہے۔ اور ایسی موسیقی کا جو لہوولعب کی محافل جیسی ہوں شادی کی فلموں میں استعمال حرام ہے۔

س ۱۰۸ اسلامی جمہوریہ کے ٹیلی ویژن سے نشر ہونے والی ملکی اور غیر ملکی فلموں اور موسیقی کی کیفیت کو دیکھتے ہوئے انھیں دیکھنے اور سننے کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر سامعین اور ناظرین کی تشخیص یہ ہے کہ وہ موسیقی جو ریڈیو یا ٹیلیویژن سے نشر ہوتی ہے طرب آور لہوی ہے اور محافل لہوولعب اور گناہ سے مناسبت رکھتی ہے

اور اس کا سننا حرام ہے اور وہ فلم جو ٹیلیویژن سے دکھائی جارہی ہے اس کے دیکھنے میں مفسدہ ہے تو انکے لئے دیکھنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ محض ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے نشر ہونا جواز پر شرعی دلیل نہیں ہے۔

س۱۰۹ حکومتی مراکز میں آویزاں کرنے کی غرض سے رسول اکرمؐ، امیر المومنین اور امام حسینؑ سے منسوب تصاویر چھاپنے اور فروخت کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: مذکورہ تصاویر کے چھاپنے میں بذاتِ خود کوئی مانع نہیں ہے، لیکن ایسی کسی چیز پر مشتمل نہیں ہونا چاہیے جو عرف عام کی نگاہ میں موجب ہتک اور اہانت ہو اور ان عظیم ہستیوں کی شان سے منافات رکھتی ہو۔

س۱۱۰ ایسی کتابیں اور اشعار پڑھنے کا کیا حکم ہے جو شہوت کو بھڑکانے کا سبب بنیں؟

ج: ان سے اجتناب کرنا واجب ہے۔

س۱۱۱ بعض ٹی وی اسٹیشنز اور سیٹلائٹ چینلز کے ذریعے براہ راست سلسلہ وار ڈرامے نشر کئے جاتے ہیں جو مغرب کے معاشرتی مسائل پیش کرتے ہیں لیکن ان ڈراموں میں مرد و عورت کا اختلاط پر ابھارنا اور زنا کی ترویج جیسے فاسد افکار بھی پائے جاتے ہیں یہاں تک کہ یہ ڈرامے بعض مومنین پر بھی اثر انداز ہونے لگے ہیں ایسے شخص کا کیا حکم ہے جو ان کو دیکھنے کے بعد متاثر

ہوئے بغیر نہ رہ سکے؟ اور اگر کوئی اس غرض سے دیکھے کہ دوسروں کے سامنے اس کے نقصان کو بیان کرے یا اس پر تنقید کرے اور لوگوں کے نہ دیکھنے کی نصیحت کرے؟

ج: لذت اور شہوت کی نگاہ سے دیکھنا جائز نہیں ہے اور اگر دیکھنے سے متاثر ہونے اور فاسد ہونے کا خطرہ ہو تو بھی جائز نہیں ہے ہاں تنقید کی غرض سے اور لوگوں کو اسکے خطرات سے آگاہ کرنے اور نقصانات بتانے کے لئے ایسے شخص کے لیئے دیکھنا جائز ہے جو تنقید کا اہل ہو اور اپنے بارے میں مطمئن ہو کہ ان سے متاثر ہو کر کسی فساد میں نہیں پڑے گا اور اسکے لیئے کچھ قوانین مقرر ہوں تو انکی ضرور رعایت کی جائے۔ لیکن خود اس شخص کو تنقید کا ماہر اور خود اپنے بارے میں متاثر ہونے اور فساد میں مبتلاء ہونے کا خطرہ نہ ہو۔

س۱۱۲ ٹیلی ویژن پر اناؤنسر خاتون جو بے پردہ ہوتی ہے اور اسکا سر و سینہ بھی عریان ہوتا ہے کی طرف نگاہ کرنا جائز ہے؟

ج: اگر حرام میں پڑنے اور فساد کا خوف نہ ہو اور نشریات براہ راست **Live** نہ ہوں تو فقط دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

س۱۱۳ شادی شدہ فرد کے لیئے شہوت انگیز (سکسی) فلمیں دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج: اگر دیکھنے کا مقصد شہوت کا ابھارنا ہو یا انکا دیکھنا شہوت کے بھڑکانے کا سبب بنے تو جائز نہیں ہے۔

س ۱۱۴ شادی شدہ مردوں کا ایسی فلمیں دیکھنے کا کیا حکم ہے جن میں حاملہ عورت سے مباشرت کرنے کا صحیح طریقہ سکھایا گیا ہے جبکہ اس بات کا علم بھی ہے کہ مذکورہ عمل اسے حرام میں مبتلا نہیں کرے گا؟

ج: ایسی فلمیں چونکہ ہمیشہ شہوت انگیز نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں لہذا انکا مشاہدہ جائز نہیں ہے۔

س ۱۱۵ مذھبی امور کی وزارت میں کام کرنے والے فلموں، مجلات اور کیسٹوں کی نظارت کرتے ہیں تا کہ جائز مواد کو ناجائز مواد سے جدا کریں نظارت کے لئے انہیں غور سے سننا اور دیکھنا ہوتا ہے اس نظارت کے لئے کا کیا حکم ہے؟

ج: کنٹرول کرنے والے افراد کے لیئے قانونی فریضہ انجام دیتے ہوئے بقدر ضرورت دیکھنے اور سننے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن ان پر لازم ہے کہ لذت و فساد کی نسبت سے پرہیز کریں نیز جن افراد کو مزکورہ مواد کے کنٹرول پہ تعنیات کیا جاتا ہے فکری اور روحانی حوالے سے اعلی حکام کے زیر نظر اور زیر رہنمائی ہونا واجب ہے۔

س ۱۱۶ کنٹرول کرنے کے عنوان سے ایسی ویڈیو فلمیں دیکھنے کا کیا حکم ہے جو کبھی کبھی قابل اعتراض مناظر پر مشتمل ہوتی ہیں تاکہ ان مناظر کا ازالہ کرکے دوسرے افراد کے دیکھنے کے لئے پیش کیا جائے۔

ج: فلم کی اصلاح اور اسے فاسد و گمراہ کن مناظر کے حذف کرنے کے لئے مشاہدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اصلاح کرنے والا شخص ایسا ہونا چاہیے کہ جو خود حرام میں مبتلا ہونے سے محفوظ ہو۔

س ۱۱۷ آیا شوہر اور بیوی کے لئے گھر میں جنسی فلمیں دیکھنا جائز ہے؟ آیا وہ شخص جس کے حرام مغز کی رگ کٹ گئی ہو وہ مذکورہ فلمیں دیکھ سکتا ہے تاکہ اپنی شہوت کو ابھارے اور اس طرح اپنی زوجہ کے ساتھ مباشرت کے قابل ہو سکے؟

ج: جنسی ویڈیو فلموں کے ذریعہ شہوت ابھارنا جائز نہیں ہے۔

س ۱۱۸ حکومت اسلامی کی طرف سے قانونی طور پر ممنوع فلمیں دیکھنے کا کیا حکم ہے اگر ان میں کسی قسم کا فساد نہ ہو؟ اور جوان میاں بیوی کے لئے مذکورہ فلمیں دیکھنے کا کیا حکم ہے؟

ج: ممنوع ہونے کی صورت میں انھیں دیکھنے میں اشکال ہے۔

س ۱۱۹ ایسی فلمیں دیکھنے کا کیا حکم ہے جن میں کبھی کبھی اسلامی جمہوریہ کے مقدسات

یا رہبر محترم کی توہین کی گئی ہو؟

ج: ایسی فلموں سے اجتناب واجب ہے۔

س ۱۲۰ ایسی ایرانی فلمیں دیکھنے کا کیا حکم ہے جو اسلامی انقلاب کے بعد بنائی گئی ہیں اور ان میں خواتین کامل حجاب کے ساتھ نہیں ہوتیں اور کبھی کبھی قابل اعتراض تعلیمات پر مبنی ہوتی ہیں؟

ج: اگر قصد لذت اور حرام میں مبتلاء ہونے کا خوف نہ ہو تو بذاتِ خود ایسی فلمیں دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، اور فلمیں بنانے والوں پر واجب ہے کہ ایسی فلمیں نہ بنائیں جو اسلام کی گرانقدر تعلیمات کے منافی ہوں۔

س ۱۲۱ ایسی فلموں کے نشر و اشاعت کا کیا حکم ہے جنکی تائید مذہبی اور ثقافتی امور کی وزارت نے کی ہو؟ اور یونیورسٹی میں ایسی کیسٹوں کے نشر کرنے کا کیا حکم ہے جن کی تائید مذکورہ وزارت خانہ نے کی ہو؟

ج: اگر مذکورہ فلمیں اور کیسٹس مکلّف کی نظر میں غناء لہوی اور طرب آور موسیقی پر مشتمل ہوں، جو کہ محافل لہو ولعب اور گناہ سے مطابقت رکھتی ہے تو ان کا نشر کرنا پیش کرنا، سننا اور مشاہدہ کرنا جائز نہیں ہے، اور بعض متعلقہ اداروں کا تائید کرنا مکلّف کے لئے شرعی دلیل نہیں ہے جب تک کہ خود اس کی رائے

تائید کرنے والوں کی نظر کے خلاف ہے۔

س۱۲۲ ایسے مجلات کی خرید وفروخت اور محفوظ رکھنے کا کیا حکم ہے جن میں خواتین کے لباس اور نامحرم خواتین کی تصاویر ہوتی ہیں اور جن سے کپڑوں کے نمونہ یا ڈیزائن کے طور پر استفادہ کیا جاتا ہے؟

ج: نامحرم کی تصاویر ہونا خرید وفروخت کو ناجائز قرار نہیں دیتا اور نہ ہی نمونے اور ڈیزائن کے عنوان سے استفادہ کرنے سے روکتا ہے مگر یہ کہ مذکورہ تصاویر پر کوئی مفسدہ مترتب ہو۔

س۱۲۳ کیا ٹیلیویژن فلم بنانے والے آلہ ویڈیو کیمرہ کی خرید وفروخت جائز ہے؟

ج: اگر حرام امور میں استعمال کی غرض سے نہ ہو تو ویڈیو کیمرہ کی خرید وفروخت بذاتِ خود جائز ہے۔

س۱۲۴ فحش ویڈیو فلم اور ویڈیو کی فروخت اور کرائے پر دینے کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر مذکورہ فلمیں برہنہ، شہوت کو ابھارنے اور گمراہ کن فساد پر مشتمل ہوں یا، غناء اور طرب آور موسیقی جو کہ محافل لہو ولعب اور گناہ سے مطابقت رکھتی ہو تو جائز

نہیں ہے۔ لہذا ایسی فلموں کا بنانا، خرید و فروخت، کرایہ پر دینا اور اسی طرح ویڈیو کا مذکورہ مقصد کے لئے کرایے پر دینا جائز نہیں ہے۔

س ۱۲۵ غیر ملکی ریڈیو سے خبریں اور ثقافتی اور علمی پروگرام سننے کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر فساد اور انحراف کا سبب نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

ڈش (سٹیلائٹ) انٹینا

س۱۲۶ کیا ڈش کے ذریعے ٹی وی پروگرام دیکھنا ،ڈش خریدنا اور رکھنا جائز ہے؟ اور اگر ڈش مفت میں حاصل ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: ڈش، ٹی وی پروگرام دیکھنے کے لئے محض ایک آلہ ہے ٹی وی پروگرام حلال بھی ہوتے ہیں اور حرام بھی اسکا حکم بھی دیگر مشترک آلات جیسا ہے کہ جنھیں حرام مقاصد کے لئے بیچنا خریدنا اور اپنے پاس رکھنا حرام ہے جبکہ حلال مقاصد کے لئے جائز ہے لیکن یہ آلہ جسکے پاس ہو، اسکے لئے حرام پروگراموں میں پڑنے کے لئے میدان فراہم کردیتا ہے اور بعض اوقات اسے گھر میں رکھنے پر دوسرے مفاسد بھی مترتب ہوتے ہیں لہذا اسکی خرید و فروخت اور رکھنا جائز نہیں ہے البتہ اس شخص کے لئے جائز ہے جسے آپنے اوپر اطمینان ہو کہ اس سے حرام استفادہ نہیں کرے گا اور نہ ہی اسے گھر میں رکھنے پر کوئی مفسدہ

مترتب ہوگا۔اس سلسلہ میں اگر کوئی قانون ہوتو اسکی مراعات کرنا چاہیئے۔

س ۱۲۷ آیا جو شخص اسلامی جمہوریہ سے باہر رہتا ہے اسکے لئے اسلامی جمہوریہ کے ٹیلی ویژن پروگرام دیکھنے کے لیے سٹیلائٹ چینلز دریافت کرنے والا ڈش انٹینا خریدنا جائز ہے ؟

ج: مذکورہ آلہ اگرچہ مشترک آلات میں سے ہے اور اس بات کی قابلیت رکھتا ہے کہ اس سے حلال استفادہ کیا جائے لیکن کیونکہ غالبًا اس سے حرام استفادہ کیا جاتا ہے اور اس کے علاوہ اسے گھر میں رکھنے سے دوسرے مفاسد بھی پیدا ہوتے ہیں لہذا اسکا خریدنا اور گھر میں رکھنا جائز نہیں ہاں اگر کسی کو سو فیصد یقین ہو کہ حرام میں استعمال نہیں کرے گا اور اسکے نصب کرنے سے کوئی خرابی حاصل نہیں ہوگی تو اسکے لئے جائز ہے۔

س ۱۲۸ ایسے ڈش آنٹینا کا کیا حکم ہے جو اسلامی جمہوریہ کے چینلز کے علاوہ بعض خلیجی اور عربی ممالک کے مفید پروگراموں کے ساتھ تمام مغربی اور فاسد چینلز بھی دریافت کرتا ہے؟

ج: مذکورہ آلہ کے ذریعے ٹیلیویژن پروگرام کا حصول اور استعمال کا معیار وہی ہے جو گذشتہ مسئلہ میں بیان کیا گیا ہے مغربی اور غیر مغربی چینل میں کوئی فرق نہیں ہے۔

س ۱۲۹ علمی اور قرآنی پروگرام وغیرہ سے مطلع ہونے کے لئے جو کہ مغربی ممالک اور خلیج فارس کے نواحی ممالک نشر کرتے ہیں ڈش کے استعمال کا حکم کیا ہے؟

ج: مذکورہ آلے کو علمی، قرآنی وغیرہ پروگراموں کے مشاہدے کے لئے استعمال کرنا بذات خود صحیح ہے۔ لیکن وہ پروگرام جو سیٹلائٹ کے ذریعہ مغربی یا اکثر ہمسایہ ممالک نشر کرتے ہیں غالباً گمراہ کن افکار، مسخ شدہ حقائق اور لہو و فساد پر مبنی ہوتے ہیں اور ہو سکتا ہے قرآنی، علمی پروگرام دیکھنا فساد اور حرام میں مبتلاء ہونے کا سبب بن جائے لہذا ڈش کے ذریعے ایسے پروگرام دیکھنا شرعاً حرام ہے۔ ہاں اگر پروگرام فقط علمی اور قرآنی ہوں اور ان کے دیکھنے سے کوئی فساد اور حرام عمل لازم نہ آتا ہو تو جائز ہے البتہ اس سلسلے میں اگر کوئی قانون ہو تو اسکی پابندی ضروری ہے۔

س ۱۳۰ میرا کام ڈش کی مرمت کرنا ہے اور گذشتہ چند ایام سے ڈش لگانے اور مرمت کروانے والے لوگوں کا تانتا بندھا ہوا ہے مذکورہ مسئلہ میں ہماری ذمہ داری کیا ہے؟ اور ڈش کے خرید و فروخت اور اسپیر پارٹس بیچنے کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر مذکورہ آلہ سے حرام امور میں استفادہ کیا جائے جیسا کہ غالباً ایسا ہی ہے یا آپ جانتے ہیں جو شخص اسے حاصل کرنا چاہتا ہے وہ اسے حرام میں استعمال کرے گا تو ایسی صورت میں اس کا فروخت کرنا، خریدنا، باندھنا، چالو کرنا، مرمت کرنا اور اس کے اسپیر پارٹس فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔

تھیٹر اور سینما

س ۱۳۱ کیا فلموں میں ضرورت کے تحت علماء دین اور قاضی کے لباس سے استفادہ کرنا جائز ہے؟ کیا ماضی اور حال کے علماء پر دینی اور عرفانی پیرائے میں فلم بنانا جائز ہے؟ اس شرط کے ساتھ کہ ان کا احترام اور اسلام کی حرمت بھی محفوظ رہے؟ اور انکی شان میں کسی قسم کے بے ادبی اور بے احترامی بھی نہ ہو ایسی فلمیں بنانے کا مقصد یہ ہو کہ ایسی اعلیٰ اقدار کو پیش کیا جائے جو کہ دین حنیف کی علامت ہیں۔ اور عرفان اور ثقافت کے اس مفہوم کو بیان کیا جائے جو ہماری اسلامی امت کا طرہ امتیاز ہے اور اس طرح سے دشمن کی فحش ثقافت سے مقابلہ کیا جائے۔ اور یہ تصویر کشی، جاذب اور پر اثر سینما کی زبان میں ہو جو خصوصاً جوانوں کے لیے پر کشش ہو؟

ج: اس مطلب کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ سینما بیداری اور شعور پیدا کرنے اور تبلیغ کا

ذریعہ ہے پس ہر اس چیز کی تصویر کشی کرنا یا پیش کرنا جو نوجوانوں کے فہم و شعور کو بڑھائے اور ثقافت اسلامی کی ترویج کرے، جائز ہے۔ انھیں چیزوں میں سے ایک علماء دین کی شخصیت، انکی وضع وقطع دیگر صاحبان علم و منصب کی شخصیت اور انکی وضع قطع کا تعارف کرانا ہے۔ لیکن ان کے کردار کا خیال کرتے ہوئے ان کے احترام کو ملحوظ رکھنا اور لباس کی حرمت کا پاس رکھنا واجب ہے اور یہ کہ ایسی فلموں سے اسلام کے منافی مفاہیم کو بیان کرنے کے لئے استفادہ نہ کیا جائے۔

س ۱۳۲ ہم نے ایک ایسی فلم بنانے کا ارادہ کیا ہے جسکی داستان غم انگیز اور حماسی ہو جو کربلا کے ہمیشہ زندہ رہنے والے واقعہ کی تصویر پیش کرتی ہو، جو اسلام کی ان اعلی اقدار و مقاصد کو پیش کرتی ہو جنکی خاطر امام حسینؑ شہید ہوئے ہیں البتہ مذکورہ فلم میں امام حسین علیہ السلام کو ایک معمولی اور قابل رویت فرد کے طور پر نہیں دکھایا جائے گا بلکہ فلم بندی، ترتیب اور نور پردازی کے تمام مراحل میں ایک نورانی شخصیت کا منظرہ پیش کیا جائے گا کیا اس فلم بنانا اور امام حسین علیہ السلام کو مذکورہ طریقے سے پیش کرنا جائز ہے؟

ج: اگر فلم قابل اعتماد تاریخی شواہد کی روشنی میں بنائی جائے اور موضوع کا تقدس محفوظ رہے۔ اور امام حسینؑ اور ان کے اصحاب اور اہل بیت سلام اللہ علیہم اجمعین کا مقام و مرتبہ ملحوظ رہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن موضوع کے تقدس کو محفوظ رکھنا جیسا کہ محفوظ رکھنے کا حق ہے اور اسی طرح امامؑ اور ان کے

اصحاب کی حرمت کو باقی رکھنا بہت مشکل ہے لہذا اس میدان میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

س ۱۳۳ اسٹیج یا فلمی اداکاری کے دوران مردوں کے لئے عورتوں کا لباس اور عورتوں کے لئے مردوں کے لباس پہننے کا کیا حکم ہے؟ اور عورتوں کا مردوں کی آواز کی نقل کرنا اور مردوں کا عورتوں کی آواز کی نقل کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: اداکاری کے دوران کسی حقیقی شخص کی خصوصیات بیان کرنے کی غرض سے جنس مخالف کے لئے ایک دوسرے کا لباس پہننا یا آواز کی تقلید کرنا اگر کسی فساد کا سبب نہ بنے تو اس کا جائز ہونا بعید نہیں ہے۔

س ۱۳۴ اسٹیج شو یا ڈراموں میں خواتین کے لئے میک اپ کے سامان استعمال کرنے کا کیا حکم ہے؟ جبکہ انہیں مرد مشاہدہ کرتے ہوں؟

ج: اگر میک اپ کا عمل خود انجام دے یا خواتین کے ذریعے انجام پائے یا کوئی محرم انجام دے اور اس میں کوئی فساد نہ ہو تو جائز ہے ورنہ جائز نہیں ہے البتہ میک اپ شدہ چہرہ نامحرم سے چھپانا ضروری ہے۔

مصوری اور مجسمہ سازی

س ۱۳۵ کھلونے، مجسمے، تصاویر اور ذی روح موجودات جیسے نباتات، حیوانات اور انسان کی تصویریں بنانے کا کیا حکم ہے؟ انکی خرید وفروش گھر میں رکھنے یا نمایش کے طور پر رکھنے کا حکم کیا ہے؟

ج: بے روح اجسام کی مجسمہ سازی، تصویر، اور خاکے بنانے میں مطلقاً کوئی حرج نہیں ہے، اسی طرح ذی روح اجسام کی تصویر اور خاکے بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر جسم کی صورت میں نہ ہو یا یہ کہ اگر مجسمہ کی صورت میں ہو تو کامل نہ ہو۔ لیکن انسان اور دوسرے حیوانات کا کامل جسم بنانے میں اشکال ہے لیکن مذکورہ اشیاء کی خرید فروخت یا گھر میں رکھنے میں مطلقاً کوئی حرج نہیں ہے نمائش کے طور پر پیش کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

س۱۳۶ جدید طریقہ تعلیم میں خود اعتمادی کے عنوان سے ایک درس شامل ہے جسکا ایک حصہ مجسمہ سازی پر مشتمل ہے بعض اساتید طالب علموں کو کھلونے بنانے یا کپڑے یا کسی اور چیز کے ذریعے کتے، خرگوش وغیرہ کا مجسمہ بنانے حکم دیتے ہیں اور اسکا عنوان دستی مصنوعات رکھا جاتا ہے۔ مذکورہ اشیاء کے بنانے کا کیا حکم ہے؟ استاد کا حکم صحیح ہے؟ کیا مذکورہ اشیاء کے مکمل اجزاء اور نامکمل اجزاء ہونے میں کوئی فرق ہے؟

ج: اگر عرف عام کی نظر میں حیوان کا مجسمہ مکمل اجزاء کا نہ ہو یا طالب علم بالغ نہ ہو اور شرعی طور پر مکلف ہونے کی عمر میں نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

س۱۳۷ بچوں اور نوجوانوں کا قرآنی قصوں کے خاکے بنانے کا کیا حکم ہے؟ مثلاً بچوں سے یہ کہا جائے کہ مثال کے طور پر اصحاب فیل یا حضرت موسیٰؑ کے لئے دریا کے پھٹنے کے واقعہ کی تصویر بنائیں؟

ج: بذات خود اس کام میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن حقیقت اور واقعیت پر مبنی ہونا چاہیے، غیر واقعی اور ہتک آمیز نہیں ہونا چاہیے۔

س۱۳۸ کیا مخصوص مشین کے ذریعے کھلونا یا انسان وغیرہ جیسے ذی روح موجودات کا مجسمہ بنانا جائز ہے یا نہیں؟

ج: اگر بنانے کے عمل کو خود انسان کی طرف نسبت نہ دی جائے تو مشین سے بنانے

میں کوئی حرج نہیں ہے ورنہ اس میں اشکال ہے۔

س ۱۳۹ مجسمے کی طرز کا زیور بنانے کا کیا حکم ہے؟ کیا مجسمہ سازی کے لئے استعمال شدہ مواد بھی حرام ہونے میں مؤثر ہے؟

ج: ذی روح موجودات کا مجسمہ اگر کامل بنایا جائے اور وہ بھی ایک فرد بنائے تو اس میں اشکال ہے اس لحاظ سے اس مواد میں کوئی فرق نہیں ہے جس سے مجسمہ بنایا جاتا ہے نیز زینت کے طور پر یا کسی اور مقصد کے لئے استعمال ہونے میں بھی فرق نہیں ہے۔

س ۱۴۰ آیا کھلونوں کے اعضاء مثلاً ہاتھ پاؤں یا سر دوبارہ جوڑنا مجسمہ سازی کے زمرے میں آتا ہے؟ کیا اس پر بھی مجسمہ سازی کا عنوان صدق کرتا ہے؟

ج: مذکورہ اعضاء بنانا یا انھیں دوبارہ جوڑنا، مجسمہ سازی نہیں کہلاتا لہذا جائز ہے۔ ہاں مذکورہ اعضاء کو ترکیب کرنے سے ذی روح حیوان مثلاً انسان کی تکمیل ہوجائے تو اسے مجسمہ سازی کا شرعا حرام عمل قرار دیا جاتا ہے۔

س ۱۴۱ جلد کے نیچے خال بنانا (Tatoo) جو کہ بعض لوگوں کے ہاں رائج ہے یعنی انسانی جسم کے بعض اعضاء پر اس طرح مختلف تصاویر بنائی جاتی ہیں کہ وہ محو نہیں ہوتیں، مذکورہ عمل کا کیا حکم ہے؟ اور کیا یہ ایسی رکاوٹ ہے کہ جس کی وجہ سے

وضو یا غسل نہیں ہو سکتا۔

ج: جلد کے نیچے خال بنانا حرام نہیں ہے اور وہ اثر جو جلد کے نیچے باقی ہے وہ پانی کے پہنچنے سے مانع نہیں ہے لہذا غسل اور وضو صحیح ہے۔

س۱۴۲ ایک شوہر اور بیوی معروف تصویر بنانے والوں میں سے ہیں۔ ان کا کام تصاویر کی مرمت کرنا ہے۔ ان میں سے بہت سی تصاویر عیسائی معاشرے کی نشاندہی کرتے ہیں۔ بعض پر صلیب منقوش ہے یا حضرت مریمؑ یا حضرت عیسیٰؑ کی تصویر ہے مذکورہ اشیاء کو گرجا والے یا مختلف کمپنیاں ان کے پاس لے کر آتی ہیں تا کہ ان کی مرمت کی جائے جبکہ ان میں سے بعض اجزاء پرانے ہونے یا کسی اور وجہ سے ضائع ہو گئے ہوتے ہیں۔ آیا ان کے لئے مذکورہ تصاویر کی مرمت کرنا اور اس عمل کے عوض اجرت لینا صحیح ہے؟ اکثر تصاویر اسی طرح کی ہوتی ہیں اور ان کا یہی واحد پیشہ ہے جس سے وہ اپنی زندگی گزارتے ہیں جبکہ وہ دونوں اسلامی تعلیمات کے پابند ہیں آیا مذکورہ تصاویر کی مرمت اور اس کام کے بدلے اجرت لینا انکے لئے جائز ہے؟

ج: محض کسی فن پارے کی تعمیر اور مرمت کرنا اگرچہ عیسائی معاشرے کی نشاندہی کرتے ہوں یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام و حضرت مریم علیہا السلام کی تصاویر پر مشتمل ہوں جائز ہے اور مذکورہ عمل کے عوض اجرت لینا بھی صحیح ہے اور اس قسم کے عمل کو پیشہ بنانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے مگر یہ کہ باطل کی ترویج یا کسی اور برائی کا سبب بنے تو جائز نہیں ہے۔

جادو، شعبدہ بازی، روح اور جن کا حاضر کرنا

س ۱۴۳ شعبدہ بازی سیکھنا اور سکھانا اور مشاہدہ کرنے کا کیا حکم ہے اور ایسے کھیل سیکھنا جو کہ ہاتھ کی صفائی سے تعلق رکھتے ہیں ان کا کیا حکم ہے؟

ج: شعبدہ کی تعلیم و تعلم حرام ہے لیکن وہ کرتب جو کہ ہاتھ کی تیزی اور چال بازی پر مبنی ہیں اور شعبدہ کی اقسام میں سے نہیں ہیں جائز ہے۔

س ۱۴۴ آیا علم جفر، رمل، اور ازیاج وغیرہ جیسے علوم جو کہ غیب کی خبر دیتے ہیں کا سیکھنا جائز ہے؟

ج: مذکورہ علوم جو آج کل لوگوں کے پاس ہیں اس حد تک کہ امور غیبی کے کشف اور خبر دینے کے بارے میں غالب اوقات اطمینان اور یقین کا موجب ہوں

قابل اعتماد نہیں ہیں ہاں صحیح طریقے سے علم جفر، ورمل سیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر اس کے سیکھنے میں کوئی مفسدہ نہ ہو۔

س ۱۴۵ کیا جادو کا سیکھنا اور جادو کرنا جائز ہے؟ اسی طرح روح، ملائکہ اور جن کو حاضر کرنا جائز ہے؟

ج: جادو کا علم شرعاً حرام ہے اور اسی طرح اس کا سیکھنا بھی مگر یہ کہ کسی شرعی عقلائی غرض کے لئے ہو تو جائز ہے۔ لیکن روح، ملائکہ، جن کا احضار کرنا اگر صحیح اور ممکن مان بھی لیا جائے تو اسکے مواقع، وسائل اور و مقاصد کے اعتبار سے حکم مختلف ہوگا۔

س ۱۴۶ مومنین کا بعض ایسے لوگوں کی طرف علاج کی غرض سے رجوع کرنا جو تسخیر ارواح اور جن کے ذریعہ علاج کرتے ہیں کیا حکم رکھتا ہے جبکہ انہیں یقین ہے کہ وہ فقط عمل خیر انجام دیتے ہیں؟

ج: مذکورہ کام میں بذات خود کوئی حرج نہیں ہے البتہ اسکی شرط یہ ہے کہ یہ کام جائز اور شرعی طریقوں سے انجام دیا جائے۔

س ۱۴۷ آیا کنکریوں کے ذریعے فال نکالنا جائز ہے اور آیا شرعاً اسکے ذریعے کسب معاش جائز ہے؟

ج: جھوٹی خبر دینا جائز نہیں ہے۔

ہپناٹزم کے ذریعے سلانا

س ۱۴۸ آیا ہپناٹزم (HYPNOTISM) کے ذریعے سلانا جائز ہے؟

ج: اگر عقلائی غرض کے لئے اور سونے والے کی رضایت سے ہو اور اسکے ہمراہ کوئی حرام کام انجام نہ پائے تو جائز ہے۔

س ۱۴۹ بعض لوگ ہپناٹزم کے ذریعے دوسروں کو سلاتے ہیں اور اس عمل کو علاج نہیں بلکہ انسان کی روحانی طاقت کے اظہار کے لئے انجام دیتے ہیں، کیا مذکورہ عمل جائز ہے؟ کیا مذکورہ عمل کو ماہرین کے علاوہ دوسرے لوگ بھی انجام دے سکتے ہیں؟

ج: بطور کلی مذکورہ ہپناٹزم کے ذریعہ سلانے کی تعلیم حاصل کرنا جائز ہے اور حلال، با مقصد، قابلِ اعتناء غرض کے لئے ہو تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ جسے سلانا چاہتا ہے وہ راضی ہو اور اسے کوئی نقصان بھی نہ ہو رہا ہو۔

لاٹری

س ۱۵۰ لاٹری کے ٹکٹ خریدنے اور فروخت کرنے کا کیا حکم ہے اور مکلف کے لئے اس سے حاصل شدہ انعام کا کیا حکم ہے؟

ج: لاٹری کے ٹکٹ خریدنا اور فروخت کرنا جائز نہیں ہے جیتنے والا شخص انعام کا مالک نہیں بنتا اور اسے مذکورہ مال کے لینے کا کوئی حق نہیں ہے۔

س ۱۵۱ بعض اوقات مومن کو لاٹری کے ٹکٹ بغیر مال دئے مل جاتے ہیں مثلا روڈ سے پڑا ملا ہو، کسی شخص نے مفت دیا ہو، یا کسی گھر بنانے والی کمپنی نے ارسال کیا ہو اور مذکورہ کمپنی کا ہدف یہ ہو کہ اس طرح ٹکٹ ارسال کر کے زیادہ سے زیادہ کرایہ داروں کی توجہ کو جذب کرے ۔کیا ممالک کفر میں بعض اداروں ، اشخاص اور لاٹری والے سے یا روڈ پر پڑے ہوئے مذکورہ ٹکٹ کا لینا جائز ہے ؟اور اگر مذکورہ گھر بنانے والی کمپنی کا لاٹری کے ٹکٹ فروخت کرنے کے علاوہ کوئی اور ذریعہ آمدنی نہ ہو تو کیا حکم ہے؟ اور اگر مذکورہ کمپنی کے ذرائع آمدنی

کے بارے میں شک ہو تو کیا انعام لینا صحیح ہے؟ اور بر فرض حرمت، اگر مومن نے اس گمان سے انعام لے لیا ہو کہ یہ جائز ہے اور اس نے ٹکٹ خریدا بھی نہ ہو تو مذکورہ مال کو کس طرح پاک کیا جا سکتا ہے؟

ج: لاٹری کے ٹکٹ کو فقط لے لینے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن وہ مال جو انعام کے عنوان سے دیا جاتا ہے لینا صحیح نہیں ہے۔ اب چاہے وہ ٹکٹ روڈ سے پڑا ملا ہو، یا کسی سے مفت ملا ہو یا خود خریدا ہو۔ ہاں اگر اس بات کا یقین ہو جائے کہ ٹکٹ تقسیم کرنے والا انہیں اپنے حلال مال سے مفت تقسیم کر رہا ہے اور اس کی غرض یہ ہے کہ جس شخص کا نام قرعہ میں نکل آئے گا تو اسے تحفہ دیا جائے گا تو جائز ہے۔

س ۱۵۲ ایک شخص کے پاس گاڑی ہے جسے وہ لاٹری کی نمائش میں رکھتا ہے، مقابلے میں شرکت کرنے والے افراد ایک خاص ٹکٹ خریدتے ہیں اور ایک مقررہ تاریخ میں ایک معیّن قیمت کے تحت انکی قرعہ اندازی ہوگی معینہ مدت کے بعد جب مطلوبہ تعداد لوگوں کی فراہم ہو جائے تو قرعہ اندازی کی جاتی ہے جس شخص کے نام قرعہ نکلتا ہے وہ اس قیمتی گاڑی کا مالک بن جاتا ہے تو کیا قرعہ اندازی کے ذریعے مذکورہ طریقے سے گاڑی بیچنا شرعاً جائز ہے؟

ج: قرعہ اندازی کے ذریعے کار فروخت کرنا اس صورت میں جائز ہے کہ جب خرید و فروخت قرعہ اندازی کے بعد انجام پائے لیکن فروخت کرنے والے کا

دوسروں کے مال کو لے لینا جنہوں نے قرعہ اندازی میں شرکت کی خاطر مال دیا تھا باطل ہے اور اس پر واجب ہے کہ ان کے مال کو واپس کرے۔

س ۱۵۳ کیا عام لوگوں سے فلاحی امور کیلئے ٹکٹ فروخت کر کے چندہ جمع کرنا اور بعد میں حاصل شدہ مال میں سے ایک مقدار کو قرعہ اندازی کے ذریعے جیتنے والوں کو تحفہ کے طور پر پیش کرنا جائز ہے؟ جبکہ باقی مال کو فلاحی امور کے اوپر خرچ کیا جاتا ہے؟

ج: مذکورہ عمل کو بیع کہنا صحیح نہیں ہے ہاں مقاومت اسلامیہ اور امور خیریہ کی مدد کے چندے کے لئے ٹکٹ جاری کرنا صحیح ہے۔ اور قرعہ اندازی کے ذریعہ لوگوں کو انعام دینے کے وعدہ کے ذریعہ چندہ دینے پر ابھارنا بھی جائز ہے۔

س ۱۵۴ کیا لاٹری کے ٹکٹ خریدنا جائز ہے؟ جبکہ مذکورہ ٹکٹ ایک خاص کمپنی کی ملکیت ہیں اور ان ٹکٹوں کا 20% فائدہ عورتوں کے فلاحی ادارہ کو دیا جاتا ہے؟

ج: لاٹری کے ٹکٹوں کی کوئی قیمت نہیں ہے بلکہ بیچنے والوں کے پاس خریداروں سے مال تھمانے کا ایک ذریعہ ہے جیسا کہ خریدار کے نزدیک بھی انعام حاصل کرنے کا ذریعہ ہے لہذا یہ ٹکٹ آلۂ قمار ہیں بلکہ حقیقۃً جوا ہے انکی خرید و

فروخت اوران کے ذریعے سے انعام لینا جائز نہیں ہے۔

س ۱۵۵ وہ ٹکٹ جو (ارمغان بہزیستی) ویلفیر پیکج کے نام سے نشر کیئے جاتے ہیں انکی بابت پیسے دینا اورانکی قرعہ اندازی میں شرکت کا کیا حکم ہے؟

ج: لوگوں سے امور خیریہ کے لئے ہدایا جمع کرنے اوراہل خیر حضرات کی ترغیب کی خاطر ٹکٹ چھاپنے میں کوئی شرعی ممانعت نہیں ہے اسی طرح مزکورہ ٹکٹ امور خیریہ میں شرکت کی نیت سے خریدنے میں بھی کوئی مانع نہیں ہے۔

رشوت

س ۱۵۶ بینک سے سروکار رکھنے والے بعض لوگ بینک کے عملہ کو مال کی کچھ مقدار پیش کرتے ہیں تاکہ بنک کا عملہ ان کا کام جلدی اور اچھی طرح انجام دے اور یہ بات بھی معلوم ہے کہ اگر عملہ مذکورہ عمل انجام نہ دے تو اسے کچھ بھی نہیں دیا جائے گا مذکورہ صورت میں عملے کے مال لینے کا کیا حکم ہے؟

ج: بینک کے عملے کو اس کام کے بدلے میں کچھ نہیں لینا چاہیے جس کے لئے اسے ملازم رکھا گیا ہے اور اس کے عوض وہ تنخواہ لیتا ہے۔ اسی طرح بینک معاملات انجام دینے والے شخص کا عملہ کو لالچ دینا اور مال وغیرہ دینا تاکہ ان کا کام انجام پاسکے صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ عمل فساد کا سبب ہے۔

س ۱۵۷ اگر کوئی شخص قدردانی اور شکریہ کے طور پر کسی حکومتی کارندے کو کوئی چیز ہدیہ دے تو اس کا حکم کیا ہے؟ اگرچہ متعلقہ کارندہ کسی توقع کے بغیر کام انجام دیتا ہو؟

ج: دفتری ماحول میں کام نکلوانے کے لئے آنے والوں کسی قسم کا ہدیہ لینا نہایت خطرناک کام ہے جتنا ہو سکے اس سے اجتناب کریں یہ آپکی دنیا اور آخرت کے لئے بہتر ہے۔ ہدیہ لینا فقط ایک صورت میں جائز ہے کہ جب دینے والا اصرار کرے اور لینے والا انکار کر رہا ہو لیکن دینے والا آخرکار کسی طرح سے اسے ہدیہ عطا کردے البتہ وہ بھی کام نبٹا دینے کے بعد کسی سابقہ مذاکرات اور توقع کے بغیر۔

س ۱۵۸ بینک سے سروکار رکھنے والے لوگ بینک کے عملے کو رواج کے مطابق عید کے تحفہ کے عنوان سے مال دیتے ہیں۔ اور انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ اگر مذکورہ تحفہ نہ دیا جائے تو عملہ انکے کام کو مطلوبہ طریقے سے انجام نہیں دے گا، ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

ج: اگر مذکورہ تحفہ بینک کی خدمات حاصل کرنے والے افراد کے درمیان عملے کی جانب سے تفریق کا سبب بنتا ہے اور اس کا نتیجہ فساد اور دوسروں کے حقوق کے ضایع ہونے کا سبب ہے تو عملہ کو ہدیہ دینا جائز نہیں ہے اور عملہ کے لئے بھی ہدیہ لینا جائز نہیں ہے۔

س ۱۵۹ ان تحائف، پیسوں اور کھانے پینے کی چیزوں کا کیا حکم ہے جنہیں دفاتر سے رجوع کرنے والے افراد حکومت کے کارندوں کو اپنی رضا اور خوشی سے دیتے

ہیں؟ اور اس مال کا کیا حکم ہے جو عملہ کو رشوت کے طور پر دیا جاتا ہے چاہے دینے والے کو کسی عمل کی توقع ہو یا نہ ہو؟ اور اگر افسر نے رشوت کے لالچ میں کوئی عمل انجام دیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: محترم عملے کے لئے واجب ہے کہ ان کا رابطہ تمام افراد کے ساتھ قانون اور دفاتر کے مقرر شدہ ضوابط کے مطابق ہونا چاہیے اور انہیں کام کے لئے رجوع کرنے والے افراد سے کسی قسم کا کوئی تحفہ قبول نہیں کرنا چاہیے۔ چاہے اس کا کوئی بھی عنوان ہو اس لئے کہ مذکورہ عمل انکے بارے میں سوء ظن، فساد اور لالچی افراد کے لئے دوسروں کے حقوق کو پامال کرنے اور قانون شکنی کا سبب بنتا ہے، اور جہاں تک رشوت کا تعلق ہے تو یقیناً لینے والے اور دینے والے دونوں پر حرام ہے، رشوت لینے والے پر واجب ہے کہ اسے واپس کرے اور اس کا استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

س ۱۶۰ کبھی کبھار دیکھا جاتا ہے کہ بعض افراد دفتروں میں آنے والوں سے رشوت کا تقاضا کرتے ہیں تا کہ ان کا کام انجام دیں آیا مذکورہ افراد کے لئے رشوت دینا جائز ہے؟

ج: دفاتر میں آنے والے افراد کے لئے عملے کے کسی فرد کو غیر قانونی طور پر مال یا کوئی اور خدمات وغیرہ پیش کرنا جائز نہیں ہے۔ جس طرح عملہ کے افراد پر

واجب ہے کہ وہ لوگوں کے کام کو طلب مال کے بغیر اور قانونی طریقے سے مال لئے بغیر انجام دیں، عملے کے لئے مذکورہ مال کو استعمال کرنا جائز نہیں ہے بلکہ اس کا واپس کرنا واجب ہے۔

س ۱۶۱ حصول حق کے لئے رشوت دینے کا کیا حکم ہے؟ اور یہ بھی معلوم ہے کہ مذکورہ عمل کبھی کبھی دوسروں کے لئے رکاوٹ کا سبب بن جاتا ہے جیسے مذکورہ صاحب حق کو دوسرے پر مقدم کرنا؟

ج: اگر حق ثابت کرنا رشوت پر موقوف نہیں ہے تو رشوت دینا جائز نہیں ہے، اگرچہ دوسروں کے امور میں رکاوٹ کا سبب نہ بنے اور اگر دوسروں کے امور میں بغیر استحقاق کے رکاوٹ ہو تو بدرجۂ اولی جائز نہیں ہے۔

س ۱۶۲ اگر کوئی شخص اپنے جائز کام کو انجام دلوانے کے لئے مال دینے پر مجبور ہوتا کہ متعلقہ دفتر کے افراد اس کا شرعی اور قانونی کام آسانی سے انجام دیں اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ اگر اس نے رقم ادا نہ کی تو اس کا کام انجام نہیں پائے گا تو کیا مذکورہ عمل رشوت کا مصداق ہے؟ کیا یہ عمل حرام ہے؟ کیا مجبوری رشوت کے عنوان کو بدل دیتی ہے؟ یہاں تک کہ مذکورہ عمل حرام نہیں رہتا؟

ج: دفتر کے عملے کو کہ جس کا کام دفتری خدمات انجام دینا ہے کام کے لئے دفاتر

میں آنے والے شخص کی طرف سے کسی بھی قسم کا مال یا کوئی اور چیز دینا شرعی اعتبار سے حرام ہے کیونکہ اس کا لازمی نتیجہ دفتری نظام کا فاسد ہو جانا ہے۔ مجبوری کا گمان اسے جائز قرار نہیں دیتا۔

س ۱۶۳ کسی حکومتی یا نجی ادارے کا ملازم جسکا کام متعلقہ ادارے کے لئے سامان خریدنا ہے مختلف خریداری کے مقامات ہونے کے باوجود وہ اپنے کسی جاننے والے شخص سے اس شرط پر مال خریدتا ہے کہ حاصلہ منافع کے کچھ فیصد میں وہ بھی شریک ہوگا تو اس صورت میں:

۱۔ مذکورہ مسئلہ کا شرعی حکم کیا ہے؟

۲۔ متعلقہ ادارے کے مافوق سرپرست یا انچارج کی طرف سے مزکورہ کام کی اجازت ہونے کی صورت میں اسکا شرعی حکم کیا ہے؟

۳۔ بازاری معینہ اور رائج قیمت سے زیادہ قیمت طے کر کے معاملہ انجام دینے کا کیا حکم ہے؟

۴۔ بعض دکاندار مختلف اداروں کے نمائندوں کو اصل قیمت میں درج کیئے بغیر کچھ مال دیتے ہیں بیچنے والے اور خریدنے والے نمائندے کے لئے اسکا شرعی حکم کیا ہے؟

۵۔ اگر مذکورہ فرد متعلقہ ادارے کی ذمہ داری کے ساتھ ساتھ کسی کمپنی کے لئے مارکنگ کا نمائندہ بھی ہو اپنے ادارے میں مذکورہ کمپنی کیلئے مارکٹینگ کرے تو آیا اس صورت میں حاصلہ منافع کا کچھ فیصد مزکورہ کمپنی سے اپنے لئے حاصل کر سکتا ہے؟

۶۔ اگر کوئی شخص مذکورہ طریقوں سے کچھ مال حاصل کرلے تو اس مال کے

متعلق اسکا شرعی وظیفہ کیا بنتا ہے؟

ج: ا۔ اسکی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے اور باطل ہے۔

۲۔ ادارے کے مافوق سرپرست یا افسر بالا کی اجازت کی چونکہ کوئی شرعی اور قانونی حیثیت نہیں ہے اس وجہ اسکا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

۳۔ اگر بازار کی عادلانہ قیمت سے زیادہ ہو یا اس سے کم قیمت پر بھی متعلق شیء خریدی جاسکتی ہے تو اس صورت میں مذکورہ معاملہ درست نہیں ہوگا۔

۴۔ جائز نہیں ہے اور جو کچھ بھی اس بارے میں نمایندہ نے دریافت یا وصول کیا ہے اسے متعلقہ ادارے کو لوٹا دے جسکی طرف سے خریداری کا نمایندہ تھا۔

۵۔ کچھ فیصد لینے کا سرے سے اسے کوئی حق نہیں ہے جو بھی وصول کرے اسے متعلق ادارے تو لوٹا دے اور جو معاملہ کیا ہے وہ مذکورہ ادارے کی مصلحت کے مطابق نہ ہو تو بنیاد سے ہی باطل ہے۔

۶۔ غیر شرعی اور غیر قانونی طور پر وصول شدہ مال اس ادارے کو لوٹا دے جسکی طرف سے خریداری کیلئے نمایندہ مقرر ہوا تھا۔

س ۱۶۴ سمگلر لوگ عملے کے افراد کو مال کی پیش کش کرتے ہیں تا کہ قانون کی خلاف ورزی سے چشم پوشی کی جائے اور اگر عملے کا فرد ان کی پیش کش کو قبول نہ کرے

تو اسے قتل کی دھمکی دی جاتی ہے ایسی صورت حال میں عملے کے افراد کا فریضہ کیا بنتا ہے؟

ج: سمگلر لوگوں سے چشم پوشی کے عوض کسی قسم کا مال لینا جائز نہیں ہے۔

س ۱۶۵ ٹیکس کے انچارج نے حساب کرنے والے کو حکم دیا کہ ایک کمپنی کی ٹیکس میں کچھ تخفیف کرے اس صورت حال میں اس شخص کو اپنے انچارج کی اطاعت کرنا چاہیے؟ اور یہ بھی معلوم ہے کہ اگر اس نے ایسا نہ کیا تو اسے مشکلات اٹھانا پڑیں گی۔ کیا اس کے لئے حکم کی تعمیل کے عوض، کچھ مال لینے کا حق ہے؟

ج: اس قسم کے موقعوں پر قوانین اور ضوابط کے مطابق عمل ہونا چاہیئے قانون کی مخالفت کسی صورت میں جائز نہیں ہے خواہ مفت میں ہو یا کسی مال کے بدلے میں۔

خرید و فروخت کا نمایندہ

س ۱۶۶ بعض دکان دار اپنی چیزیں فروخت کرنے کے لئے خریدنے والی کمپنی یا اداروں کے نمایندوں کو اشیاء کی اصل قیمت پر اضافہ کیئے بغیر فقط روابط بڑھانے کے لئے کچھ مال دیتے ہیں دکان دار اور خریدنے والے نمایندہ کے لئے مذکورہ مال کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا اس فروخت کرنے والے کے لئے یہ مال دینا جائز ہے؟ اور خریداری کے وکیل کے لئے اس مال کا لینا کیا حکم رکھتا ہے؟

ج: فروخت کرنے والے کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ مال دے اور وکیل کے لئے مال لینا جائز نہیں ہے۔ وہ تمام مال جو وکیل لیتا ہے اسے دفتر یا کمپنی کو جس کی طرف سے خریداری کے لئے وکیل تھا۔ دینا واجب ہے۔

س ۱۶۷ حکومتی یا پرائیویٹ کمپنی کی طرف سے معین شدہ نمایندہ جو کمپنی کی طرف

ہے ضروری اشیاء کی خریداری کے لئے نمایندہ ہے آیا اس کے لئے جائز ہے کہ وہ بیچنے والے سے خریدی ہوئی اشیاء کے منافع پر کچھ فی صد لینے کی شرط کرے؟ اور کیا مذکورہ منافع لینا جائز ہے؟ اور اگر اس کے انچارج سے مذکورہ عمل انجام دینے کی اجازت ہو تو کیا حکم ہے؟

ج: مذکورہ شرط کا اسے حق نہیں ہے اور ایسی شرط رکھنا صحیح بھی نہیں ہے ہے لہذا اس کے لئے اپنے لئے مقررہ فی صد لینا جائز نہیں ہے مافوق انچارج بھی اجازت دینے کا مجاز نہیں ہے اور اس کے اذن اور اجازت کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

س ۱۶۸ کمپنی یا دفتر کی طرف سے مقرر شدہ خریداری کا نمایندہ اگر کسی شئے کو بازار کی معین قیمت سے زیادہ قیمت پر خریدے تا کہ فروخت کرنے والا اس کی مالی معاونت کرے تو کیا مذکورہ عمل صحیح ہے؟ اور اس کا بیچنے والے سے رقم لینا صحیح ہے؟

ج: اگر اشیاء کو بازار کی عادلانہ قیمت سے زیادہ قیمت پر خرید لے جبکہ وہ مذکورہ اشیاء کو کم قیمت پر خرید سکتا تھا تو مذکورہ معاملہ جو کہ زیادہ قیمت پر کیا گیا ہے اضافی قیمت کی نسبت سے فضولی (مالک کی اجازت کے بغیر معاملہ کرنا) معاملہ ہے اور قانون کے مطابق موکل کی قانونی اجازت پر موقوف ہے بہر حال اس کے لئے فروخت کرنے والے سے کوئی چیز لینا اپنے لیئے جائز نہیں ہے۔

س ۱۶۹ اگر کوئی شخص کسی ادارے یا کمپنی کی طرف سے ضروری اشیاء کی خریداری کا نمائندہ ہو اور وہ مختلف اداروں سے رفت و آمد اور آشنائی کی وجہ سے شرط رکھے کہ اگر میں تم سے اشیاء خریدتا ہوں تو منافع میں سے کچھ فیصد کا شریک قرار پاؤں گا۔

۱) اس شرط کا شرعی حکم کیا ہے؟

۲) اس بارے میں ادارے کے رئیس یا مسئول کی جانب سے اجازت نامہ ہونے کی صورت میں اسکا شرعی حکم کیا ہے؟

۳) اگر مذکورہ شی کی قیمت جو نمائندے کی جانب سے ادارے یا کمپنی کو بتائی گئی ہے بازار کی نسبت زیادہ ہو لیکن اسی کو طے کرلیا جائے تو کیا حکم ہے؟

۴) بعض فروخت کرنے والے، اداروں کی جانب سے خریداری کے نمائندے کو رسید میں درج رقم سے ہٹ کر کچھ حصہ رقم دیتے ہیں ایسے میں فروخت کرنے والے اور نمائندے کا کیا حکم ہے؟

۵) اگر مذکورہ شخص کمپنی کی نمائندگی کے علاوہ ایک دوسری کمپنی کی طرف سے فروخت کرنے کا نمائندہ ہو اگر وہ اپنی کمپنی کے لیے مذکورہ کمپنی کی مصنوعات خریدے تو اس صورت میں کیا وہ منافع میں سے کچھ فی صد لے سکتا ہے؟

۶) اگر کوئی شخص مذکورہ طریقوں سے نفع حاصل کرتا ہے تو اس نفع کی نسبت اس فرد کی شرعی ذمہ داری کیا ہے؟

ج: ۱) شرعی کوئی صورت نہیں اور باطل ہے۔

۲) ادارے کے مسئول یا افسر بالا کی جانب سے اجازت، شرعی و قانونی کوئی وجہ نہ رکھنے کی وجہ سے معتبر نہیں ہے۔

۳) اگر بازار کی مناسب قیمت سے زیادہ ہو، اور اس سے کم قیمت میں اس شی کا حاصل کرنا ممکن ہو تو اس صورت میں طے شدہ قرارداد نافذ نہیں۔

۴) جائز نہیں ہے اور خریداری کا نمائندہ جو کچھ وصول کرے اسے مربوط ادارے کہ جسکی جانب سے یہ خریداری میں نمائندہ ہے تک پہنچانا ضروری ہے۔

۵) فیصد کا کوئی حصہ دریافت کرنے کا حق نہیں رکھتا، اور جو کچھ دریافت کرے اسے مربوط ادارے کے حوالے کرنا ہوگا اور اگر کوئی قرارداد باندھے جو ادارے کے نفع ونقصان کے خلاف ہو وہ ابتداء سے باطل ہے۔

۶) غیر شرعی درآمد مربوط ادارے کہ جسکی جانب سے یہ خریداری کا نمائندہ ہے کو دینا ضروری ہے۔

طبی مسائل

حمل روکنا:

س ۱۷۰ ۱۔ کیا صحت مند خاتون کے لئے وقتی طور پر مانع حمل طریقوں یا مواد کے ذریعے نطفہ نہ ٹھہرنے دینا جائز ہے؟

۲۔ وقتی طور پر مانع حمل آلات جنہیں آئی، یو، ڈی (I.U.D) (۱۰) کہا جاتا ہے استعمال کرنے کا کیا حکم ہے؟ جس کے مانع حمل ہونے کی کیفیت پوری طرح ابھی تک معلوم نہیں ہوسکی ہے لیکن معروف یہ ہے کہ وہ نطفہ کو ٹھہرنے نہیں دیتا۔

۳۔ کیا ایسی بیمار عورت جسے دائمی حمل سے جان کا خطرہ ہو وہ ہمیشہ کے لئے حمل روک سکتی ہیں؟

۴۔ کیا ایسی عورتوں کے لئے دائمی طور پر حمل روکنا جائز ہے جن میں جسمانی اور نفسانی موروثی بیماریوں کے حامل معذور بچے پیدا کرنے کی قابلیت ہو؟

ج: ۱۔ شوہر کی اجازت کے ساتھ جائز ہے۔

۲۔ اگر نطفے کے ٹھہرنے کے بعد اسقاط کا سبب بنے تو جائز نہیں ہے یا اگر حرام طور پر

لمس کرنے یا نظر کرنے کا سبب ہو تو بھی جائز نہیں ہے۔

۳۔ مذکورہ فرض میں منع حمل جائز ہے بلکہ اگر ماں کی جان کے لئے خطرہ ہو تو اختیاری طور پر حاملہ ہونا جائز نہیں ہے۔

۴۔ اگر غرض عقلائی اور قابل توجہ ضرر سے محفوظ رہنے کے لئے ہو تو شوہر کی اجازت کے ساتھ جائز ہے۔

س ۱۷۱ کیا مرد کے لئے نس بندی کر کے نسل کے اضافہ کو روکنا جائز ہے؟

ج: اگر عقلائی مقاصد کے تحت ہو تو بذاتِ خود مذکورہ عمل میں کوئی حرج نہیں ہے اس شرط کے ساتھ کہ قابل توجہ ضرر سے محفوظ رہے۔

س ۱۷۲ کیا ایسی صحت مند خاتون کے لئے جسے حمل سے کوئی نقصان نہیں ہے، عزل، (۱۱) پیچ نما آلے، دوائیوں اور رحم کے راستے کو بند کر کے منع حمل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ کیا شوہر عزل کے علاوہ دوسری راہوں سے منع حمل کے لئے زوجہ کو مجبور کر سکتا ہے؟

ج: عزل اور دوسری اشیاء کے ذریعہ ذاتی طور پر منع حمل کرنے میں بذاتِ خود کوئی حرج نہیں ہے اگر زوجین کی رضایت کے ساتھ ہو اور عقلائی غرض کے لئے ہو اور قابل توجہ ضرر سے بھی محفوظ رہنے کا سبب ہو لیکن شوہر کے لئے بیوی کو مذکورہ عمل پر مجبور کرنے کا حق نہیں ہے۔

س۱۷۳ کیا حاملہ عورت کے لئے آپریشن کرنا جائز ہے تاکہ آپریشن کے دوران رحم کا راستہ بند کردیا جائے؟

ج: رحم کے بند کرنے کا مسئلہ گزر چکا ہے۔ آپریشن کا جواز ضرورت یا حاملہ عورت کے مطالبہ پر متوقف ہے بہرحال آپریشن کے دوران اور رحم کے راستے کو بند کرنے کے دوران نامحرم کا لمس کرنا اور دیکھنا حرام ہے۔

س۱۷۴ بعض میاں بیوی کی خونی بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں اور انکے جنین معیوب ہوجاتے ہیں جسکی نتیجے میں وہ بچوں میں بھی بیماری منتقل کردیتے ہیں اسطرح کے والدین کے بچوں میں شدید اور سخت بیماریوں میں مبتلا ہونے کا احتمال زیادہ ہوتا ہے لہذا یہ بچے پیدائش سے لیکر آخری عمر تک بہت ہی مشقت آور صورت میں رہیں گے مثال کے طور پر ہوموفیلیا میں مبتلاء بیمار معمولی سی چوٹ لگنے سے شدید قسم کی خونریزی کے نتیجے میں یا فوت ہوجائیں گے یا مفلوج ہوجائیں گے۔ اب اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ حمل کے ابتدائی ہفتوں میں اس قسم کی بیماری کی تشخیص ممکن ہے تو کیا ایسے مواقع پر اسقاط حمل جائز ہے؟

ج: اگر بچے کی بیماری کی تشخیص یقینی ہو اور اس قسم کے بچے کی نگہداشت حرج کا باعث تو اس صورت میں روح آنے سے پہلے اسقاط جائز ہے لیکن بنابر احتیاط اسکی دیت ادا کرنا چاہیئے۔

س۱۷۵ کیا زوجہ کے لئے شوہر کی اجازت کے بغیر منع حمل کے طریقوں کا استعمال کرنا جائز ہے؟

ج: اشکال رکھتا ہے۔

س۱۷۶ چار بچوں کے باپ نے منی کی نالی کو بند کروالیا ہے آیا وہ گناہگار ہے اگر اس کی بیوی مذکورہ فعل سے راضی نہ ہو؟

ج: گناہ گار نہیں ہے اور مذکورہ عمل زوجہ کی رضایت پر متوقف نہیں ہے۔

اسقاطِ حمل

س۱۷۷ آیا معاشی مشکلات کی وجہ سے حمل ساقط کرنا جائز ہے؟

ج: صرف معاشی مشکلات کی وجہ سے اسقاط حمل جائز نہیں ہے۔

س۱۷۸ حمل کے پہلے ماہ میں ڈاکٹر نے خاتون کا معائنہ کرنے کے بعد یہ کہا کہ اگر حمل باقی رہا تو ماں کی جان کو خطرہ ہے اور حمل کے باقی رہنے کی وجہ سے بچہ معذور پیدا ہوگا لہذا ڈاکٹر نے حمل کو اسقاط کرنے کا حکم دیا کیا مذکورہ عمل جائز ہے؟ اور آیا حمل میں روح آنے سے پہلے اسقاط کرنا جائز ہے؟

ج: بچے کا معذور ہونا حتی قبل از روح اسقاط کا جواز فراہم نہیں کرتا ہاں ماں کی جان کا خطرہ اگر اسپیشلسٹ ڈاکٹر کے کہنے کے مطابق ہو تو قبل از روح اسقاط حمل

میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۱۷۹ اسپیشلسٹ ڈاکٹر جدید آلات کو استعمال کرتے ہوئے اثناء حمل بچے کی بہت سے ناقص اعضاء کی تشخیص پر قادر ہیں پیدائش کے بعد معذور بچے جن مشکلات کا شکار ہوتے اس مسئلہ کو سامنے رکھتے ہوئے کیا ایسے حمل کا ساقط کرنا جائز ہے جس کے ناقص رہنے کی تشخیص مورد اعتماد اسپیشلسٹ ڈاکٹر نے کردی ہو؟ اور کیا اس کے لئے کوئی عمر معین ہے؟

ج: صرف معذور ہونے کی وجہ سے اور یہ کہ زندگی میں کن مشکلات کا سامنا اسے کرنا پڑے گا اسقاط حمل کا جواز نہیں بنتا۔

س ۱۸۰ کیا مستقر اور ٹھہرے ہوئے نطفے کو علقہ بننے سے پہلے اسقاط کیا جاسکتا ہے؟ جبکہ مذکورہ مدت چالیس روز میں پوری ہوتی ہے بنیادی طور پر درج ذیل مراحل میں سے کونسے مرحلے میں اسقاط حمل جائز ہے؟

۱۔ رحم میں نطفہ ٹھہرنے کے مرحلے میں

۲۔ علقہ

۳۔ مضغہ

۴۔ ہڈی بننے کا مرحلہ قبل از روح

ج: رحم میں نطفے کے ٹھہرنے اور اسکے بعد کے مراحل میں سے کسی مرحلہ میں بھی اسقاط جائز نہیں ہے۔

س ۱۸۱ بعض شوہروں کو تھیلی سیما کا موروثی مرض ہوتا ہے چنانچہ یہ بیماری ان کی اولاد میں بھی منتقل ہوتی ہے اور اس کا احتمال زیادہ ہے کہ اولاد میں بیماریوں کی شدت زیادہ ہو اور ایسے بچے ولادت سے لے کر اپنی آخری عمر تک مسلسل مشق آور کیفیت میں زندگی بسر کریں گے مثلاً تھیلی سیما کے بیمار کا معمولی سی چوٹ سے بھی اتنا خون بہنے لگتا ہے کہ بعض اوقات موت یا مفلوج ہونے تک نوبت آ پہنچتی ہے سوال یہ ہے کہ کیا حاملگی کے پہلے چند ہفتوں میں اگر اس بیماری کو تشخیص دے دیا جائے تو ایسے مورد میں سقط جنین جائز ہے؟

ج: اگر جنین میں بیماری کی تشخیص قطعی ہو اور ایسے فرزند کا ہونا اور اسکا رکھنا حرج کا سبب ہو تو جائز ہے کہ روح آنے سے پہلے جنین کو ساقط کر دیں لیکن احتیاط کی بنا پر اسکی دیت ادا کی جائے۔

س ۱۸۲ بذات خود حمل کے اسقاط کا کیا حکم ہے؟ اور اگر حمل کا باقی رکھنا ماں کے لئے جان لیوا ہو تو کیا حکم ہے؟ اور جواز کی صورت میں روح پیدا ہونے سے پہلے اور بعد میں فرق ہے یا نہیں؟

ج: اسقاط حمل شرعاً حرام ہے اور کسی بھی حال میں جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر حمل کی بقاء ماں کے لئے خطرناک ہو تو اس حالت میں روح آنے سے پہلے اسقاط میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن روح پیدا ہونے کے بعد جائز نہیں ہے اگرچہ حمل کا

باقی رہنا ماں کی جان کے لئے خطرناک ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن اگر حمل کے باقی رہنے میں دونوں کی موت کا خطرہ ہو تو اس صورت میں اگر کسی صورت سے بچے کو بچانا ممکن نہ ہو اور تنہا ماں کی زندگی بچائی جاسکتی ہو تو اسقاط جائز ہے۔

س ۱۸۳ ایک عورت نے زنا کے نتیجے میں حاصل ہونے والے سات ماہ کے بچے کا حمل اپنے باپ کے کہنے پر گرادیا ہے تو کیا اس صورت میں دیت واجب ہے؟ واجب ہونے کی صورت میں کیا بچے کی ماں پر دیت واجب ہے یا اس عورت کے باپ پر؟

ج: اسقاط حمل جائز نہیں ہے اگر چہ زنا کے ذریعہ ہو اور والد کا مطالبہ، اسقاط کا جواز مہیا نہیں کرتا اور اگر ماں نے خود یا کسی کی مدد سے اسقاط کیا ہو تو اس پر دیت واجب ہے۔ جبکہ مورد سوال صورت میں دیت کی مقدار میں تردد ہے اور احتیاط یہ ہے کہ مصالحہ کیا جائے اور یہ دیت اس وراثت کا حکم رکھتی ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو۔

س ۱۸۴ ڈھائی ماہ کے حمل کو اگر عمداً اسقاط کردیا جائے تو دیت کی مقدار کتنی ہے اور یہ دیت کسے دی جائے گی؟

ج: اگر علقہ ہو تو اس کی دیت چالیس 40 دینار ہے اور اگر مضغہ ہو تو ساٹھ 60 دینار ہے اور اگر بغیر گوشت کے ہڈیاں ہوں تو اسی 80 دینار ہے اور مذکورہ

دیت حمل کے وارث کو دی جائے گی اور ارث کے طبقات کی رعایت کی جائے گی۔ لیکن اسقاط کرنے والا وارث، ارث سے محروم رہے گا۔

س ۱۸۵ اگر حاملہ عورت دانتوں اور مسوڑوں کے علاج پر مجبور ہو اور اسپیشلسٹ کی تشخیص کے مطابق آپریشن کی ضرورت ہو تو کیا اس کے لئے حمل کو اسقاط کرنا جائز ہے؟ جبکہ یہ بات بھی معلوم ہے کہ دوران حمل بے ہوشی اور ایکس رے کے ذریعے تصویر اتروانے کی وجہ سے بچہ (جنین) معذور ہو جائے گا۔

ج: مذکورہ سبب اسقاط حمل کا جواز فراہم نہیں کرتا۔

س ۱۸۶ اگر رحم میں بچہ یقینی موت کے قریب ہو جائے اور اس کے رحم میں باقی رہنے کی وجہ سے ماں کی زندگی بھی خطرہ میں ہو تو کیا حمل کو ساقط کیا جا سکتا ہے؟ اگر خاتون کا شوہر کسی ایسے مجتہد کی تقلید کرتا ہے جو مذکورہ صورت حال میں اسقاط کو جائز نہیں سمجھتا جبکہ خاتون اور اس کے اہل خانہ ایسے مرجع کی تقلید کرتے ہیں جو مذکورہ حالت میں اسقاط کو جائز سمجھتا ہے تو مذکورہ صورت میں شوہر کی کیا ذمہ داری ہے؟

ج: مذکورہ سوال میں یہ فرض کیا گیا ہے کہ یا بچہ یقیناً مر جائے گا یا بچہ اور ماں دونوں کی یقینی موت ہو جائے تو اسی صورت میں اسقاط کے ذریعے کم از کم ماں کی زندگی بچانا ضروری ہے۔ مذکورہ فرض میں شوہر بیوی کو اسقاط سے نہیں روک

سکتا، لیکن اسقاط کا عمل تا حدِ امکان اس طرح سے انجام دینا واجب ہے کہ بچے کا قتل کسی کی طرف منسوب نہ ہونے پائے۔

س ۱۸۷ کیا ایسے حمل کو اسقاط کرنا جائز ہے جس کا نطفہ غیر مسلم کے وطی بالشبہہ مشتبہ مباشرت یا زنا سے ٹھہرا ہو؟

ج: جائز نہیں ہے۔

مصنوعی حمل

س ۱۸۸ آج کل رحم سے باہر ملائے گئے نطفے بعض مخصوص جگہوں پر محفوظ رکھے جاسکتے ہیں تاکہ ضرورت کے وقت انھیں صاحب نطفہ کے رحم میں قرار دیا جائے آیا یہ عمل جائز ہے؟

ج: اس عمل میں بذات خود کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۱۸۹ ا۔ کیا شرعی طور پر شوہر اور بیوی کے نطفہ کو ٹیوب کے ذریعے پیوندکاری کرنا جائز ہے؟

اا۔ برفرض جواز، کیا مذکورہ عمل کو نامحرم ڈاکٹر انجام دے سکتا ہے؟ آیا پیدا ہونے والا بچہ مذکورہ شوہر اور بیوی کا ہے؟

ااا۔ اگر بذات خود یہ عمل جائز نہ ہو تو آیا اگر ازدواجی زندگی مذکورہ عمل پر متوقف ہو تو کیا حکم ہے؟

ج: الف: بذات خود مذکورہ عمل جائز ہے لیکن شرعی طور پر حرام مقدمات سے پرہیز

کرنا واجب ہے۔ لہذا نامحرم شخص کے لئے یہ عمل انجام دینا جائز نہیں ہے اگر لمس اور نگاہ حرام کا سبب بنے۔

ب: مذکورہ طریقے سے پیدا ہونے والا بچہ صاحب نطفہ ماں باپ کا ہوگا۔

ج: مذکورہ عمل کا جواز بذات خود بیان ہو گیا ہے۔

س۱۹۰ بعض شوہر اور بیوی، زوجہ کے بیضہ (Ovum) نہ ہونے کی وجہ سے جو کہ پیوند کاری کے لئے ضروری ہوتے ہیں ایک دوسرے سے جدائی کے مرحلے پر پہنچ جاتے ہیں اور نفسیاتی اور ازدواجی مشکلات کا شکار ہو جاتے ہیں کیونکہ مرض کے علاج کا امکان نہیں ہے وہ صاحب اولاد بھی نہیں ہو سکتے ایسی صورت میں کسی اور عورت کے بیضہ (Ovum) لے کر سائنسی طریقے سے شوہر کے نطفے کے ساتھ پیوند کاری کے عمل کے بعد جو کہ رحم کے باہر انجام پایا ہو مذکورہ پیوند کاری شدہ نطفہ، شوہر کی بیوی کے رحم میں رکھ دیا جائے؟

ج: مذکورہ عمل بذاتِ خود شرعاً جائز ہے لیکن پیدا ہونے والے بچے کا صاحب رحم عورت کا بچہ کہلانا مشکل ہے اور اسے صاحب نطفہ عورت کی طرف نسبت دی جائے گی لہذا دونوں شوہر اور بیوی کو نسب کے خاص احکام کے سلسلے میں احتیاط کرنا ہوگی۔

س۱۹۱ اگر شوہر کا نطفہ لیا جائے اور شوہر کے مرنے کے بعد اسے زوجہ کے بیضہ ovum کے ساتھ پیوند کاری کی جائے اور زوجہ کے رحم میں رکھ دیا جائے

تو کیا۔
۱۔ مذکورہ عمل صحیح ہے؟
۲۔ مولود شرعاً شوہر کا بچہ کہلائے گا؟
۳۔ مولود صاحب نطفہ کا وارث بنے گا؟

ج: مذکورہ عمل بذاتِ خود صحیح ہے اور بچہ صاحب رحم و نطفہ کا کہلائے گا اور بعید نہیں ہے کہ اسے صاحبِ نطفہ مرد سے بھی ملحق کیا جائے لیکن وارث قرار نہیں پائے گا۔

س ۱۹۲ ایک شادی شدہ عورت جو صاحب اولاد نہیں ہو سکتی ایک اجنبی اور نامحرم مرد کا نطفے کے ساتھ عورت کے نطفے کو ملا کر اسکے رحم میں رکھ دیا جائے کیا یہ عمل جائز ہے؟

ج: نامحرم مرد کے نطفے سے پیوندکاری بذاتِ خود جائز ہے لیکن حرام مقدمات مثلاً لمس، نگاہ کرنا وغیرہ سے اجتناب کرنا واجب ہے۔ بہر حال مذکورہ طریقے سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ شوہر کا بچہ نہیں کہلائے گا بلکہ صاحب نطفہ مرد اور صاحب رحم و بیضہ بیوی کا بچہ کہلائے گا۔

س ۱۹۳ اگر ایک شادی شدہ عورت جو یائسگی وغیرہ کی وجہ سے نطفہ بنانے کے قابل نہ ہو تو کیا اس شخص کی دوسری بیوی کے نطفہ کو شوہر کے نطفہ سے ملا کر اسکے رحم میں رکھنا جائز ہے کیا دوسری بیوی کے دائمی یا موقت زوجہ کے لحاظ سے کوئی فرق ہے؟ دونوں میں سے کونسی عورت اس بچے کی ماں ہوگی

صاحب نطفہ یا صاحب رحم؟

کیا مذکورہ عمل ایسی صورت میں بھی جائز ہے جہاں بیوی کو سوکن کے نطفہ کی اس لئے ضرورت ہو کہ اس کا اپنا نطفہ اس قدر ضعیف ہو کہ اگر شوہر کے نطفہ سے پیوندکاری ہو بھی جائے تب بھی بچہ معذور پیدا ہوگا؟

ج: ۱۔ مذکورہ عمل شرعی طور پر جائز ہے اور دونوں بیویوں کا دائمی، منقطع اور مختلف ہونے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۲۔ بچہ صاحب نطفہ سے ملحق کیا جائے گا اور صاحب رحم سے ملحق ہونا مشکل ہے لہذا نسب کے اثرات کے لحاظ سے احتیاط کرنا ضروری ہے۔

۳۔ مذکورہ عمل کا مطلقاً جائز ہونا گزشتہ مسئلہ میں بیان کیا جاچکا ہے۔

س ۱۹۴ کیا مندرجہ ذیل حالات میں زوجہ اور اس کے مردہ شوہر کے نطفہ میں پیوندکاری ہوسکتی ہے؟

۱۔ وفات کے بعد لیکن عدت سے پہلے؟

۲۔ وفات اور عدت گذرنے کے بعد؟

۳۔ اگر پہلے شوہر کی وفات کے بعد شادی کرلے تو اس صورت میں پہلے کے نطفے سے پیوندکاری کرنا جائز ہے؟ اور کیا دوسرے شوہر کے مرنے کے بعد پہلے شوہر کے نطفے سے پیوندکاری کی جاسکتی ہے؟

ج: مذکورہ عمل بذاتِ خود جائز ہے اور اس بات میں کوئی فرق نہیں ہے کہ عدت کا

وقت گزر چکا ہو یا باقی ہو شادی کرے یا شادی نہ کرے اور اگر شادی کرے
دوسرے شوہر کے حال حیات میں ہونے اور مرنے میں کوئی فرق نہیں ہے ہا
اگر دوسرا شوہر زندہ ہو تو پیوندکاری کا عمل اس کی اجازت اور اذن سے ہو
چاہیے۔

س ۱۹۵ اضافی نطفہ کو رحم کے باہر ضائع کرنے کا کیا حکم ہے؟ جنہیں خاص طریقے
سے حفظ کیا جاسکتا ہے تاکہ بوقت ضرورت نطفہ کو اس عورت کے رحم میں رکھ
دیا جائے جس کا یہ نطفہ ہو؟ جبکہ یہ بھی معلوم ہے کہ ایسے طریقے سے نطفہ کو
محفوظ کرنا بہت مہنگا پڑتا ہے۔

ج: بذاتِ خود کوئی حرج نہیں ہے۔

تبدیلی جنس

س۱۹۶ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کا ظاہر مردانہ ہے لیکن نفسیاتی طور پر ان میں زنانہ خصوصیات اور کامل طور پر زنانہ خواہشات پائی جاتی ہیں اگر وہ اپنی جنس تبدیل نہ کرائیں تو فاسد ہو جائیں گے کیا ایسے اشخاص کا آپریشن کے ذریعے علاج کیا جا سکتا ہے؟

ج: مذکورہ آپریشن میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر واقعی جنس کے انکشاف اور اظہار کے لئے ہو لیکن اس شرط کے ساتھ کہ کسی اور فعل حرام کا سبب نہ ہو۔

س ۱۹۷ خنثیٰ (ہیجڑا) کو مرد یا عورت میں تبدیل کرنے کے لئے آپریشن کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: بذاتِ خود جائز ہے لیکن حرام مقدمات سے دوری کرنا واجب ہے۔

پوسٹ مارٹم اور اعضاء کی پیوندکاری

س۱۹۸ دل اور شریانوں کے امراض کا مطالعہ اور اس سے مربوط مختلف موضوعات پر تحقیق اور انکے متعلق جدید مسائل کا انکشاف کرنے کے لئے مردہ اشخاص کے دل اور شریانوں کو حاصل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ان کا معائنہ کیا جائے۔ جبکہ یہ بھی معلوم ہے کہ ایک دن یا چند دن کے تجربے کے بعد انہیں دفن کردیا جاتا ہے تو اب سوال یہ ہے کہ:

۱۔ اگر مردہ اجساد مسلمانوں کے ہوں تو کیا تشریح کا مذکورہ عمل انجام دینا صحیح ہے؟

۲۔ کیا دل اور شریانوں کو جو کہ جسد سے جدا ہیں الگ دفن کیا جاسکتا ہے؟

۳۔ کیونکہ دل اور شریانوں کو الگ دفن کرنا مشکل ہے لہذا کیا انہیں کسی اور جسد کے ساتھ دفن کیا جاسکتا ہے؟

ج: صاحب حرمت انسان کی جان بچانے اور علم طب میں جدید انکشافات جن کی

معاشرے کو ضرورت ہے یا کسی ایسے مرض کا پتہ لگانے کے لئے جو انسانیت کے لئے خطرناک ہو میت کی تشریح کرنا جائز ہے لیکن حتی الامکان مسلم میت کے جسد سے استفادہ نہ کرنا واجب ہے۔ اور جدا شدہ اعضاء کو اسی میت کے ساتھ دفن کرنا واجب ہے لیکن اگر اسی میت کے ساتھ دفن کرنے میں کوئی حرج یا کوئی اور مشکل ہو تو الگ یا کسی دوسری میت کے ساتھ دفن کرنا جائز ہے۔

س۱۹۹ اگر موت کے سبب میں شک ہو تو کیا تحقیق کے لئے جسد کا پوسٹ مارٹم کرنا جائز ہے؟ مثلاً نہیں معلوم کہ میت نے زہر سے یا گلا گھٹنے وغیرہ سے وفات پائی ہے؟

ج: اگر حق کا واضح ہونا پوسٹ مارٹم پر متوقف ہو تو جائز ہے۔

س۲۰۰ ماں کے پیٹ میں موجود بچے کے مختلف مراحل میں ساقط ہونے والے حمل کا پوسٹ مارٹم کرنے کا کیا حکم ہے؟ یہ ایمبریالوجی جسمانی ساخت میں معلومات حاصل کرنے کے لئے کیا جاتا ہے دوسری طرف سے یہ بھی معلوم ہے کہ میڈیکل کالج میں پوسٹ مارٹم کی کلاس ضروری ہے۔

ج: صاحب نفس محترمہ انسان کی جان بچانے، یا ایسے جدید طبی معلومات کے حصول کے لئے جو کہ معاشرے کے لئے ضروری ہوں یا کسی ایسے مرض کے

بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے جو انسانیت کے لئے خطرناک ہو اور یہ معلومات سقط شدہ بچے کے پوسٹ مارٹم پر متوقف ہوں تو پوسٹ مارٹم کرنا جائز ہے لیکن جب تک ممکن ہو مسلمان یا جو شخص مسلمان کا حکم رکھتا ہو اس کے سقط شدہ حمل سے استفادہ نہ کیا جائے۔

س۲۰۱ آیا قیمتی اور نادر پلاٹینیم کے ٹکڑے کو بدن سے نکالنے کے لئے قبل از دفن پوسٹ مارٹم کرنا جائز ہے؟

ج: مذکورہ فرض میں ٹکڑا نکالنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن میت کے لئے ہتک آمیز نہ ہو۔

س۲۰۲ میڈیکل کالج میں تعلیم اور تعلم کے لئے قبریں کھود کر ہڈیاں حاصل کرنے کا کیا حکم ہے چاہے یہ قبریں مسلمانوں کی ہوں یا غیر مسلمین کی؟

ج: مسلمانوں کی قبروں کو کھودنا جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر غیر مسلمانوں کی ہڈیاں حاصل نہ کی جا سکیں اور فوری طبی ضرویات کے تحت ہڈیوں کا حصول بہت ضروری ہو تو جائز ہے۔

س۲۰۳ کسی ایسے شخص کے سر پر جس کے بال جل گئے ہوں یا بال نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کے سامنے جانے سے ہتک محسوس کرتا ہو تو بال اگانا جائز ہے؟

ج: بال اگانے میں بذاتِ خود کوئی حرج نہیں ہے ہاں بالوں کو حلال گوشت جانور یا انسان کا ہونا چاہیے۔

س۲۰۴ اگر کوئی شخص بیمار ہو جائے اور ڈاکٹر اس کے علاج سے مایوس ہو جائیں اور یہ کہیں کہ وہ قطعی طور پر مر جائے گا ایسی صورت میں اس کے بدن کے بنیادی اور حیاتی قسم کے اعضاء جیسے، دل، گردہ... وغیرہ کو اس کی وفات سے پہلے نکال کر دوسرے انسان کے جسم میں لگایا جا سکتا ہے؟

ج: اگر اس کے بدن سے اعضاء نکالنے سے موت واقع ہو تو یہ قتل کے حکم میں ہے اور اگر اعضاء نکالنے سے موت واقع نہ ہو اور اس شخص کی اجازت سے ہو تو جائز ہے۔

س۲۰۵ آیا مردہ شخص کی شریانوں اور رگوں کو کاٹ کر بیمار شخص کے جسم میں لگانے کے لئے استفادہ کیا جا سکتا ہے؟

ج: اگر میت سے اس کی زندگی میں اجازت لے لی ہو یا میت کے اولیاء اجازت دے دیں یا کسی نفسِ محترمہ کی جان بچانا اس پر متوقف ہو تو جائز ہے۔

س۲۰۶ میت کے بدن سے آنکھ کی سیاہ پتلی لیکر اسے کسی دوسرے شخص کو پیوند کرنے کی کیا دیت ہے؟ جبکہ مذکورہ عمل اکثر اوقات میت کے اولیاء کی اجازت کے

بغیر انجام پاتا ہے، اور اگر بالفرض واجب ہوتو آنکھ اور سیاہ پتلی کی کتنی دیت ہے؟

ج: مسلم میت کے بدن سے آنکھ کی سیاہ پتلی نکالنا حرام ہے جو کہ دیت کا سبب ہے اور دیت کی مقدار پچاس دینار ہے لیکن اگر میت سے قبل از موت اجازت لے لی جائے تو کوئی حرج نہیں ہے اور دیت بھی واجب نہیں ہے۔

س ۲۰۷ آیا ایک عسکری ادارے کی جانب سے افراد کی شرمگاہ کا معاینہ جائز ہے؟

ج: دوسروں کی شرمگاہ دیکھنا اور دوسروں کے سامنے شرمگاہ عریان کرنے پر مجبور کرنا جائز نہیں ہے البتہ اگر قانون کی رعایت یا علاج کی غرض ہو تو جائز ہے۔

س ۲۰۸ ایک جنگی مجروح کے خصیتین پر ضرب لگی جس کے نتیجے میں انہیں کاٹ دیا گیا اور وہ شخص عقیم ہوگیا، کیا ایسے شخص کے لئے ہارمونک دوائیوں کا کھانا جائز ہے تا کہ وہ اپنی جنسی قدرت اور ظاہری مردانگی کی حفاظت کر سکے؟ اور اگر مذکورہ نتائج کا واحد راہِ حل جس سے اس میں بچے پیدا کرنے کی قدرت آجائے خصیتین کی پیوندکاری ہو جو کہ دوسرے شخص سے لئے جائیں تو اس صورت کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر خصیہ کی پیوندکاری ممکن ہو اس طرح سے کہ پیوندکاری کے بعد اس کے بدن کا زندہ جزء بن جائے تو پھر نجاست، طہارت کے لحاظ سے کوئی حرج نہیں اور

نہ ہی بچے پیدا کرنے کی قدرت میں کوئی حرج ہے اور بچہ بھی اسی کا کہلائے گا اور اسی طرح جنسی قدرت اور ظاہری مردانگی کی حفاظت کے لئے ہارمونک دوائیاں استعمال کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۲۰۹ مریض کی زندگی بچانے کے لئے گردوں کی پیوندکاری کی بہت اہمیت ہے لہذا ڈاکٹر گردوں کا بینک بنانے کی فکر میں ہیں اور اس کا معنی یہ ہے کہ بہت سے لوگ اختیاری طور پر اپنے گردے ہدیہ دیں گے یا فروخت کریں گے تو آیا گردوں کا بخشنا یا فروخت کرنا یا اعضاء بدن میں سے کوئی اور عضو اختیاراً بخشنا یا فروخت کرنا جائز ہے؟ اور ضرورت کے وقت اسکا کیا حکم ہے؟

ج: حال حیات میں کسی کا اپنے گردے یا کوئی اور عضو فروخت کرنے یا بخشنے میں کوئی حرج نہیں ہے تاکہ دوسرے مریض استفادہ کریں اس شرط کے ساتھ کہ اس کام سے اسے کوئی قابل توجہ ضرر نہ پہنچ رہا ہو بلکہ جب ایک نفس محترمہ کو بچانا اس پر متوقف ہو لیکن خود اس شخص کو کوئی حرج اور ضرر نہ ہو تو اعضاء دینا واجب بھی ہو جائے گا۔

س ۲۱۰ بعض افراد سر میں چوٹ لگنے کی وجہ سے لاعلاج ہو جاتے ہیں اور اپنی یادداشت کھو بیٹھتے ہیں اور بے ہوشی ان پر طاری ہو جاتی ہے، سانس لینے کی قدرت بھی نہیں رکھتے اور مادی اور شعاعی اشاروں کا جواب دینے پر بھی قادر

نہیں ہوتے اور ایسی صورت میں مذکورہ حالت کے بدل جانے کا احتمال معدوم ہوجاتا ہے، دل کی دھڑکن مصنوعی طور پر کام کرتی ہے اور مذکورہ حالت چند گھنٹے، چند دن سے زیادہ باقی نہیں رہتی یہاں تک کہ زندگی ختم ہوجاتی ہے اور ایسی کیفیت کو علم طب میں دماغی موت کہا جاتا ہے جس کے سبب سے شعوری احساس، ارادی حرکت ختم ہوجاتی ہے، جبکہ دوسری طرف بہت سے ایسے مریض ہیں جن کی زندگی دماغی موت والے افراد کے اعضاء سے استفادہ کرکے بچائی جاسکتی ہے، آیا دماغی موت والے مریضوں کے اعضاء سے استفادہ کرکے دوسرے بیماروں کی زندگی بچانا جائز ہے؟

ج: مذکورہ صفات رکھنے والے مریض کے اعضاء سے دوسرے بیماروں کے لئے استفادہ کرنا اگر اس طرح ہو کہ مذکورہ اعضاء نکالنے سے ان کی موت جلدی واقع ہوجائے اور زندگی تمام ہوجائے تو جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر مذکورہ عمل اس کی اجازت سے انجام پائے جو پہلے لی جاچکی ہو یا عضو ایسا ہو جس پر نفس محترمہ کی زندگی کا دارومدار ہو تو جائز ہے۔

س ۲۱۱ میں اپنے جسم سے وفات کے بعد استفادہ کرنا چاہتا ہوں اور اپنے اعضاء بخشنا چاہتا ہوں جس کی اطلاع میں نے متعلقہ افراد کو دے دی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ میں مذکورہ خواہش کو وصیت میں تحریر کردوں اور ورثا کو بتادوں کیا ایسا کرنا میرے لئے صحیح ہے؟

ج: جسد میت کے بعض اعضاء سے دوسرے شخص کی جان بچانا یا مرض کے علاج کے لئے پیوند کاری کرنا جائز ہے اور وصیت کرنا بلا مانع ہے لیکن ایسے اعضاء مستثنیٰ ہیں جنہیں جدا کرنے سے مُثلہ کرنے کا عنوان صادق آتا ہو یا جس کے کاٹنے سے عرفاً میت کی ہتک حرمت ہوتی ہو۔

س ۲۱۲ خوبصورتی کے لئے پلاسٹک سرجری کا کیا حکم ہے؟

ج: بذاتِ خود جائز ہے۔

طبابت کے مسائل

س ۳۱۳ فوجی ادارے کے افراد کی طرف سے آیا شرمگاہ کی تفتیش کرنا جائز ہے؟ تاکہ ختنہ شدہ نہ ہونے والے افراد کی ختنہ کی جائے اور بیماروں کا علاج کیا جاسکے اور کیا مذکورہ عمل پر انہیں مجبور کیا جاسکتا ہے۔

ج: دوسرے کی شرمگاہ ظاہر کرنا، نگاہ کرنا اور کسی کو شرمگاہ ظاہر کرنے کے لئے مجبور کرنا جبکہ کوئی محترم شخص دیکھنے والا موجود ہو تو جائز نہیں ہے۔ مگر یہ کہ شرمگاہ ظاہر کرنے کی ضرورت ہو جیسے ختنہ یا علاج کرنا، لیکن مکلف کے ختنہ کے لئے دوسروں پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے اور ختنہ کرنا خود مکلف کی ذمہ داری ہے اور اسی طرح مرض کے علاج کے لئے شرمگاہ ظاہر کرنا جائز نہیں ہے مگر یہ کہ بیمار کی زندگی خطرہ میں ہو تو جائز ہے۔

س ۲۱۴ ڈاکٹر کی طرف سے خواتین کو لمس کرنے یا نگاہ کرنے کے جواز کے ضمن میں لفظ ضرورت کا بار بار ذکر آتا ہے اس ضرورت کے کیا معنی ہیں اور اس کی حدود کیا ہیں؟

ج: علاج کے وقت ضرورت لمس و نظر کے معنی یہ ہیں کہ مرض کی تشخیص اور علاج عرفاً لمس اور نظر کرنے پر موقوف ہو اور ضرورت کی حدود حاجت اور توقف کی مقدار کی حد تک ہیں۔

س ۲۱۵ آیا لیڈی ڈاکٹر کسی عورت کے مرض کی تشخیص یا تفتیش کے لئے اس کی شرمگاہ دیکھ سکتی ہے۔

ج: ضرورت کے وقت جائز ہے اسکے علاوہ جائز نہیں ہے۔

س ۲۱۶ علاج کے لئے آیا مرد ڈاکٹر عورت کے جسم کو لمس کرسکتا ہے اور اس پر نظر ڈال سکتا ہے؟

ج: اگر لیڈی ڈاکٹر سے علاج کرنا میسر نہ ہو تو ضرورت کے وقت مرد ڈاکٹر کے لئے اگر علاج لمس کرنے اور نگاہ کرنے پر ڈاکٹر کے سامنے بدن عریان کرنا موقوف ہو تو جائز ہے۔

س ۲۱۷ ایسی صورت میں جب لیڈی ڈاکٹر آئینہ کے ذریعے خاتون کا معائنہ کرسکتی

ہے خاتون کی شرمگاہ پر نگاہ ڈالنا اور شرمگاہ کو لمس کرنا جائز ہے؟

ج: اگر آئینے کے ذریعے معائنہ کا امکان ہو اور لمس کرنے یا بلاواسطہ نگاہ ڈالنے کی ضرورت نہ ہو تو جائز نہیں ہے۔

س ۲۱۸ بلڈ پریشر وغیرہ میں مریض کا بدن لمس کرنا ضروری ہے اگر بلڈ پریشر دیکھنے والا جنس مخالف سے تعلق رکھتا ہو اور مذکورہ عمل طبی دستانے پہن کر انجام دینے کا امکان ہو تو آیا بغیر دستانے کے مذکورہ عمل انجام دینا جائز ہے؟

ج: اگر علاج کے لئے کپڑے یا دستانے پہن کر لمس کرنے کا امکان ہو تو مریض کے بدن کو لمس کرنے کی ضرورت نہیں ہے جو کہ جنس مخالف سے تعلق رکھتا ہے لہذا جائز نہیں ہے۔

س ۲۱۹ آیا ڈاکٹر کسی خاتون کے لئے پلاسٹک سرجری کر سکتا ہے جو کہ خوبصورتی کے لئے ہو اگرچہ لمس اور نظر کا باعث بنے؟

ج: خوبصورتی کے لئے سرجری کرنا کیونکہ کسی مرض کا علاج نہیں ہے لہذا نگاہ اور لمس جو کہ حرام ہے جائز نہیں ہے ہاں اگر جلنے کے علاج کی وجہ سے سرجری کی جائے اور اس صورت میں لمس یا نظر کے لئے مجبور ہو تو جائز ہے۔

س ۲۲۰ آیا شوہر کے علاوہ عورت کی شرمگاہ پر مطلقاً نظر ڈالنا حرام ہے حتیٰ ڈاکٹر کا نظر

کرنا؟

ج: شوہر کے علاوہ حتی ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر کا عورت کی شرمگاہ پر نظر ڈالنا حرام ہے ہاں اگر علاج کے لئے مجبور ہو تو جائز ہے۔

س ۲۲۱ اگر مرد ماہر علاج نسواں ڈاکٹر لیڈی ڈاکٹر سے زیادہ ماہر ہو یا لیڈی ڈاکٹر تک رسائی خواتین کے لئے حرج کی حامل ہو تو کیا مرد ڈاکٹر سے علاج کرانا جائز ہے؟

ج: اگر علاج حرام نگاہ اور لمس پر متوقف ہو تو مرد ڈاکٹر سے علاج کرانا جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر ایسی لیڈی ڈاکٹر تک رسائی سے معذور یا رسائی مشکل ہو جائے جو کہ معالجہ کے لئے کفایت کرتی ہے، تو مرد سے علاج کرانا جائز ہے۔

س ۲۲۲ آیا ڈاکٹر کے کہنے پر منی ٹسٹ کے لئے استمناء کرنا جائز ہے؟

ج: اگر علاج اس پر موقوف ہو اور بیوی کے ذریعے منی نکالنا ممکن نہ ہو تو معالجہ کے لئے جائز ہے۔

ختنہ

س۲۲۳ آیا ختنہ کرنا واجب ہے؟

ج: مرد کے لئے ختنہ کرنا بذات خود واجب ہے اور عمرہ اور حج کے طواف کے صحیح ہونے کے لئے شرط ہے اور اگر ختنہ ہونے سے پہلے بالغ ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ اپنا ختنہ خود کرے۔

س۲۲۴ ایک شخص نے ختنہ نہیں کیا لیکن اس کی سپاری مکمل طور پر ظاہر ہے آیا اس پر ختنہ واجب ہے؟

ج: اگر سپاری پر کسی قسم کا کوئی غلاف نہیں ہے جس کا کاٹنا واجب ہو تو ختنہ کا سوال ہی ختم ہو جاتا ہے۔

س۲۲۵ آیا لڑکیوں کا ختنہ واجب ہے؟

ج: واجب نہیں ہے۔

تعلیم و تعلم اوران کے آداب

س ۲۲۶ کیا روزمرہ پیش آنے والے مسائل شرعیہ کو نہ سیکھنا گناہ ہے۔

ج: اگر نہ سیکھنے کی وجہ سے ترک واجب یا فعل حرام کا مرتکب ہو تو ترکِ واجب اور فعل حرام پر گناہ گار ہوگا۔

س ۲۲۷ اگر طالب علم سطحیات تک کے مراحل طے کرلے اور اگر جدو جہد کرلے تو درجہ اجتہاد تک پہنچ سکتا ہے تو کیا ایسے شخص کے لئے تعلیم کا جاری رکھنا واجب عینی ہے۔

ج: علوم دین کا طالب ہونا بذات خود اور اسی طرح تعلیم کو جاری رکھنا یہاں تک کہ درجہ اجتہاد حاصل کرے عظیم فضیلت ہے، لیکن درجہ اجتہاد پر فائز ہونے کی

قدرت و صلاحیت کے سبب (علم کو جاری رکھنا) واجب عینی نہیں ہوتا۔

س ۲۲۸ اصول دین میں حصول یقین کا کیا طریقہ ہے؟

ج: غالباً برہان و عقلی دلائل سے حاصل ہوتا ہے۔ غایت امر یہ ہے کہ مکلفین کے ادراک و فہم میں اختلاف مراتب کی وجہ سے برہان اور دلیل کا ادراک مختلف ہوتا ہے۔ لہذا اگر کسی شخص کو کسی بھی طریقے سے یقین حاصل ہو جائے تو یہ بہر حال کافی ہے۔

س ۲۲۹ حصول علم میں سستی کرنے کا کیا حکم ہے؟ اور اسی طرح وقت کا ضائع کرنا؟ آیا وقت کا ضائع کرنا حرام ہے؟

ج: بے کار رہنے اور وقت ضائع کرنے میں اشکال ہے اگر طالب علم طلاب کے لئے مخصوص وظائف سے استفادہ کرتا ہے۔ تو اسے درسی پروگرام کے تحت علم حاصل کرنا چاہیے وگرنہ اس کے لئے مذکورہ وظائف اور عطیات سے استفادہ کرنا جائز نہیں ہے۔

س ۲۳۰ اکنامکس کی کلاس کے دوران استاد سودی قرض سے متعلق بعض مسائل پر گفتگو کرتا ہے اور تجارت اور صنعت میں سود کے استفادہ کے طریقوں کا مقایسہ کرتا ہے مذکورہ تدریس اور اس پر اجرت لینے کا کیا حکم ہے؟

ج: صرف تدریس اور سودی قرضے سے استفادہ کرنے کے طریقوں کا جائزہ لینا حرام نہیں ہے۔

س ۲۳۱ اسلامی جمہوریہ میں ماہرین تعلیم کو دوسروں کو تعلیم دینے کا کونسا صحیح طریقہ اختیار کرنا چاہیے؟ اور وہ لوگ کون ہیں جو حساس ٹیکنیکی علوم اور معلومات حاصل کرنے کے مستحق ہیں؟

ج: کسی شخص کا کوئی بھی علم حاصل کرنا اگر مشروع اور با مقصد ہو اور کسی قسم کا فاسد ہونا یا فاسد کرنا لازم نہ آتا ہو تو بلا مانع ہے مگر یہ کہ حکومت اسلامی نے بعض علوم اور معلومات کے لئے خاص قوانین اور ضوابط بنائے ہوں۔

س ۲۳۲ آیا دینی مدارس میں فلسفہ پڑھنا اور پڑھانا جائز ہے۔

ج: ایسے شخص کے لئے فلسفہ کی تعلیم اور تعلم جائز ہے جو کہ فلسفہ کی تعلیم سے اپنے دینی اعتقادات میں تزلزل نہ آنے سے مطمئن ہو بلکہ بعض موارد میں تعلیم فلسفہ واجب ہے۔

س ۲۳۳ گمراہ کن کتابوں کی خرید و فروخت اور مطالعہ کرنا کیسا ہے؟ مثلاً کتاب آیات شیطانیہ؟

ج: گمراہ کن کتابوں کا خریدنا، بیچنا اور رکھنا جائز نہیں ہے ہاں اگر اس کا جواب دینے پر علمی لحاظ سے قادر ہو تو اس مقصد کے لئے جائز ہے۔

س ۲۳۴ حیوانات اور انسانوں کے بارے میں ایسے خیالی قصوں کی تعلیم اور انہیں بیان کرنا کیا حکم رکھتا ہے جن کے بیان کرنے پر فوائد مرتب ہوں؟

ج: اگر قرائن سے معلوم ہو رہا ہو کہ داستان تخیلی ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۲۳۵ ایسی یونیورسٹی یا کالج میں پڑھنے کا کیا حکم ہے جہاں ایسی عورتوں کے ساتھ مخلوط ہونا پڑتا ہے جو پردے کے بغیر آتی ہیں؟

ج: تعلیمی مراکز میں تعلیم وتعلم کے لئے جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن خواتین اور لڑکیوں پر پردہ کرنا واجب ہے اور مردوں پر ان انکی طرف حرام کرنا جائز نہیں ہے اور ایسے اختلاط سے بچنا ضروری ہے جو کہ فساد اور حرام میں مبتلاء ہونے کا سبب ہو۔

س ۲۳۶ آیا خاتون کا نامحرم مرد سے ایسے مقام پر جو ڈرائیونگ کے لئے مخصوص ہے ڈرائیونگ سیکھنا جائز ہے؟ جبکہ خاتون شرعی پردے اور عفت کی پابند ہو؟

ج: نامحرم سے ڈرائیونگ سیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر پردے اور عفت کا خیال

رکھا جائے اور فساد میں نہ پڑنے کا اطمینان ہو ہاں اگر کوئی محرم بھی ساتھ ہو تو بہتر ہے بلکہ اس سے بھی بہتر یہ ہے کہ نامحرم مرد کی بجائے کسی عورت یا اپنے کسی محرم سے ڈرائیونگ سیکھے۔

س ۲۳۷ کالج، یونیورسٹی میں جوان لڑکے اور لڑکیاں ایک ساتھ تعلیم کی وجہ سے آپس میں ملتے ہیں اور کلاس فیلو ہونے کی بنیاد پر درس وغیرہ کے مسائل پر گفتگو کرتے ہیں لیکن بعض اوقات بغیر لذت اور برے قصد کے بغیر ہنسی، مذاق بھی ہو جاتا ہے آیا مذکورہ عمل جائز ہے؟

ج: اگر پردے کی پابندی کی جائے بری نیت بھی نہ ہو اور فساد میں نہ پڑنے کا اطمینان ہو تو جائز ہے ورنہ جائز نہیں ہے۔

س ۲۳۸ حالیہ دور میں کس علم کا ماہر ہونا اسلام اور مسلمانوں کے لئے بہتر ہے؟

ج: بہتر یہ ہے کہ علماء، اساتید اور یونیورسٹیوں کے طلباء اس علم کو اہمیت دیں جو مفید ہو اور مسلمانوں کی ضرورت ہو تا کہ مسلمان غیروں سے بالخصوص اسلام دشمنوں سے بے نیاز ہو سکیں۔ مفید ترین علم کی تشخیص متعلقہ مسؤلین موجودہ شرائط کو مدنظر رکھ کر کر دیں گے۔

س ۲۳۹ گمراہ کن کتابوں اور دوسرے مذاہب کی کتابوں کا مطالعہ کرنا کیسا ہے؟ تا کہ

ان کے دین اور عقائد کے بارے میں زیادہ اطلاعات اور معرفت حاصل ہو سکے؟

ج: فقط معرفت اور زیادہ اطلاعات کے لئے جائز ہونا مشکل ہے ہاں اگر کوئی شخص گمراہ کنندہ مواد کی تشخیص دے سکے اور اسکے ابطال اور اس کا جواب دینے پر قادر ہو تو جائز ہے البتہ اس شرط کہ ساتھ کے اپنے بارے میں مطمئن ہو کہ حق سے گمراہ نہیں ہوگا۔

س ۲۴۰ بچوں کو ایسے اسکولوں میں داخلہ دلانے کا کیا حکم ہے جہاں بعض فاسد عقائد تدریس کئے جاتے ہوں اس فرض کے ساتھ کہ بچے ان سے متاثر نہیں ہوں گے؟

ج: اگر دینی عقائد کے فاسد ہونے کا خوف نہ ہو اور باطل افکار کے ترویج کرنے کا امکان نہ ہو اور فاسد اور گمراہ کن مطالب سے دوری کرنے کا امکان ہو تو جائز ہے۔

س ۲۴۱ میڈیکل کا طالب علم چار سال سے میڈیکل کالج میں زیر تعلیم ہے جبکہ اسے دینی علوم کا بہت شوق ہے، آیا اس پر واجب ہے کہ تعلیم جاری رکھے یا اسے ترک کر کے علوم دینی حاصل کرے؟

ج: طالب علم کو اپنے لئے علمی شعبہ اختیار کرنے کا حق حاصل ہے لیکن جو مسئلہ قابل توجہ ہے وہ یہ ہے کہ دینی علوم اس لئے قابل اہمیت ہیں کہ اسلامی معاشرے کی خدمت کرنے کی قدرت حاصل ہو جبکہ میڈیکل کی تعلیم بھی امت اسلامی کے لئے علاج، صحت اور ابدان کو نجات دیتی ہے اور اس کی بھی بہت اہمیت ہے۔

س ۲۴۲ استاد نے کلاس میں ایک طالب علم کو سب کے سامنے بہت شدت سے ڈانٹا طالب علم بھی ایسا کر سکتا ہے یا نہیں؟

ج: طالب علم کے لئے اس طرح جواب دینا جو مقام استاد کے لائق نہ ہو جائز نہیں ہے، استاد کی حرمت کا خیال رکھنا چاہیے کلاس کے نظم کو برقرار رکھنا چاہیے البتہ شاگرد قانونی چارہ جوئی کر سکتا ہے اسی طرح استاد پر واجب ہے کہ وہ بھی طالب علم کی حرمت کا دوسرے طلاب کے سامنے پاس رکھے اور تعلیم و تربیت کے اسلامی آداب کی رعایت کرے۔

میڈیکل کی تعلیم

س ۲۴۳ میڈیکل کالج کے طالب علم کو چاہے لڑکا ہو یا لڑکی تعلیم کے لئے نامحرم کو لمس اور نگاہ کے ذریعے معائنہ کرنا ہوتا ہے اور مذکورہ عمل تعلیمی پروگرام کا حصہ ہے اور مستقبل میں مریضوں کے علاج کی صلاحیت پیدا کرنے کے لئے اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے اور اگر مذکورہ معائنہ کو ترک کردے تو وہ مستقبل میں بیماروں کے مرض کی تشخیص سے عاجز رہے گا۔ لہذا مریض کے صحت یاب ہونے کے دورانیہ میں اضافہ ہو جائے گا یا ہوسکتا ہے بیمار مر جائے۔ مذکورہ معائنوں کی پریکٹس کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج: اگر معالجہ کے لئے مہارت حاصل کرنے اور شناخت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

س۲۴۴ میڈیکل کالج کے طالب علموں کیلئے نامحرم بیماروں کا بحسب ضرورت معائنہ کرنا جائز ہے تو اس صورت میں اس ضرورت تشخیص کس کا کام ہے؟

ج: ضرورت کی تعیین حالات کو مدنظر رکھ کر خود طالب علم کا کام ہے۔

س۲۴۵ بعض مواقع پر ہمیں نامحرم کا معائنہ کرنا پڑتا ہے اور یہ معلوم نہیں کہ آیا مستقبل میں ہمیں اس کی ضرورت پڑے گی یا نہیں؟ لیکن مذکورہ مورد میں معائنہ کرنا بھی عام تعلیمی کورس کا حصہ ہے اور طالب علم کی ذمہ داری یا استاد کی طرف سے اسے انجام دینا لازمی ہے اور ہماری نگاہ میں اگر مذکورہ معائنہ انجام نہ دے تو آئندہ اس کی طبابت کا پہلو ضعیف رہے گا آیا ہمارے لئے مذکورہ معائنہ انجام دینا جائز ہے؟

ج: طبی معائنہ کا کورس میں شامل ہونا یا استاد کا طالب علم کے لئے مذکورہ معائنہ کا معین کرنا اس بات کا جواز فراہم نہیں کرتا کہ شریعت کی مخالفت کی جائے بلکہ معیار یہ ہے کہ انسانی زندگی کو نجات دینا تعلیم پر موقوف ہو یا یہ کام ضرورت کا تقاضا ہو۔

س۲۴۶ آیا تعلیم طب کے لئے ضرورت کے تحت نامحرم کے معائنہ کرنے میں اعضاء تناسل اور دوسرے اعضاء بدن میں فرق ہے؟ اور اگر طلباء یہ جانتے ہوں کہ تعلیم کے اختتام پر بیماروں کے معالجہ کے لئے دور دراز علاقوں اور دیہاتوں

میں جائیں گے اور وہاں بعض اوقات بچے کی پیدائش کی نگرانی کے لئے مجبور ہونگے یا ولادت کے بعد کثرت سے خون خارج ہونے کا معالجہ کرنا پڑے گا اور یہ بھی معلوم ہے کہ اگر مذکورہ خون کا علاج تیزی سے نہ کیا جائے تو زچہ کے لئے جان کا خطرہ ہے اور ایسی صورت میں علاج کی شناخت تعلیم کے دوران پریکٹس اور مشق کے بغیر ممکن نہیں ہے؟

ج: ضرورت کے وقت معائنہ میں اعضاء تناسلیہ اور غیر اعضاء تناسلیہ میں فرق نہیں ہے۔ کلی طور پر معیار یہ ہے کہ انسانی زندگی بچانے کے لئے تعلیم اور پریکٹس کی ضرورت ہے۔ لہذا اقدر ضرورت پر اکتفا کرنا واجب ہے۔

س ۲۴۷ محرم یا نامحرم کے اعضاء تناسلیہ کے معائنے میں معمولاً احکام شرعیہ کا خیال نہیں رکھا جاتا جیسے ڈاکٹر یا اسٹوڈینٹ کا آئینہ کے ذریعے نظر کرنا وغیرہ اور کیونکہ ان کی پیروی کرنا ہمارے لئے ضروری ہے تاکہ تشخیص کی کیفیت سے آگاہ ہوسکیں تو ایسی صورت میں ہماری ذمہ داری کیا ہے؟

ج: علم طب سیکھنے کے لئے بذات خود حرام امور انجام دینا اس صورت میں جائز ہیں کہ جب علم طب اور علاج کے طریقوں کی معرفت ان پر متوقف ہو اور طالب علم کو اس بات کا اطمینان ہو کہ مستقبل میں انسانی زندگی بچانے کی قدرت مذکورہ طریقے سے حاصل شدہ معلومات پر متوقف ہے اور اسے اس بات کا بھی اطمینان ہو کہ مستقبل میں بیمار اس کی طرف رجوع کریں گے اور

ان کی زندگی بچانے کی ذمہ داری اس کے کاندھوں پر آئے گی۔

س۲۴۸ آیا ہمارے کورس میں موجود غیر مسلم مردوں اور عورتوں کی نیم عریاں تصاویر دیکھنا جائز ہے؟

ج: بری نگاہ، لذت اور مفسدے کا خوف نہ ہو تو جائز ہے۔

س۲۴۹ میڈیکل کالج کے طالب علم تعلیم کے دوران انسانی بدن کے اعضاء تناسلی کے مختلف حصوں کی تصاویر اور فلمیں دیکھتے ہیں آیا یہ جائز ہے؟ اور مخالف جنس کی شرمگاہ دیکھنے کا کیا حکم ہے؟

ج: تصویر اور فلمیں دیکھنا بذات خود جائز ہے۔ اگر قصد لذت اور حرام میں مبتلاء ہونے کا خوف نہ ہو اور جو چیز حرام ہے وہ خود جنس مخالف کے بدن کو دیکھنا ہے اور لمس کرنا ہے اور غیر کی شرمگاہ کی تصویر اور فلم کو دیکھنا مورد اشکال ہے۔

س۲۵۰ وضع حمل کے وقت خاتون کی کیا ذمہ داری ہے؟ اور شرمگاہ پر نظر ڈالنے کے حوالے سے نرسوں یا دیگر مدد کرنے والی عورتوں کی کیا ذمہ داری ہے؟

ج: نرسوں کے لئے وضع حمل کے وقت بلا ضرورت عمداً شرمگاہ پر نگاہ ڈالنا جائز نہیں ہے۔ اور اسی طرح ڈاکٹر کے لئے بلا ضرورت مریضہ کے بدن پر نگاہ کرنے اور

لمس کرنے سے اجتناب کرنا واجب ہے اور وضع حمل کے وقت خاتون پر لازم ہے کہ وہ اپنے بدن کو اگر قدرت رکھتی ہو اور ہوش میں ہو تو مستور رکھے یا کسی دوسرے سے بدن چھپانے کی درخواست کرے۔

س ۲۵۱ تعلیم کے دوران پلاسٹک کے بنے ہوئے مجسم اعضاء تناسلیہ سے استفادہ کیا جاتا ہے اسے دیکھنے اور لمس کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: مصنوعی آلہ تناسل کا حکم اصل آلہ تناسل کے حکم جیسا نہیں ہے لہذا اسے دیکھنے اور لمس کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہاں اگر لذت کی نیت سے ہو یا جنسی قوت کو ابھارنے کا سبب بنے تو جائز نہیں ہے۔

س ۲۵۲ میری تحقیق ان طریقوں کے متعلق ہے جو مغرب کی علمی محافل میں درد کی تسکین کے لئے انجام دیے جاتے ہیں جیسے موسیقی کے ذریعے علاج کرنا، لمس کے ذریعے معالجہ، رقص کے ذریعے علاج، دواء کے ذریعے اور بجلی کے ذریعے علاج کرنا ہے اور مذکورہ تحقیقات نتیجہ خیز ثابت ہوئی ہیں۔ آیا شرعی طور پر ایسی تحقیقات کرنا جائز ہے؟

ج: مذکورہ امور میں تحقیقات کرنا جائز ہے اور بیماریوں کے علاج میں مذکورہ امور کی تاثیر کا تجربہ کرنا جائز ہے، ہاں مذکورہ امور شرعی طور پر حرام اعمال میں پڑنے کا باعث نہیں ہونے چاہیں۔

س۲۵۳ آیا نرسوں کے لئے دوران تعلیم تجربہ کی خاطر خاتون کی شرمگاہ پر نظر ڈالنا جائز ہے؟

ج: فقط تعلیم کے لئے نظر کرنا جائز نہیں ہے ہاں اگر خطرناک بیماریوں کا علاج اور انسانی زندگی کا بچانا ایسے تجربہ پر متوقف ہو جس میں شرمگاہ پر نظر کی جائے تو جائز ہے۔

طباعت، تالیف اور فن کاری کے حقوق

س ۲۵۴ کتب اور مقالات جو باہر سے آتے ہیں اور اسلامی جمہوریہ میں چھپتے ہیں ان کے ناشروں کی اجازت کے بغیر اشاعت مکرر کا کیا حکم ہے؟ اور اگر صحیح ہونا مشکل ہو تو ان کتابوں کی خرید و فروخت کا کیا حکم ہے جن کی طباعت ہو چکی ہے جبکہ انہیں اس موضوع کا علم نہیں تھا؟

ج: اسلامی جمہوریہ سے باہر چھپنے والی کتب کی اشاعت مکرر یا افسیٹ اس معاہدہ کے تابع ہے جو مذکورہ کتب کے بارے میں اسلامی جمہوریہ اور متعلق ممالک میں منعقد ہوا ہے لیکن ملک کے اندر چھپنے والی کتب میں احوط یہ ہے کہ ناشر سے انکی تجدید طباعت کے لئے اجازت لیکر اسکے حقوق کا خیال رکھا جائے البتہ جو کتب بغیر اجازت کے چھپ چکی ہیں یا انکی اشاعت مکرر ہو چکی ہے انکے خرید و فروخت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۲۵۵ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ فکری اور فنی امور جب صاحبان فکر سے صادر ہو جائیں تو چھپنے کے بعد ان کی ملکیت نہیں رہتے۔ یہ رای کس حد تک صحیح ہے؟ آیا مولفین، مترجمین اور فنی امور کے ماہرین کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنے مذکورہ اعمال کے عوض خاص مقدار میں مال کا تقاضا کریں۔ جیسے حق تالیف وغیرہ، اس لئے کہ انہوں نے جدو جہد، وقت اور مال صرف کرنے کے بعد مذکورہ اشیاء تک رسائی حاصل کی ہے؟

ج: اپنے علمی اور معنوی کام کے پہلے یا اصلی نسخہ کے بدلے میں ناشرین سے نشر و طباعت کے لئے جتنا مال چاہیں مطالبہ اور دریافت کر سکتے ہیں۔

س ۲۵۶ اگر مولف، مترجم یا فنکار پہلی اشاعت کے عوض مال کی کچھ مقدار وصول کرے اور یہ شرط کرے کہ بعد کی اشاعت میں بھی میرا حق محفوظ رہے گا۔ تو آیا دوسری اشاعت میں اسے مال کے مطالبہ کا حق ہے؟ اور اس مال کے وصول کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: پہلا نسخہ دیتے وقت ناشر سے شرط کرنے کی صورت میں کوئی اشکال نہیں ہے اور ناشر پر شرط کی پابندی کرنا واجب ہے۔

س ۲۵۷ اگر مصنف یا مولف نے پہلی اشاعت کی اجازت کے وقت اشاعت مکرر کے بارے میں کچھ نہیں کہا تو آیا ناشر کے لئے اشاعت مکرر میں بغیر اجازت اور

بغیر اداء مال کے کتاب چھاپنا صحیح ہے؟

ج: اگر گزشتہ معاہدہ فقط پہلی اشاعت کے لئے تھا تو دوسری اشاعت کے لئے بھی احوط یہ ہے کہ اجازت لی جائے۔

س ۲۵۸ مصنف کے سفر یا موت کی وجہ سے موجود نہ ہونے کی صورت میں اشاعت مکرر کے لئے کس سے اجازت لی جائے اور کسے رقم دی جائے؟

ج: مصنف کے نمائندے یا شرعی سرپرست یا فوت ہونے کی صورت میں وارث کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

س ۲۵۹ آیا اس عبارت کے باوجود کہ (تمام حقوق مولف کے لئے محفوظ ہیں) بغیر اجازت کے کتاب چھاپنا صحیح ہے؟

ج: احوط یہ ہے کہ مولف اور ناشر کے حقوق کی رعایت کی جائے اور طبع جدید میں ان سے اجازت لی جائے۔

س ۲۶۰ تواشیح اور قرآن کریم کی بعض کیسٹوں پر یہ عبارت لکھی ہوتی ہے (کاپی کرنے کے حقوق محفوظ ہیں) آیا ایسی صورت میں ٹیپ کر کے دوسرے لوگوں کو دینا جائز ہے؟

ج: احوط یہ ہے کہ اصلی ناشر سے کاپی کرنے کی اجازت لی جائے۔

س ۲٦۱ آیا کمپیوٹر کی ڈسک کاپی کرنا جائز ہے؟ بر فرض حرمت آیا یہ حکم ایران میں پروگرام کی جانے والی ڈسک تک محدود ہے یا عمومیت رکھتا ہے؟ اس لئے کہ کمپیوٹر ڈسکوں کی قیمت مواد کی اہمیت کی وجہ سے بہت زیادہ ہوتی ہے؟

ج: ملک کے اندر بننے والی ڈسکوں کے مالکین سے بناء بر احوط اجازت لی جائے اور انکے حقوق کی رعایت کی جائے بیرون ملک سے آنے والی ڈسکیں معاہدہ کے تحت ہیں۔

س ۲٦۲ آیا دوکانوں، کمپنی کے نام اور تجارتی مارک ان کے مالکین سے مختص ہیں؟ اس طرح سے کہ دوسروں کے لئے ان ناموں یا مارک کا استعمال کرنا ممنوع ہے؟ مثلاً ایک شخص ایک دکان کا مالک ہے اور اس دکان کا نام اس نے اپنے خاندان کے نام پر رکھا ہوا ہے آیا اسی خاندان کے کسی دوسرے فرد کو مذکورہ نام سے دکان کھولنے کی اجازت ہے؟ یا کسی اور خاندان کے شخص کو مذکورہ نام استعمال کرنے کی اجازت ہے؟

ج: حکومت کی طرف سے تجارتی مراکز اور کمپنیوں کے نام ملکی قوانین کے مطابق ایسے افراد کو عطا کیئے جاتے ہیں جو دوسروں سے پہلے مذکورہ عنوان کو اپنے نام کروانے کی سرکاری درخواست دیکر اسے اپنے نام کروالیتے ہے اور سرکاری

ریکارڈ میں ان کے نام رجسٹرڈ ہو جاتے ہیں تو ایسی صورت میں دکان یا کمپنی کا مذکورہ عنوان سے اقتباس یا استفادہ بغیر اجازت کے جائز نہیں ہے اس میں بھی کوئی فرق نہیں ہے کہ استعمال کرنے والا شخص اسی خاندان سے تعلق رکھتا ہو یا نہیں۔ اور اگر نام رجسٹرڈ نہ کیا ہو تو دوسروں کے لئے اسی نام سے استفادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۲۶۳ کوئی شخص اپنے کاغذات اور کتابیں فوٹو کاپی کرنے کے لئے دکان پر آتا ہے دکاندار جو کہ مومن ہے اس خیال سے کہ یہ کتاب یا مجلہ مومنین کے لئے مفید ہے آیا اس کے لئے کتاب کے مالک سے اجازت لئے بغیر اپنے لیے کتاب یا مجلہ کی فوٹو کاپی کرنا جائز ہے؟ اور اگر دوکاندار کو علم ہو کہ صاحب کتاب فوٹو کاپی کرنے سے راضی نہیں ہے تو آیا مسئلہ میں فرق پڑے گا۔

ج: احوط یہ ہے کہ بغیر اجازت فوٹو کاپی نہ کرے اور اگر اس کی عدم رضاء کا علم ہو تو احتیاط ترک نہیں ہونی چاہیے۔

س ۲۶۴ بعض مومنین ویڈیو کیسٹ کرائے پر لاتے ہیں اور جب ویڈیو کیسٹ کو اچھا پاتے ہیں تو دکاندار کی اجازت کے بغیر اس کی نقل کر لیتے ہیں اس بات کو نظر میں رکھتے ہوئے کہ اکثر علماء کے نزدیک حقوق طبع کی کوئی حیثیت نہیں ہے کیا ان کا یہ عمل جائز ہے؟ اور بر فرض عدم جواز، اگر کوئی ٹیپ کر لے تو اس پر

لازم ہے کہ وہ دوکاندار کو اطلاع دے یا ٹیپ شدہ مواد کا صاف کر دینا کافی ہے؟

ج: احوط یہ ہے کہ بغیر اجازت ٹیپ نہ کیا جائے لیکن اگر بغیر اذن کے ٹیپ کر لے تو محو کرنا کافی ہے اور دوکاندار کو اطلاع دینا ضروری نہیں ہے۔

غیر مسلمین کے ساتھ تجارت

س۲۶۵ آیا اسرائیل سے مال درآمد کرنا اور اس کی ترویج کرنا جائز ہے؟ اور اگر اضطراری طور پر اس کے واقع ہونے کو فرض کرلیں تو آیا مذکورہ مال کا خریدنا جائز ہے؟

ج: غاصب، اسلام اور مسلمین کی دشمن اسرائیلی حکومت سے ایسا کاروبار کرنا جو اس کے نفع میں ہو جائز نہیں ہے۔ اور کسی کے لئے بھی ان کے مال کو درآمد کرنا اور ترویج کرنا جائز نہیں ہے جس کے بنانے اور فروخت کرنے سے اسے فائدہ پہنچے، اور مسلمانوں کے لئے ان اشیاء کا خریدنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں اسلام اور مسلمانوں کے لئے ضرر ہے۔

س ۲۶۶ اس ملک کے تاجروں کے لئے جس نے اسرائیل سے بائیکاٹ کو ختم کردیا ہے اسرائیل سے مال درآمد اور اس کی ترویج کرنا جائز ہے؟

ج: ایسی اشیاء جن کے بنانے اور فروخت کرنے سے اسرائیلی ذلیل حکومت کو فائدہ ہو ان کا درآمد کرنا اور ترویج کرنا ممنوع ہے۔

س ۲۶۷ آیا مسلمانوں کے لئے ایسے اسلامی ملک سے جہاں اسرائیلی مصنوعات فروخت ہوتی ہیں اسرائیلی مصنوعات خریدنا جائز ہیں؟

ج: تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ ایسی مصنوعات کی خریداری سے پرہیز کریں جن کے بنانے اور خریدنے کا فائدہ اسلام اور مسلمین کے ساتھ برسرپیکار دشمن صیہونیوں کو پہنچے۔

س ۲۶۸ آیا اسلامی ممالک میں اسرائیل جانے کے دفاتر کھولنا جائز ہے؟ اور آیا مسلمانوں کے لئے ان دفاتر سے ٹکٹ خریدنا جائز ہے؟

ج: کیونکہ مذکورہ عمل میں اسلام اور مسلمانوں کا نقصان ہے لہذا جائز نہیں ہے اور کسی شخص کے لئے بھی جائز نہیں ہے کہ وہ ایسا کام کرے جو پست اسلام دشمن، محارب، حکومت اسرائیل سے بائیکاٹ کے خلاف ہو۔

س ۲۶۹ آیا ایسی یہودی، امریکی یا کینیڈین کمپنیوں سے ان کی مصنوعات خرید نا جائز ہے جن کے بارے میں یہ احتمال ہو کہ وہ اسرائیل کی مدد کرتی ہیں؟

ج: اگر ان کمپنیوں کی مصنوعات اور ان کی خرید و فروخت اسرائیل کی گھٹیا، غاصب اور اسلام و مسلمین مخالف حکومت کی مدد کے لئے استعمال ہوتیں ہیں تو کسی فرد کے لئے ان کا خرید نا اور استفادہ کرنا جائز نہیں ہے اور اگر ایسا نہیں تو جائز ہے۔

س ۲۷۰ اگر مسلمان ملک کے تاجر اسرائیل سے مال درآمد کریں تو آیا خردہ فروش کے لئے مذکورہ مال خرید نا اور فروخت کرنا اور ترویج کرنا جائز ہے؟

ج: کیونکہ اس میں بہت نقصانات ہیں لہذا جائز نہیں ہے۔

س ۲۷۱ اگر کسی اسلامی ملک میں اسرائیلی مصنوعات عام مارکیٹ میں ترویج پا چکی ہوں تو آیا مسلمان جبکہ ضرورت کی اشیاء کسی اور ملک کی بنی ہوئی اشیاء سے خرید سکتا ہے پھر بھی اس کے لیے اسرائیل کی بنی ہوئی مصنوعات خرید نا جائز ہے؟

ج: تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ ایسی اشیاء خریدنے اور استعمال سے اجتناب کریں کہ جس کے بنانے اور بیچنے کا فائدہ اسلام و مسلمین سے برسر پیکار

صہیونیت کو ہوتا ہو۔

س ۲۷۲ اگر اس بات کا علم ہو جائے کہ اسرائیلی مصنوعات کو ترکی یا قبرص کے ذریعے اصل محل ساخت کو تبدیل کرنے کے بعد دوبارہ برآمد کیا جاتا ہے تا کہ مسلمان خریدار کو دھوکا دیا جا سکے کہ مذکورہ مصنوعات اسرائیلی نہیں ہیں اس لئے کہ اگر مسلمان اس امر کو جان لے کہ یہ مصنوعات اسرائیلی ہیں تو انہیں نہیں خریدے گا ایسی صورت حال میں مسلمان کی کیا ذمہ داری ہے؟

ج: مسلمان کے لیے ایسی مصنوعات کا خریدنا ترویج کرنا اور استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

س ۲۷۳ امریکی مصنوعات کی خرید وفروخت کا کیا حکم ہے؟ آیا مغربی ممالک جیسے فرانس، برطانیہ سب کا حکم یہی ہے؟ آیا یہ حکم ایران کے لیے ہے یا تمام ممالک کے لیے؟

ج: اگر غیر اسلامی ممالک سے درآمد شدہ مصنوعات کی خریداری اور استفادہ سے کافر، استعمار گر، اسلام و مسلمین کی دشمن حکومت کو تقویت ہوتی ہے یا اس کی مالی امداد ہوئی ہے جس کے ذریعے وہ اسلامی ممالک پر حملہ کرتے ہوں تو مسلمانوں پر واجب ہے کہ ان کی مصنوعات کی خریداری اور استعمال سے اجتناب کریں۔ اور مذکورہ حکم تمام مصنوعات اور تمام کافر اور اسلام و مسلمین کی دشمن حکومتوں کے

لیے ہے اور مذکورہ حکم ایران کے مسلمانوں سے مخصوص نہیں ہے۔

س۴۷۲ ان لوگوں کی ذمہ داری کیا ہے جو ایسے کارخانوں اور دفاتر میں ہیں جن کا فائدہ کافر حکومتوں کو پہنچتا ہے اور یہ اسران کے استحکام کا سبب بنتا ہے؟

ج: جائز امور کے ذریعے کسب معاش کرنا بذات خود صحیح ہے اگرچہ اس کا فائدہ غیر اسلامی حکومت کو پہنچے۔ہاں اگر وہ حکومت مسلمانوں کے ساتھ حالت جنگ میں ہو اور مسلمانوں سے جنگ میں کام لیا جائے تو جائز نہیں ہے۔

ظالم حکومت میں کام کرنا

س۲۷۵ آیا غیر اسلامی حکومت میں کام کرنا جائز ہے؟

ج: یہ اس بات پر منحصر ہے کہ وہ عمل بذات خود جائز ہو۔

س۲۷۶ ایک شخص عربی ملک میں ٹریفک پولیس کے ادارے میں کام کرتا ہے ٹریفک کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کی فائل پر دستخط کرنے کا افسر ہے تاکہ انھیں قید خانے میں ڈال دیا جائے اگر وہ دستخط کر دے تو اس مخالفت کرنے والے شخص کو جیل میں ڈال دیا جائے گا آیا یہ نوکری صحیح ہے؟ اور اس کی تنخواہ کا کیا حکم ہے جو وہ مذکورہ کام کے عوض حکومت سے لیتا ہے؟

ج: معاشرتی قوانین اگرچہ غیر اسلامی حکومت کے ہوں ان کی رعایت کرنا ہر حال

میں واجب ہے، مذکورہ عمل کے عوض تنخواہ لینا حلال ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۲۷۷ امریکہ یا کینڈا کی شہریت لینے کے بعد آیا مسلمان وہاں کی فوج یا پولیس میں شامل ہو سکتا ہے؟ اور آیا حکومت کے دفاتر جیسے بلدیہ اور دوسرے دفاتر جو کہ حکومت کے تابع ہیں اُن میں نوکری کر سکتا ہے؟

ج: اگر فعل حرام، ترک واجب اور کسی گناہ کا سبب نہ ہو تو جائز ہے۔

س ۲۷۸ آیا ظالم حاکم کی طرف سے منصوب قاضی کی کوئی شرعی حیثیت ہے؟ تا کہ اس کی اطاعت کرنا واجب قرار پائے؟

ج: ایسے شخص کو جو جامع الشرائط نہیں ہے اور ایسے شخص کی طرف سے منصوب بھی نہیں ہے جسے قاضی نصب کرنا کا حق ہے قاضی بننے اور لوگوں کے درمیان قضاوت انجام دینے کا حق نہیں ہے۔ اور لوگوں کا اسکی جانب رجوع کرنا جائز نہیں لیکن حالت ضرورت میں صحیح ہے اور اسکا حکم بھی نافذ نہیں۔

لباس کے احکام

س۲۷۹ لباس شہرت کا معیار کیا ہے؟

ج: لباس شہرت ایسے لباس کو کہا جاتا ہے جو رنگت، سلائی، بوسیدگی یا اس جیسے دیگر اسباب کی وجہ سے پہنے والے کے لئے مناسب نہ ہو یعنی لوگوں کے سامنے پہننے سے لوگوں کی توجہ کا سبب بنے اور انگشت نمائی کا باعث ہو۔

س۲۸۰ اس آواز کا کیا حکم ہے جو چلنے کے دوران خاتون کے جوتے کے زمین سے ٹکرانے سے آتی ہے؟

ج: بذات خود جائز ہے ہاں اگر لوگوں کے لیے جالب نظر ہو اور موجب مفسدہ ہو تو جائز نہیں ہے۔

س۲۸۱ آیا لڑکی کے لئے گہرے نیلے رنگ کے کپڑے پہننا جائز ہے؟

ج: بذات خود جائز ہے ہاں اگر لوگوں کے لئے جالب نظر ہو اور موجب مفسدہ ہو تو جائز نہیں ہے۔

س۲۸۲ کیا خواتین کے لئے ایسا لباس پہننا جائز ہے جس سے بدن کا نشیب و فراز نمایاں ہو یا شادیوں میں ایسا باریک لباس پہننا جس سے بدن نمایاں ہو؟

ج: اگر نامحرم کی نظر سے محفوظ ہو اور کوئی مفسدہ کا باعث نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے ورنہ جائز نہیں ہے۔

س۲۸۳ آیا مومنہ خاتون کے لئے چمکدار کالے جوتے پہننا جائز ہے؟

ج: جوتوں کا کوئی بھی رنگ ہو یا کیسی بھی شکل ہو پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہاں اگر رنگ یا شکل نامحرم کی توجہ اور انگشت نمائی کا سبب بنے تو جائز نہیں ہے۔

س۲۸۴ آیا خاتون کے لئے اسکارف یا دوپٹہ، شلوار اور قمیص کے لئے فقط سیاہ رنگ اختیار کرنا واجب ہے؟

ج: شکل، رنگ اور طرز سلائی کے اعتبار سے کپڑوں کا وہی حکم ہے جو گزشتہ جواب میں جوتوں کے بارے میں گزر چکا ہے۔

س۲۸۵ آیا خاتون کے لئے جائز ہے کہ لباس اور پردے کے لئے ایسا کپڑا استعمال کرے جو لوگوں کی نظروں کو متوجہ کرنے کا سبب بنے یا جنسی خواہشات کو ابھارے مثلاً اس طرح چادر یا برقعہ پہنے جو لوگوں کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کرے یا کپڑے اور جوراب کا ایسا رنگ انتخاب کرے جو جنسی خواہشات کو ابھارنے کا سبب ہو؟

ج: جو چیز بھی رنگ، ڈیزائن یا پہننے کے انداز سے نامحرم کی توجہ جذب کرنے اور فساد و حرام میں مبتلاء ہونے کا سبب بنے حرام ہے۔

س۲۸۶ آیا عورت اور مرد کے جنس مخالف سے مشابہت کی نیت کے بغیر گھر کے اندر ایک دوسرے کی مخصوص اشیاء پہننا جائز ہے۔؟

ج: اگر اپنے لیے انہیں لباس قرار نہ دیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

س۲۸۷ آیا مردوں کا خواتین کے مخصوص پوشیدہ لباس کا فروخت کرنا جائز ہے؟

ج: بذات خود اس کام میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ نظر حرام اور معاشرتی اور اخلاقی برائیوں کا موجب نہ بنے۔

س۲۸۸ آیا باریک جورابیں بنانا۔ خریدنا اور فروخت کرنا شرعاً جائز ہے؟

ج: اگر فروخت کرنا اس قصد سے نہ ہو کہ خواتین انہیں نامحرم کے سامنے پہنیں تو

انکے خریدنے اور فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س۲۸۹ ایسے غیر شادی شدہ افراد جو شرعی قوانین اور اخلاقی آداب کا خیال رکھتے ہو کیا انکے لئے تجارتی مراکز میں خواتین کا لباس اور آرائش کا سامان فروخت کرنا جائز ہے؟ بعض سرکاری حکام غیر شادی شدہ ہونے کو بعض جگہوں پر ملازمت کے لئے مانع کیوں قرار دیتے ہیں؟

ج: کام کرنے کا جائز ہونا اور کسب حلال شرعاً کسی خاص صنف سے مخصوص نہیں ہے بلکہ ہر ایک انسان کے لئے جائز ہے جو شرعی قوانین اور اسلامی آداب کی رعایت کرتا ہو لیکن اگر تجارتی لائسنس دینے یا بعض اداروں میں بعض کاموں کے لئے خاص شرائط ہوں جو کہ مصلحت عامہ کو مدنظر رکھ کر بنائی گئی ہوں تو ان کی رعایت کرنا واجب ہے۔

س۲۹۰ مردوں کے لیے ہار یا لاکٹ پہننے کا کیا حکم ہے؟

ج: ہار اگر سونے کا ہو یا خواتین کے لیے مخصوص ہو تو مردوں کے لئے اسے پہننا جائز نہیں ہے۔

مغربی ثقافت کی پیروی

س۲۹۱ آیا ایسا لباس پہننا جس پر غیر ملکی مغربی ثقافت کی پیروی، کفار کے ساتھ مشابہت اور انکی ثقافت کی ترویج کے الفاظ اور تصاویر چھپی ہوئی ہوں جائز ہے؟ اور آیا مذکورہ لباس پہننا مغربی ثقافت کی ترویج کہلائے گا۔؟

ج: اگر معاشرتی برائیوں کا سبب نہ ہو تو بذات خود جائز ہے اور یہ کہ مذکورہ عمل اسلامی کلچر کی مخالف مغربی ثقافت کی ترویج شمار ہوتا ہے یا نہیں اسکی تشخیص رائے عامہ (عرف عام) کی ذمہ داری ہے۔

س۲۹۲ کچھ عرصے سے بیرونی ممالک سے لباس درآمد کر کے خریدنے اور پہننے کا رواج عام ہو گیا ہے اسے مد نظر رکھتے ہوئے مذکورہ عمل کا کیا حکم ہے؟ جبکہ اسلامی انقلاب پر مغربی ثقافت کے حملے میں اضافہ ہو گیا ہے؟

ج: غیر اسلامی ملک سے لباس درآمد کرنا انکا خریدنا، فروخت کرنا اور استعمال کرنا جائز ہے۔ ہاں اگر ان لباس کا پہننا اسلامی حیاء اور اخلاق کے خلاف ہو یا اسلام دشمن مغربی ثقافت کی اشاعت کا سبب ہو تو اس لباس کا خریدنا، فروخت کرنا اور پہننا جائز نہیں ہے اور اس سلسلے میں متعلقہ حکام سے رابطہ کرنا چاہیے تاکہ اسے روکا جاسکے۔

س۲۹۳ بال کاٹنے میں مغربی سٹائل کی تقلید کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: ایسی چیزوں کے حرام ہونے کا معیار یہ ہے کہ وہ عمل اعداء اسلام سے مشابہت اور ان کی ثقافت کی ترویج کا سبب ہو اور مذکورہ عمل اشخاص، زمانہ اور ملکوں کے اعتبار سے مختلف ہوسکتا ہے مغربی ہونا کوئی خصوصیت نہیں ہے۔

س۲۹۴ آیا اسکول کے اساتذہ کے لئے ایسے شاگردوں کے بال کاٹنا جائز ہیں جو مغربی طرز پر اپنے بال بناتے اور مزین کرتے ہیں جو کہ اسلامی آداب کے خلاف ہے جو کفار سے شباہت کا باعث ہے؟ اس فرض کے ساتھ کہ ہم نے انہیں جتنا بھی وعظ و نصیحت کی اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوا ہاں شاگرد اسکول میں اسلامی طرز کا خیال رکھتے ہیں لیکن جیسے ہی اسکول سے خارج ہوتے ہیں بالوں کا اسٹائل تبدیل کر لیتے ہیں؟

ج: اساتذہ کے لئے طلباء کے بال کاٹنا مناسب نہیں ہے بال کاٹنا خود طالب علم کی ذمہ داری ہے اور اگر اسکول کے اساتذہ طالب علم سے کوئی خلاف ادب اور اسلامی ثقافت کے منافی عمل دیکھیں تو پدرانہ وعظ و نصیحت انجام دینا ان کی ذمہ داری ہے اور اگر ضروری ہو تو مذکورہ مسئلہ میں ان کے سرپرست سے مدد لینی چاہیے البتہ تعلیمی ادارے کے قوانین کی پابندی ضروری ہے۔

س۲۹۵ امریکی لباس پہننے کا کیا حکم ہے؟

ج: استعماری ممالک کے بنے ہوئے لباس کے پہننے میں اس لئے کہ اعداء اسلام نے بنایا ہے کوئی حرج نہیں ہے ہاں اگر غیر اسلامی اور مخالف ثقافت یا ان کی معیشت کی تقویت کا سبب بنے جسے وہ اسلامی ممالک پر استعمار اور استثمار کے لئے استعمال کرتے ہیں یا اگر اسلامی حکومت کی معیشت کو ضرر پہنچانے کا سبب ہو تو مورد اشکال ہے بلکہ بعض موارد میں جائز نہیں ہے۔

س۲۹۶ آیا خواتین کا استقبالیہ رسومات میں شرکت کرنا اور پھول پیش کرنا جائز ہے؟ جسے وزارت خانے یا حکومت کے ادارے وغیرہ انجام دیتے ہیں؟ آیا خواتین کا نامحرم وفود کے استقبال اور انہیں پھول پیش کرنے کے لئے جبکہ اس وفد میں کوئی خاتون بھی نہ ہو یہ بہانا کرنا صحیح ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ اسلامی

معاشرے میں خواتین کے احترام اور آزادی کو غیر اسلامی ممالک کے سامنے پیش کریں؟

ج: نامحرم وفود کے استقبال کی رسومات میں خواتین کی شرکت کا کوئی بہانا صحیح نہیں ہے اور اگر مفاسد اور غیر اسلامی ثقافت کی ترویج کا سبب ہو جو کہ مسلمانوں کی دشمن ہے تو جائز نہیں ہے۔

س ۲۹۷ ٹائی لگانے اور گاؤن پہننے (۱) کا کیا حکم ہے اور بر فرض عدم جواز آیا مذکورہ حکم اسلامی جمہوریہ میں رہنے والوں سے مختص ہے یا دوسرے تمام ممالک میں رہنے والوں کیلئے بھی یہی حکم ہے؟

ج: ٹائی اور ٹائی جیسی اشیاء کا پہننا جائز نہیں ہے اگر غیر مسلمین کی ثقافت اور مخالف مغربی ثقافت کی ترویج کا سبب بنتی ہوں اور مذکورہ حکم اسلامی حکومت میں رہنے والوں سے مختص نہیں ہے۔

س ۲۹۸ ایسی تصاویر، کتب اور مجلات کا کیا حکم ہے جو صراحت کے ساتھ قبیح اور فحش امور پر مشتمل نہیں ہوتے لیکن اشارتاً نوجوانوں کے درمیان فاسد اور غیر اسلامی ماحول فراہم کرنے میں شریک ہیں؟

---

۱) لمبا جبہ جو پادری بدن کے علاوہ سر کو ڈھانپنے کے لیے مغرب میں پہنتے ہیں۔

ج: مذکورہ اشیاء کی ترویج کرنا، خریدنا اور فروخت کرنا جائز نہیں ہے جو جوانوں کے انحراف اور فاسد ہونے کا سبب ہو اور فاسد ثقافتی ماحول مہیا کرے لہذا ان سے اجتناب کرنا واجب ہے۔

س۲۹۹ ہمارے اسلامی معاشرے کے خلاف ثقافتی جنگ میں دور حاضر کی عورت کی کیا ذمہ داری ہے؟

ج: پردے کی پابندی اور ایسے ملبوسات سے اجتناب کرنا جو دشمنوں کی ثقافت کی پیروی کہلائے اہم واجبات میں سے ہے۔

س۳۰۰ عیسائیوں کی عید کی نسبت سے بعض مسلمان جشن مناتے ہیں اور عیسائیوں کی طرح درخت ولادت سجاتے ہیں جیسا کہ عیسائی کرتے ہیں آیا مذکورہ عمل میں کوئی اعتراض ہے؟

ج: حضرت عیسیٰؑ کی ولادت کا جشن منانے میں کوئی حرج نہیں۔

س۳۰۱ آیا ایسا لباس پہننا جائز ہے جس پر شراب کا نعرہ یا اس کی ایڈورٹائزمنٹ تحریر ہو؟

ج: جائز نہیں ہے۔

ہجرت کرنا اور سیاسی پناہ لینا

س۳۰۲ دوسرے ملکوں میں سیاسی پناہ لینے کا کیا حکم ہے؟ آیا سیاسی پناہ کے لئے جھوٹا قصہ گھڑنا جائز ہے؟

ج: غیر اسلامی حکومت میں سیاسی پناہ لینے میں بذات خود کوئی حرج نہیں مگر یہ کہ مفسدہ کا باعث ہو۔ لیکن جھوٹ اور جعلی قصوں سے کام لے کر سیاسی پناہ حاصل کرنا جائز نہیں ہے؟

س۳۰۳ آیا مسلمان کے لئے غیر اسلامی ملک کی طرف ہجرت کرنا جائز ہے؟

ج: اگر اس کے بے دین ہونے کا خوف نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے اور ہاں اپنے دین و مذہب کی حفاظت کے ساتھ اس پر اسلام اور مسلمین کا دفاع کرنا واجب

ہے اور بقدر امکان دین اور دین کے احکام کی ترویج کرنا واجب ہے۔

س ۳۰۴ آیا ایسی خواتین کا جو دارالکفر میں ایمان لائی ہوں اور معاشرتی اور خاندانی وجوہات کی بنا پر اسلام کے اظہار سے قاصر ہوں ان پر دارالاسلام کی طرف ہجرت کرنا ضروری ہے؟

ج: اگر اسلامی ممالک کی جانب ہجرت کرنے میں انکے لئے کوئی حرج ہو تو واجب نہیں ہے لیکن حتی المقدر نماز، روزہ اور دیگر واجبات کی پابندی کی جائے۔

س ۳۰۵ ایسے ملک میں رہنے کا کیا حکم ہے جہاں گناہ کے اسباب کثرت سے پائے جاتے ہوں مثلاً بے پردگی، فحش موسیقی کے کیسٹ کا سننا وغیرہ؟ اور ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے جو ابھی شرعاً بالغ ہوا ہو؟

ج: ایسے ممالک میں جہاں گناہ کے اسباب مہیا ہیں وہاں رہنا بذاتِ خود جائز ہے خصوصاً اگر وہاں رہنے کے لئے مجبور ہو لیکن اس پر شرعاً حرام امور سے اجتناب کرنا واجب ہے اور اسی طرح واجبات شرعیہ کو انجام دینے اور محرمات شرعیہ کو ترک کرنے میں بالغ اور دوسرے مکلفین میں کوئی فرق نہیں ہے۔

جاسوسی، چلغوری اور اسرار کا فاش کرنا

س۳۰۶ ہمیں مکتوب طور پر ایک شخص کی طرف سے حکومت کا مال غبن کرنے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں تحقیقات کے بعد بعض جرائم کا صحیح ہونا ثابت ہوگیا لیکن جب اس شخص سے تحقیقات کی گئیں تو اس نے جرائم سے انکار کردیا آیا ہمارے لئے ان معلومات کو کورٹ میں پیش کرنا جائز ہے؟ کیونکہ مذکورہ عمل اس کی عزت کو ختم کردے گا؟ اور برفرض کہ مذکورہ معلومات کو کورٹ میں پیش کرنا صحیح نہ ہو تو ایسے افراد کی کیا ذمہ داری ہے جو اس مسئلے سے مطلع ہیں؟

ج: بیت المال اور حکومت کے اموال کی حفاظت کرنیوالے افسر کو جب اطلاع ہو جائے کہ کسی نے حکومتی مال و دولت کا غبن کیا ہے تو اس شخص کی شرعی اور قانونی طور پر ذمہ داری ہے کہ اس کیس کو متعلقہ ادارے کے سامنے پیش کرے تا کہ حق ثابت ہو سکے اور مجرم کی آبرو کا خوف شرعی طور پر بیت المال کی حفاظت اور اثبات حق سے باز رکھنے کا جواز نہیں ہے مطلع افراد کو چاہیے کہ اپنی

معلومات متعلقہ حکام تک پہنچائیں تا کہ وہ تحقیق جرم ثابت ہونے پر مناسب اقدام کریں۔

س ۳۰۷ اخباروں اور دیگر مطبوعات میں آئے دن چوروں، دھوکا بازوں، اداروں کے اندر رشوت خودگروہوں، بے حیائی کا مظاہرہ کرنے والوں کی گرفتاری نیز فساد کے مراکز اور نائٹ کلبوں کی خبریں چھپتی رہتی ہیں کیا اس قسم کی خبریں چھاپنا اور منتشر کرنا ترویج فحشاء کے زمرے میں شمار ہوتا ہے؟

ج: صرف واقعات اور حوادث اخبار میں نشر کرنا اشاعت فحشا نہیں ہے۔

س ۳۰۸ کسی تعلیمی ادارہ کے طالب علموں کو آیا اس بات کی اجازت ہے کہ جن منکرات اور برائیوں کا مشاہدہ وہ تعلیمی ادارے میں کرتے ہیں انہیں تربیتی امور کے ذمہ دار افراد تک پہنچائیں تا کہ ان کی روک تھام کی جاسکے؟

ج: اگر جاسوسی اور غیبت نہ کہلائے اور مذکورہ مفاسد مشاہدہ پر مبنی ہوں تو اطلاع دینے میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ بعض اوقات واجب ہے جبکہ نہی از منکر کے مقدمات میں سے قرار پائے۔

س ۳۰۹ آیا بعض دفاتر کے افسروں کی خیانت اور ظلم کو لوگوں کے سامنے بیان کرنا جائز ہے؟

ج: مذکورہ مطلب کی صحت پر یقین کرنے کے بعد متعلقہ ادارے کے سامنے اظہار کرنے میں کوئی حرج نہیں تا کہ اس کے بارے میں تحقیق کے بعد اقدام کیا جائے بلکہ بعض اوقات واجب ہے اگر نہی از منکر کے مقدمات میں سے شمار کیا جائے۔ ہاں لوگوں کے سامنے اظہار کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے بلکہ اگر حکومت اسلامی کو ضعیف کرنے کا سبب بنے اور فتنہ اور فساد کا باعث ہو تو حرام ہے۔

س ۳۱۰ آیا مومنین کی جاسوسی اور ان کے بارے میں ظالم حکومت کو اطلاعات فراہم کرنا جائز ہے؟ بالخصوص اگر ان کے لئے ضرر اور تکلیف کا پیش خیمہ ثابت ہو؟

ج: مذکورہ عمل شرعاً حرام ہے اور ظالم کے سامنے مؤمنین کی چغلخوری اگر نقصان کا سبب بنے تو خبر دینے والا اس نقصان کا ضامن ہوگا۔

س ۳۱۱ کیا مومنین کے ذاتی و غیر ذاتی امور میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بہانے سے جاسوسی کرنا جائز ہے؟ جبکہ ان سے منکر کا انجام دینا اور معروف کا ترک کرنا مشہور ہو؟ اور ایسے لوگوں کا کیا حکم ہے جو لوگوں کے برے اعمال کی جاسوسی میں لگے رہتے ہیں جبکہ یہ کام ان کی ذمہ داری نہیں ہے؟

ج: اداروں میں مشغول ملازمین سے متعلق امور کی قانونی تحقیق و تفتیش سرکاری

ماموریں کے لئے قوانین اور ضوابط کی حدود میں رہتے ہوئے جائز ہے لیکن حدود و ضوابط کے علاوہ ان کے ذاتی اسرار کا پتا لگانا، تفتیش پر مقرر افراد کے لیے بھی جائز نہیں چہ جائیکہ دوسروں کے لیے جائز ہو۔

س ۳۱۲ کیا لوگوں کے سامنے اپنے ذاتی اسرار اور ذاتی پوشیدہ امور کو بیان کرنا جائز ہے؟

ج: دوسروں کے سامنے اپنے ان ذاتی اور خصوصی امور کو بیان کرنا جائز نہیں ہے جو دوسروں سے بھی مربوط ہوں یا انکے بیان کرنے سے کسی فساد کا خطرہ ہو۔

س ۳۱۳ نفسیاتی ماہرین علاج عام طور پر مریض کے ذاتی اور خاندانی امور کے بارے میں سوال کرتے ہیں تاکہ اس کے مرض کا سبب تلاش کریں اور اس کا علاج کیا جاسکے، آیا بیمار کے لئے جواب دینا جائز ہے؟

ج: اگر کسی تیسرے شخص کی غیبت یا اہانت نہ ہو اور کوئی مفسدہ بھی مترتب نہ ہوتا ہو تو جائز ہے۔

س ۳۱۴ سیکیورٹی کے بعض افراد کا خیال ہے کہ بعض مراکز اور پارٹیوں میں داخل ہونا چاہیے تاکہ فحشاء اور دہشت گردی کے مقامات کی نشاندہی ہو سکے۔ جیسا کہ تحقیق اور تجسس کا طریقہ ہے۔ مذکورہ عمل کا شرعا کیا حکم ہے؟

ج: متعلقہ افسر کی اجازت سے قانونی ضوابط کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ معصیت اور فعل حرام سے محفوظ رہ کر مذکورہ عمل انجام دینا بلا مانع ہے اور افسروں پر بھی لازم ہے کہ ایسے افراد پر کڑی نگاہ رکھیں جنہیں مذکورہ مراکز اور پارٹیوں میں داخل ہونے کے لئے انتخاب کیا جاتا ہے اور اچھی طرح انکے کام کی نظارت کریں۔

س ۳۱۵ بعض لوگ اسلامی جمہوریہ میں ہونے والے بعض منفی ظواھر کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں "خداوند عالم اسلامی جمہوریہ کو دشمنوں سے محفوظ رکھے" مذکورہ حکایت اور گفتگو کے سننے کا کیا حکم ہے؟

ج: کسی بھی ایسے کام کو انجام دینا جو کہ اسلامی جمہوریہ کے چہرے کو جو کہ کفر اور عالمی استکبار سے برسرپیکار ہے مسخ کرے اسلام اور مسلمین کے سود میں نہیں ہے بلکہ اعداء اسلام (خدا انکو رسوا کرے) کے حق میں ہے لہذا بلا شک اب ایسا عمل حرام ہے۔ لہذا ایسے شخص کی مذکورہ امر میں مدد کرنا اور اس کی بات سننا جائز نہیں ہے۔

سگریٹ نوشی اور نشہ آور اشیاء

س ۳۱۶ عمومی مقامات، حکومتی دفاتر میں سگریٹ نوشی کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر عمومی مقامات اور دفاتر کے داخلی قوانین کے خلاف ہو یا دوسروں کے لئے اذیت و آزار یا ضرر کا باعث ہو تو جائز نہیں ہے۔

س ۳۱۷ میرا بھائی نشہ آور اشیاء کے استعمال کا عادی ہے اور منشیات کا سمگلر بھی ہے آیا مجھ پر واجب ہے یا جائز ہے کہ اس کی اطلاع متعلقہ ادارے کو دے دوں تاکہ اسے اس عمل سے روکا جا سکے؟

ج: آپ پر نہی از منکر کے عنوان سے واجب ہے کہ اس کے نشہ کے ترک کرنے، اور نشہ آور اشیاء کے فروخت کرنے سے رک جانے میں اس کی مدد کریں اور

اگر متعلقہ ادارے کو اطلاع دینا مذکورہ امر میں معاون ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۳۱۸ آیا انفیہ (نسوار) کا ناک سے کھینچنا جائز ہے؟ اس کے عادی بننے کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر اس کے استعمال میں قابل اعتنا ضرر یا نقصان زیادہ ہو تو اس کا استعمال کرنا جائز نہیں ہے چہ جائیکہ اس کا عادی بن جائے۔

س ۳۱۹ آیا تنباکو کی خرید و فروخت اور استعمال جائز ہے؟

ج: تنباکو کی خرید و فروخت بذات خود جائز ہے۔ ہاں اگر اس کے استعمال میں قابل اعتناء ضرر ہو تو اس کا خریدنا اور استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

س ۳۲۰ آیا حشیش پاک ہے؟ آیا اس کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

ج: حشیش پاک ہے۔ لیکن اس کا استعمال شرعاً حرام ہے۔

س ۳۲۱ نشہ آور اشیاء جیسے حشیش، چرس، ہیروئن، مارفین، میری جوانا... کا کھانا، پینا کھینچنا، انجکشن لگانا، حقنہ کے ذریعے استعمال کرنے کا کیا حکم ہے؟ اور ان کی خرید و فروخت اور دوسرے امور مثلاً منتقل کرنا، محفوظ کرنا اور اسمگلنگ کا کیا حکم ہے۔

ج: نشہ آور اشیاء کا کسی بھی شکل میں استعمال قابل توجہ معاشرتی اور فردی مضرات کا حامل ہے لہذا اس کا استعمال حرام ہے اور اسی طرح اس کے ذریعے کسب معاش کرنا چاہے نقل وانتقال محفوظ کرنا وخرید وفروخت وغیرہ سے ہو حرام ہے۔

س۳۲۲ آیا نشہ آور اشیاء کے استعمال سے مرض کا علاج کرنا جائز ہے؟ اور برفرض جواز آیا مطلقاً جائز ہے یا علاج کے اس پر متوقف ہونے کی صورت میں جائز ہے؟

ج: اگر قابل اعتماد ڈاکٹر نے تجویز کیا ہو اور مرض کا علاج کسی طرح بھی اس کے استعمال پر متوقف ہو تو جائز ہے۔

س۳۲۳ خشخاش، بھنگ اور کوپی وغیرہ جن سے چرس، ہیروئن مارفین، حشیش اور کوکائن وغیرہ حاصل کی جاتی ہیں کی زراعت کرنے اور دیکھ بھال کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: اس قسم کی فصلوں کی کاشت اور نگہداری جو اسلامی جمہوریہ کے قانون کے خلاف ہو جائز نہیں ہے۔

س۳۲۴ نشہ آور اشیاء کے تیار کرنے کا کیا حکم ہے چاہے طبیعی خام مواد سے ہو مثلاً مارفین، ہیروئن، حشیش، میری جوانا وغیرہ یا مصنوعی مواد سے مثلاً L.S.D وغیرہ سے؟

ج: جائز نہیں ہے۔

س ۳۲۵ آیا ایسا تنبا پینا جائز ہے جس پر ایک قسم کی شراب چھڑکی گئی ہو؟ آیا اس کے دھوئیں کو سونگھنا جائز ہے؟

ج: اگر عرف عام کی نگاہ میں مذکورہ تنبا کو پینا شراب پینا نہ کہلائے یا نشہ آور نہ ہو اور قابل توجہ ضرر کا سبب نہ ہو تو جائز ہے۔ اگر چہ احوط ترک کرنا ہے۔

س ۳۲۶ آیا سگریٹ نوشی کا آغاز کرنا حرام ہے؟ آیا ایک ہفتہ یا اکثر مدت تک ترک کرنے کے بعد دوبارہ سگریٹ پینا حرام ہے؟

ج: سگریٹ نوشی پر پڑنے والے ضرر اور نقصان کے لحاظ سے حکم بھی مختلف ہوگا بطور عام اگر تنبا کو نوشی سے بدن کو قابل توجہ نقصان پہنچتا ہے تو جائز نہیں ہے اور اگر انسان کو معلوم ہو کہ تنبا کو نوشی شروع کرنے سے مذکورہ مرحلہ تک پہنچ جائے گا تو بھی جائز نہیں ہے۔

س ۳۲۷ ایسے مال کا کیا حکم ہے جس کا بعینہ حرام ہونا معلوم ہو مثلاً نشہ آور اشیاء کی تجارت سے حاصل شدہ مال؟ اور اگر اس کے مالک کو علم نہ ہو تو آیا یہ مال مجہول المالک کے حکم میں ہے؟ اور اگر مجہول المالک کے حکم میں ہو تو کیا حاکم شرعی یا اس کے وکیل عام کی اجازت سے اس میں تصرف کرنا جائز ہے؟

ج: عین مال کی حرمت کے علم کی صورت میں اگر مال کے مالک کو جانتے ہوں تو

مال کو اس کے مالک شرعی تک پہنچانا واجب ہے اگرچہ مالک کچھ لوگوں میں محدود ہو اور اگر مالک کا علم نہ ہو تو مالک شرعی کی طرف سے فقراء کو بعنوان صدقہ دینا واجب ہے اور اگر حرام مال حلال مال سے مل گیا ہو اور اس کی مقدار معلوم نہ ہو اور اس کا شرعی مالک معلوم ہو تو اس صورت میں اس مال مخلوط کا خمس نکالنا واجب ہے اور خمس کو ولی امر خمس کو دینا واجب ہے۔

داڑھی اور مونچھ

س۳۲۸ داڑھی کی وہ حد جس کا نہ کاٹنا واجب ہے کیا ہے؟ اور آیا دونوں طرف کے رخسار بھی اس مقدار میں شامل ہیں؟

ج: ریش کا معیار یہ ہے کہ عرفاً یہ کہا جائے کہ اس شخص نے داڑھی رکھی ہوئی ہے۔

س۳۲۹ طول اور عرض کے اعتبار سے ریش کے کیا حدود ہیں؟

ج: اس کے لئے کوئی حد معین نہیں ہے؟ بلکہ معیار یہ ہے کہ عرف عام کی نظر میں داڑھی کہلائے، ہاں ایک مٹھی سے زیادہ ہونا مکروہ ہے۔

س۳۳۰ مونچھ کو بڑھانے اور ریش کی اصلاح کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: بذات خود اس کام میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۳۳۱ بعض لوگ اپنی ٹھوڑی کے بال نہیں (فرنچ کٹ) کاٹتے اور اطراف کے بال کاٹ دیتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

ج: داڑھی کے بعض حصہ کے کاٹنے کا حکم خود داڑھی کاٹنے جیسا ہے۔

س ۳۳۲ کیا داڑھی کاٹنا موجب فسق ہے؟

ج: داڑھی کاٹنا علی الاحوط (۱۲) حرام ہے۔ اور مذکورہ عمل پر علی الاحوط احکام فسق جاری ہوتے ہیں۔

س ۳۳۳ مونچھوں کا کیا حکم ہے؟ کیا اس کا بہت لمبا کرنا جائز ہے؟

ج: مونچھیں کاٹنے یا لمبی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہاں مونچھ کا اتنا لمبا کرنا کہ کھانے اور پینے کے دوران طعام اور پانی سے مس ہو یہ مکروہ ہے۔

س ۳۳۴ بلیڈ یا مشین سے داڑھی کاٹنے کا کیا حکم ہے اگر انسان کا کا شغل مذکورہ عمل کا تقاضا کرتا ہو؟

ج: اگر اس کے عمل پر داڑھی کاٹنا صادق آتا ہو تو علی الاحوط حرام ہے۔ ہاں اس کا

مذکورہ شغل اسلامی معاشرے کی ضرورت ہو تو ضرورت کی مقدار تک کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۳۳۵ میں اسلامی جمہوریہ کی ایک کمپنی میں تعلقات عامہ کا افسر ہوں اور مجھے مہمانوں کے لئے شیو کے آلات خرید کر انہیں دینے ہوتے ہیں تاکہ وہ اپنی داڑھی کاٹ سکیں میری ذمہ داری کیا ہے؟

ج: داڑھی کاٹنے کے آلات کی خریداری اور دوسروں کو پیش کرنا علی الاحوط جائز نہیں لیکن اگر ضرورت پیش آجائے تو اشکال نہیں رکھتا۔

س ۳۳۶ اگر داڑھی رکھنا (معاشرے میں) اہانت کا باعث ہو تو داڑھی رکھنے کا کیا حکم ہے؟

ج: مسلمان کے لئے داڑھی رکھنے میں کوئی اہانت نہیں ہے اور علی الاحوط داڑھی کاٹنا حرام ہے۔ مگر یہ کہ اس کے رکھنے میں ضرر یا حرج ہو تو کاٹنا جائز ہے۔

س ۳۳۷ کیا اگر داڑھی رکھنا جائز مقاصد کے حصول میں رکاوٹ ہو تو داڑھی کاٹنا جائز ہے؟

ج: مکلفین پر حکم الٰہی کا انجام دینا واجب ہے مگر یہ کہ ضرر اور حرج کا سبب بنے تو

جائز ہے۔

س ۳۳۸ کیا شیونگ کریم کا خریدنا، فروخت کرنا اور بنانا جائز ہے؟ جس کا اصل استعمال شیونگ میں ہوتا ہے اگرچہ کبھی کبھی شیونگ کے علاوہ بھی استعمال کی جاتی ہے؟

ج: اگر مذکورہ کریم کا استعمال شیونگ کے علاوہ قابل توجہ حلال کاموں میں ہوتا ہوتو اس کا بنانا، خریدنا اور فروخت کرنا ان حلال امور کے لئے جائز ہے اور اگر اس کا خریدنا، فروخت کرنا اور بنانا حرام امور کے قصد سے ہو تو علی الاحوط حرام ہے۔

س ۳۳۹ داڑھی کاٹنے کے حرام ہونے سے مراد کیا لی گئی ہے؟ کیا کامل طور پر بال اگنے کے بعد کاٹنے کو داڑھی کاٹنا کہتے ہیں؟ یا چہرے پر اگے ہوئے بعض بال کاٹنے کو بھی داڑھی کاٹنا کہا جاتا ہے؟

ج: کلی طور پر جہاں داڑھی کاٹنے کا عنوان صادق آتا ہو وہ علی الاحوط حرام ہے۔ ہاں بعض بال کاٹنے پر داڑھی کاٹنا صادق نہیں آتا ہے۔

س ۳۴۰ کیا وہ اجرت جو نائی داڑھی کاٹنے کے عوض لیتا ہے حرام ہے؟ بر فرض حرمت اگر مال حلال سے مخلوط ہو جائے تو کیا اس کے لئے دو دفعہ خمس نکالنا واجب

ہے؟یا واجب نہیں ہے؟

ج: داڑھی کاٹنے کے عوض اجرت لینا علی الاحوط حرام ہے لیکن وہ مال جو حرام سے مخلوط ہو گیا ہے اگر حرام مال کی مقدار معلوم ہو اور اسکا مالک بھی معلوم ہو تو اس پر واجب ہے کہ مال کو اس کے مالک تک پہنچائے اور اسکی رضایت کو حاصل کرے اور اگر محدود اور منحصر افراد میں بھی مالک تک نہ پہنچا سکے تو اس کی طرف سے فقراء کو صدقہ دینا واجب ہے اور اگر مال کی مقدار کا علم نہ ہو لیکن مالک کو جانتا ہو تو جس طرح سے بھی ہو اس کی رضایت حاصل کرنا واجب ہے، اور اگر نہ مال کی مقدار کا علم ہو اور نہ ہی مالک کا تو اس صورت میں مال کا خمس نکالنا واجب ہے تا کہ اس کا مال پاک ہو جائے۔ اب اگر خمس نکالنے کے بعد مال مخلوط میں سے سالانہ اخراجات کے بعد کچھ مال بچ جائے تو اس پر سالانہ بچت کے عنوان سے خمس نکالنا بھی واجب ہے۔

س ۳۴۱ بعض اوقات لوگ میرے پاس شیونگ مشین کی مرمت کرانے آتے ہیں اور کیونکہ داڑھی کاٹنا شرعاً حرام ہے کیا میرے لئے مرمت کرنا جائز ہے؟

ج: مذکورہ آلہ کیونکہ داڑھی کاٹنے کے علاوہ بھی استعمال ہوتا ہے، لہذا اس کی مرمت کرنا اور اجرت لینا جائز ہے ہاں اگر داڑھی کاٹنے کے قصد سے مرمت کی جائے تو جائز نہیں ہے۔

س۳۴۲ کیا گالوں کے ابھرے ہوئے حصے سے دھاگے یا چمٹی کے ذریعے بال کاٹنا حرام ہے؟

ج: اس کے بال کاٹنا اگر بلیڈ کے ذریعے بھی ہو تو جائز ہے۔

محفل گناہ میں حاضر ہونا

س ۳۴۳ بعض اوقات اساتذہ یا غیر ملکی یونیورسٹی کی طرف سے اجتماعی دعوت کا اہتمام کیا جاتا ہے اور یہ بات پہلے سے معلوم ہے کہ ایسی محافل میں شراب ہوتی ہے۔ مذکورہ جشن میں شرکت کا ارادہ رکھنے والے یونیورسٹی کے طلباء کی شرعی ذمہ داری کیا ہے؟

ج: شراب نوشی کی محفل میں جانا جائز نہیں ہے۔ ان کی دعوت میں نہیں جانا چاہیے تا کہ انہیں معلوم ہو جائے کہ آپ لوگ مسلمان ہیں اور شراب نہیں پیتے اور نہ ہی شراب نوشی کی محفل میں شریک ہوتے ہیں۔

س ۳۴۴ شادی کے جشن میں شرکت کا کیا حکم ہے؟ جبکہ آج کل جشن شادی میں رقص کرنا معمول ہے آیا اس طرح کی شرکت پر اسی قوم کے فعل میں داخل ہونے

کاعنوان (الداخل فی عمل قوم فھو منھم) صادق آتا ہے ایسی صورت میں محفل کوترک کرنا واجب ہے؟ یا رقص اور دوسری رسومات میں اگر شریک نہ ہو تو شادی میں جانا صحیح ہے؟

ج: اگر مذکورہ محفل، لہوولعب اور گناہ کی محفل نہ کہلائے اور نہ ہی وہاں جانے میں کوئی مفسدہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر وہاں جانا اور بیٹھنا عرفاً ناجائز کاموں کی تائید کرنا شمار کیا جائے تو جائز نہیں ہے۔

س ۳۴۵ ۱۔ ایسی محافل میں شرکت کرنے کا کیا حکم ہے جہاں مرد اور خواتین جداگانہ طور پر رقص اور موسیقی بجائیں؟

۲۔ آیا ایسے جشن شادی میں شرکت کرنا جہاں رقص و موسیقی انجام دیا جائے جائز ہے؟

۳۔ آیا ایسی محافل میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا واجب ہے جہاں پر رقص ہو رہا ہو اور شرکاء میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی کوئی تاثیر بھی نہ ہو؟

۴۔ مرد اور خواتین کے ایک ساتھ ملکر رقص کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: کلی طور پر رقص اگر جنسی شہوت کو ابھارنے کا سبب ہو یا حرام عمل کے ہمراہ انجام پائے یا موجب عمل حرام ہو یا نامحرم مرد اور خواتین کے ساتھ ملکر انجام دیا جائے تو حرام ہے اور مذکورہ عمل کا انجام پانا شادی اور غیر شادی کی کسی محفل

کے اعتبار سے فرق نہیں کرتا اور اگر گناہ کی محفل میں شرکت کرنا عمل حرام کے ارتکاب کا سبب ہو جیسے مطرب موسیقی کا سننا جو کہ محفل فسق وفجور وعصیان سے مناسبت رکھتی ہو یا مذکورہ شرکت سے گناہ کی تائید ہوتی ہو تو جائز نہیں ہے۔ اور اگر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے میں احتمال تاثیر نہ ہو تو وجوب امر بالمعروف ونہی عن المنکر ساقط ہے۔

س ۳۴۶ اگر کوئی مرد شادی کی محفل میں داخل ہو اور اسی محفل میں ایسی عورت ہو جو پردہ نہیں کرتی اور مذکورہ شخص اس بات کا علم رکھتا ہے کہ مذکورہ خاتون پر نہی از منکر فائدہ مند نہیں تو کیا اس مرد پر محفل کو ترک کرنا واجب ہے؟

ج: محفل گناہ کو ترک کرنا اگر ان کے عمل پر اعتراض کے طور پر ہو اور نہی عن المنکر کا مصداق ہو تو واجب ہے۔

س ۳۴۷ آیا ایسی محافل میں شرکت کرنا جائز ہے جہاں فحش گانے کے کیسٹ سننا پڑیں؟ اور ایسی صورت کا کیا حکم ہے جس میں شک ہو کہ مذکورہ آواز غناء ہے یا نہیں جبکہ یہ بھی معلوم ہے کہ ہم انہیں مذکورہ کیسٹ بجانے سے نہیں روک سکتے؟

ج: غناء اور موسیقی کی محفل میں جانا جائز نہیں ہے ایسی موسیقی جو کہ مطرب لہوی اور

محفل فسق وفجور سے مناسبت رکھتی ہو جبکہ اس کا وہاں جانا استماع اور تائید کا موجب بھی ہو اگر موسیقی کی حرمت کے بارے میں شک ہو تو اس صورت میں سننے اور شرکت کرنے میں بذات خود کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۳۴۸ ایسی محفل میں شرکت کرنے کا کیا حکم ہے جہاں انسان بعض اوقات غیر مناسب کلام سنتا ہے؟ مثلاً علماء دین پر تہمت یا اسلامی جمہوریہ کے عہدے داروں یا مومنین پر بہتان وغیرہ؟

ج: صرف جانا اگر فعل حرام میں مبتلاء ہونے مثلاً استماع غیبت اور برے کام کی ترویج وتائید کا سبب نہ بنے تو بذات خود جائز ہے۔ ہاں نہی عن المنکر ہر حال میں واجب ہے۔

س ۳۴۹ بعض غیر اسلامی ممالک میں علمی نشستوں اور کانفرنسوں میں معمولاً مہمانوں کی ضیافت کے لئے شراب استعمال کی جاتی ہے۔ آیا ایسی کانفرنس اور نشست میں شرکت کرنا جائز ہے؟

ج: شراب نوشی کی محفل میں شرکت کرنا جائز نہیں ہے مگر یہ کہ شرکت کے لئے مجبور ہو اور اس صورت میں قدر ضرورت پر اکتفاء کرنا واجب ہے۔

تعویذ اور استخارہ

س ۳۵۰ آیا تعویذ لکھنے کے عوض پیسے دینا اور لینا جائز ہے؟

ج: ماثور و منقول تعویذ کی کتابت کے عوض پیسے دینے اور لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۳۵۱ ایسی دعاؤں کا کیا حکم ہے جن کے لکھنے والے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ دعائیں قدیم دعاؤں کی کتابوں سے لی گئی ہیں؟ آیا مذکورہ دعائیں شرعاً معتبر ہیں؟ اور ان سے استفادہ کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر مذکورہ دعائیں آئمہ علیہم السلام سے مروی ہوں یا ان کا مضمون صحیح ہے تو ان سے طلب برکت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اسی طرح مشکوک

دعاؤں سے اس امید کے ساتھ کہ آئمہ علیہم السلام کی طرف سے نقل ہوئی ہیں طلب برکت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س۳۵۲ آیا استخارے پر عمل کرنا واجب ہے؟

ج: استخارہ پر عمل کرنا شرعاً واجب نہیں ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ استخارے کی مخالفت نہ کی جائے۔

س۳۵۳ اس قول کی بناء پر کہ عمل خیر کے انجام دینے میں استخارے کی ضرورت نہیں ہے۔تو مذکورہ عمل کی کیفیت یا دوران عمل پیش آنے والی متوقع مشکلات کے بارے میں استخارہ کرنا جائز ہے؟ اور آیا استخارہ غیب کی معرفت کا ذریعہ ہے جسے اللہ تعالی کے علاوہ کوئی نہیں جانتا؟

ج: استخارہ مباح اعمال میں تردد اور حیرت دور کرنے کے لئے کیا جاتا ہے۔اب یہ تردد خود عمل میں ہو یا کیفیت عمل میں لہذا وہ اعمال نیک جن میں کوئی تردد نہیں ہے ان میں استخارے کی گنجائش نہیں ہے اور استخارہ کسی عمل اور شخص کے مستقبل کی معرفت کا ذریعہ نہیں ہے۔

س۳۵۴ آیا طلاق دینے اور نہ دینے کے لئے قرآن سے استخارہ کرنا صحیح ہے؟ اور اس صورت کا کیا حکم ہے جب کوئی شخص استخارہ کرے اور اس کے مطابق عمل نہ

کرے؟

ج: قرآن اور تسبیح سے استخارہ کرنا کسی خاص موضوع سے مختص نہیں ہے کسی بھی مباح کام میں استخارہ حیرت اور تردد کو دور کرنے کے لئے ہے جب انسان کسی امر کا فیصلہ نہ کرسکے لہذا اس صورت کے علاوہ استخارہ کرنے کی گنجائش نہیں ہے اور استخارے پر شرعاً عمل کرنا واجب نہیں ہے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ اس کی مخالفت نہ کرے۔

س۳۵۵ آیا تسبیح اور قرآن کے ذریعہ زندگی کے اہم مسائل میں استخارہ کرنا جائز ہے مثلاً شادی وغیرہ؟

ج: جس مسئلہ میں انسان کوئی فیصلہ کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ اس مسئلہ میں پہلے اچھی طرح غور وفکر کرے یا پھر تجربہ کار اور با اعتماد افراد سے مشورہ کرے اگر مذکورہ امور سے اسکی حیرت برطرف نہ ہو تو استخارہ کرسکتا ہے۔

س۳۵۶ ایک مسئلہ میں ایک سے زیادہ مرتبہ استخارہ کرنا صحیح ہے؟

ج: استخارہ کیونکہ تردد برطرف کرنے کے لئے ہے لہذا ایک بار تردد برطرف ہونے کے بعد دوبارہ استخارے کی ضرورت نہیں ہے ہاں اگر موضوع تبدیل ہوجائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۳۵۷ کبھی کبھی مساجد اور اہلبیت علیہم السلام کے مزاروں پر زیارت کی کتابوں میں بعض چیزیں لکھی ہوئی ملتی ہیں مثلاً امام رضا علیہ السلام کا معجزہ اور اس طریقے سے مذکورہ مکتوب کو لوگوں کے درمیان پھیلایا جاتا ہے اور اس کے آخر میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ جو بھی اسے پڑھے اتنی مرتبہ اسے تحریر کرے اور تقسیم کرے تو اس کی حاجت پوری ہو جائے گی؟ آیا یہ امر صحیح ہے؟ اور آیا پڑھنے والے پر لکھنے والے کے بیان شدہ امر پر عمل کرنا واجب ہے؟

ج: ایسی چیزوں کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے اور مذکورہ طریقے کے مطابق پڑھنے والے کے لئے عمل کرنا لازم نہیں ہے۔

دینی رسومات کا احیاء

عزاداری کی رسومات

س ۳۵۸ ملک کے مختلف علاقوں کی مساجد اور امام بارگاہوں خصوصاً دیہاتوں میں شبیہ (۱) خوانی کی رسومات انجام دی جاتی ہیں اس لئے کہ مذکورہ عمل قدیم رسومات میں سے ہے اور کبھی کبھی اس عمل کا لوگوں کے دل پر مثبت اثر بھی ہوتا ہے مذکورہ رسومات کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر شبیہ خوانی، جھوٹ، اباطیل اور مفسدہ پر مشتمل نہ ہو اور عصری تقاضوں کے لحاظ سے مذہب حق کے لئے بدنامی کا سبب نہ بنے تو جائز ہے اس کے باوجود بہتر یہ ہے کہ وعظ و نصیحت، مرثیہ خوانی اور ماتم حسینی کی مجالس برپا کی جائیں۔

---

۱) کسی خاص جگہ پر کربلاء کے واقعہ کو اسٹیج شو کے طور پر پیش کرنا یا جلوس کے دوران بعض واقعات کو اسٹیج شو کے طور پر پیش کرنا۔

س۳۵۹ مجالس اور جلوس کے دوران ڈھول، دف اور باجا بجانے کا کیا حکم ہے؟ اور ایسی زنجیر مارنے کا کیا حکم ہے جس میں چھریاں لگی ہوئی ہوں؟

ج: اگر مذکورہ زنجیریں مارنا لوگوں کی نظر میں مذہب کی بدنامی کا سبب بنے یا قابل توجہ بدنی ضرر کا باعث ہو تو جائز نہیں ہے۔ ہاں ڈھول، دف، اور باجا اگر متعارف طریقے سے بجایا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

س۳۶۰ ایام عزاء میں بعض مساجد میں متعدد عَلَم نکالے جاتے ہیں جو گراں بہا چیزوں سے بہت زیادہ مزین ہوتے ہیں (۱) جسے دیکھ کر دین دار لوگ کبھی کبھی سوال کرتے ہیں کہ اس کا فلسفہ کیا ہے اور بعض اوقات مسجد کے تبلیغی پروگراموں میں خلل بلکہ مسجد کے مقاصد سے تضاد کا سبب بنتی ہے مذکورہ عَلَم کے بارے میں حکم شرعی کیا ہے؟

ج: اگر امام حسین علیہ السلام کی مجالس عزا کے شعائر سے ٹکرائے، یا مذہب کی بدنامی کا باعث ہو یا اس کا مسجد میں رکھنا عرفاً مسجد کی شان کے خلاف ہو یا نمازیوں کے لئے باعث مزاحمت ہو تو اس میں اشکال ہے بلکہ بعض حالات میں جائز نہیں ہے۔

---

۱) ایک بھاری اور طولانی سی لکڑی یا لوہا افقی سطح کا جسے کندھوں پر عزاداری کے جلوس میں اٹھاتے ہیں اور اسے مختلف اشیاء سے زینت دیتے ہیں (البتہ پاکستان اور ہندوستان میں ایسی علامت نہیں پائی جاتی)۔

س۳۶۱ اگر کوئی شخص سید الشہداء کے لئے ''علَم'' کی نذر کرے تو آیا امام بارگاہ کی انتظامیہ اس کے قبول کرنے سے انکار کر سکتی ہے؟

ج: ناذر کا نذر کرنا امام بارگاہ کی انتظامیہ پر لازم نہیں کرتا کہ وہ ''علَم'' کو قبول کریں۔ لہذا اگر انکے پاس علَم رکھنے کی جگہ نہ ہو، تاکہ محفوظ رہے تو وہ اسے قبول کرنے سے انکار کر سکتے ہیں۔

س۳۶۲ سید الشہداء کی مجالس عزا کی رسومات میں ''علَم'' رکھنے یا جلوس میں لیکر چلنے کا کیا حکم ہے؟

ج: بذات خود جائز ہے لیکن مذکورہ امور کو جزءِ دین شمار نہ کیا جائے۔

س۳۶۳ اگر مجالس عزاء میں شرکت کرنے سے بعض واجبات ترک ہو جاتے ہوں مثلاً صبح کی نماز قضا ہو جاتی ہو تو آیا دوبارہ ایسی مجالس میں شرکت نہیں کرنا چاہیئے یا یہ کہ ان مجالس میں شرکت نہ کرنا اہل بیت علیہم السلام سے دوری کا سبب ہے؟

ج: واضح ہے کہ واجب نماز مجالس عزاء اہل بیت علیہم السلام میں شرکت کی فضیلت پر مقدم ہے اور ماتم حسینی میں شرکت کے بہانے نماز کا ترک کرنا جائز نہیں ہے لیکن اس طرح سے شرکت کی جا سکتی ہے کہ نماز سے مزاحمت پیدا نہ ہو۔

س۳۶۴ بعض دینی انجمنوں میں ایسے مصائب پڑھے جاتے ہیں جو کسی معتبر ''مقتل'' میں نہیں پائے جاتے۔ اور نہ ہی کسی عالم اور مرجع سے سنے گئے ہیں اور جب ان مصائب کے پڑھنے والوں سے ان کے ماخذ کے بارے میں سوال کیا جائے تو جواب دیتے ہیں کہ ''اہل بیت نے اس طرح ہمیں سمجھایا ہے یا اس طرح ہماری ہدایت کی ہے'' اور یہ کہ کربلا کا واقعہ فقط کتب مقاتل اور قول علماء میں نہیں پایا جاتا بلکہ ذاکر اور خطیب کے لئے بعض اوقات الہام اور مکاشفہ کے ذریعے امر واضح ہو جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ آیا اس طرح مذکورہ واقعات کا نقل کرنا صحیح ہے؟ اور صحیح نہیں ہے تو سننے والوں کی کیا ذمہ داری ہے؟

ج: مذکورہ طور پر بغیر کسی مستند روایت یا ثابت شدہ تاریخ کے ماخذ کے واقعات نقل کرنے کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے ہاں اگر بیان حال کے عنوان سے نقل کیا جائے اور اس کا جھوٹا ہونا معلوم نہ ہو تو نقل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور سامعین کی ذمہ داری نہی از منکر کرنا ہے اگر نہی از منکر کا موضوع اور شرائط موجود ہوں۔

س۳۶۵ امام بارگاہ کی عمارت سے کئی لاؤڈ اسپیکروں کے ذریعے قرآئت، قرآن، مجالس عزاء کی اتنی اونچی آواز آتی ہے کہ شہر کے باہر تک سنی جا سکتی ہے اور ہمسائیوں کا سکون ختم ہو جاتا ہے جبکہ امام بارگاہ کی انتظامیہ اور ذاکرین اس عمل پر اصرار کرتے ہیں، مذکورہ عمل کا کیا حکم ہے؟

ج: اگرچہ مجالس عزا و مذہبی پروگراموں کا انعقاد مستحبات مؤکد اور بہترین کاموں میں سے ہے لیکن مجالس عزاء برپا کرنے والوں پر واجب ہے کہ ہمسائیوں کی مزاحمت اور اذیت سے حتیٰ المقدور اجتناب کریں چاہے وہ لاوڈ اسپیکر کی آواز کم کرنے یا اسکا رخ امام بارگاہ کے اندر کی طرف تبدیل کرنے کے ذریعے ہو۔

س ۳۶۶ جلوس عزا کا محرم کی راتوں میں آدھی رات تک مستمر رہنے کا کیا حکم ہے؟ جبکہ ڈھول اور بانسری کا استعمال بھی کیا جاتا ہے؟

ج: سید الشہداء علیہ السلام اور آپ کے اصحاب علیہم اسلام کے جلوس نکالنا اور اس جیسے دینی مراسم میں شرکت کرنا مطلوب اور اچھا کام ہے بلکہ اللہ کی قربت حاصل کرنے کا عظیم ترین ذریعہ ہے لیکن ہر ایسے عمل سے پرہیز کرنا چاہیے جو کہ دوسروں کے لئے موجب اذیت ہو یا بذات خود حرام ہو۔

س ۳۶۷ عزاداری میں آلات موسیقی کا کیا حکم ہے؟ مثلاً آرگن (موسیقی کا آلہ ہے جو کہ پیانو سے شباہت رکھتا ہے) اور دف وغیرہ؟

ج: آلات موسیقی کا استعمال عزاداری سید الشہداء میں مناسب نہیں لیکن اس کے باوجود عزاداری کو اسی طرح انجام دینا چاہیے جیسے کہ قدیم زمانہ سے رائج ہے۔

س ۳۶۸ کچھ عرصے سے ایک چیز معروف ہوئی ہے کہ بدن کے گوشت میں سوراخ کر کے تالا لگاتے ہیں یا وزن کے بات معلق کرتے ہیں اور مذکورہ عمل کو عزاداری سید الشہداء علیہ السلام سمجھ کر انجام دیتے ہیں؟ کیا حکم ہے؟

ج: ایسے اعمال کی شرعا کوئی حیثیت نہیں ہے جو کہ لوگوں کی نظر میں مذہب کی توہین کا باعث ہوں۔

س ۳۶۹ آئمہ علیہم السلام کے مقدس روضوں پر بعض لوگ چہرے کے بل گرتے ہیں اور اپنا سینہ اور چہرہ رگڑتے ہیں اور چہرے پر خراش لگاتے ہیں یہاں تک کہ خون بہنے لگتا ہے اور پھر اس حالت میں آئمہ علیہم السلام کے حرم میں داخل ہوتے ہیں، مذکورہ عمل کا کیا حکم ہے؟

ج: مذکورہ اعمال کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے جو کہ آئمہ علیہم السلام کے لئے اظہار غم، عزاداری اور اظہار ولایت کا غیر متعارف طریقہ ہے، بلکہ اگر قابل توجہ بدنی ضرر یا لوگوں کی نظر میں مذہب کی توھین کا سبب ہو تو جائز نہیں ہے۔

س ۳۷۰ بعض علاقوں میں خواتین دستر خوان ابو الفضل علیہ السلام کے نام سے رسومات انجام دیتی ہیں تا کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی کا پروگرام انجام دیا جائے اور اس پروگرام میں شادی کے گانے گاتی ہیں اور تالی بجاتی ہیں اور پھر ناچنے لگ جاتی ہیں مذکورہ امور انجام دینے کا کیا حکم ہے؟

ج: مذکورہ محافل اور رسومات اگر جھوٹ اور باطل مفاہیم پر مبنی نہ ہوں اور مذہب کی توہین کا سبب بھی نہ ہوں تو جائز ہیں لیکن رقص اگر ایسی کیفیت کا ہو جو جنسی شہوت کو ابھارے یا فعل حرام کا سبب ہو تو جائز نہیں ہے۔

س ۳۷۱ مجالس امام حسین علیہ السلام کے عنوان سے جمع شدہ مال میں سے باقی ماندہ مال کہاں پر خرچ کرنا واجب ہے؟

ج: باقی ماندہ مال دینے والوں کی اجازت سے نیک اعمال میں خرچ کیا جا سکتا ہے یا آئندہ سال کی مجالس عزاء میں خرچ کرنے کے لئے محفوظ کیا جا سکتا ہے۔

س ۳۷۲ ایام محرم میں عطیات جمع کرنا اور اس کی کچھ مقدار قاری کو کچھ مقدار مرثیہ خوان اور کچھ مقدار خطیب کو دینا اور باقی ماندہ مال کو مجالس عزاء پر خرچ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج: اگر عطیات دینے والوں کی اجازت سے ہو تو جائز ہے۔

س ۳۷۳ آیا خواتین کے لئے پردے اور ایسے لباس کے ساتھ جو ان کے بدن کو مستور رکھے ماتمی جلوس میں شرکت کرنا جائز ہے؟

ج: عورتوں کے لئے دستوں میں شرکت کرنا مناسب نہیں ہے۔

س ۳۷۴ اگر ماتم آئمہ علیہم السلام میں قمہ زنی سے کوئی شخص مرجائے تو آیا مذکورہ عمل خود کشی کہلائے گا؟

ج: اگر عام طور پر اس سے موت واقع نہ ہوتی ہو تو خودکشی نہیں ہے۔ لیکن اگر ابتدائے عمل سے جان کا خوف ہو اور قمہ زنی سے موت واقع ہوجائے تو خودکشی کا حکم رکھتی ہے۔

س ۳۷۵ آیا خودکشی سے مرنے والے شخص کی مجلس فاتحہ میں شرکت کرنا جائز ہے؟ اور ان کی قبروں پر فاتحہ قرآئت کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: مذکورہ عمل بذات خود جائز ہے۔

س ۳۷۶ آئمہ علیہم السلام کی ولادت اور عید بعثت پر ایسے مرثیے اور قصیدے پڑھنے کا کیا حکم ہے جو سامعین کے لئے گریہ کا سبب ہوں؟ اور حاضرین پر پیسے نچھاور کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: دینی عیدوں کی محافل میں مراثی اور قصیدے پڑھنا جائز ہے اور اسی طرح مال نچھاور کرنا جائز ہے بلکہ اگر مومنین کے دلوں میں خوشحالی اور فرح وسرور کے اظہار کی خاطر ہو تو ثواب کا باعث ہے۔

س ۳۷۷ آیا خاتون کا مجالس عزاء سے خطاب کرنا جائز ہے جبکہ اسے علم ہو کہ نامحرم اس

کی آواز سنیں گے؟

ج: اگر لہوی کیفیت سے نہ ہو اور نہ ہی مردوں کے لئے اس کی آواز سے حرام میں مبتلاء ہونے کا خوف ہو تو مذکورہ عمل بذات خود جائز ہے۔

س ۳۷۸ عاشورا کے دن بعض رسومات انجام دی جاتی ہیں، مثلاً سر پر تلوار مارنا آگ پر چلنا جو کہ جانی اور بدنی ضرر کا سبب بنتی ہیں اور اس کے علاوہ دیگر مذاہب کے علماء اور پیروکاروں یا باقی دنیا کے عام افراد کے سامنے مذہب اثنا عشری کو بدنما کرتی ہیں اور کبھی کبھی مذہب کی توہین کا باعث بھی ہوتی ہیں۔ آپ کی نظر مبارک کیا ہے؟

ج: مذکورہ امور میں سے جو چیز انسان کے لئے موجب ضرر ہو یا دین اور مذہب کی توہین کا سبب بنے وہ حرام ہے اور مومنین کا اس سے اجتناب کرنا واجب ہے اور مذکورہ امور میں سے اکثر چیزیں مذہب اہل بیت کے لئے بدگوئی اور توہین کا باعث ہیں اور یہ ضرر عظیم اور بڑا خسارہ ہے اور یہ ایک واضح امر ہے۔

س ۳۷۹ کیا چھپ کر شمشیر زنی کرنا جائز ہے یا آپ کا فتوی عمومیت کا حامل ہے؟

ج: شمشیر زنی عرف عام میں اظہار غم اور حزن کا مظہر شمار نہیں کی جاتی، آئمہؑ اور ان کے بعد والے دور میں اس کا کوئی وجود نہیں تھا اور نہ ہی امام علیہ السلام کی طرف

سے مذکورہ عمل کی خاص یا عام طور پر تائید ملتی ہے۔ اس کے باوجود آج کل مذکورہ عمل مذہب کے لئے توہین اور بدنامی کا سبب بھی ہے لہذا کسی بھی حال میں جائز نہیں ہے۔

س ۳۸۰ جانی اور بدنی ضرر کے لئے شرعی طور پر کیا ضابطہ ہے؟

ج: ضابطہ وہ قابل توجہ ضرر ہے جو عقلاء کے نزدیک بحیثیت عقلاء معتبر ہے۔

س ۳۸۱ جسم پر زنجیر (بغیر چھریوں کے) مارنے کا کیا حکم ہے جیسا کہ بعض مسلمان انجام دیتے ہیں؟

ج: اگر متعارف طریقے سے اور اس طرح ہو کہ عرفی طور پر حزن وغم کے مظاہر میں سے شمار کیا جائے اور مذہب حق کی توہین کا سبب بھی نہ ہو تو جائز ہے وگرنہ جائز نہیں ہے۔

ایام عید اور ولادت

س۳۸۲ آیا یوم غدیر خم کے علاوہ صیغہ اخوت پڑھنا جائز ہے؟

ج: عقد اخوت کا غدیر خم کے مبارک دن کے ساتھ مختص ہونا معلوم نہیں ہے اگر چہ اسی دن پر اکتفا کرنا بہتر اور احوط ہے۔

س۳۸۳ آیا عقد اخوت کا مشہور صیغے کے مطابق جاری کرنا ضروری ہے؟ یا کسی زبان میں بھی ہو صحیح ہے؟

ج: روایات میں نقل شدہ صیغے کی رعایت کرنا اگر چہ بہتر ہے لیکن اس کا متعین ہونا یقینی نہیں ہے۔

س۳۸۴ عید نوروز کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟ آیا عید نوروز کا دوسری عیدوں جیسے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی طرح عید ہونا شرعاً ثابت ہے جن

عیدوں میں لوگ جشن مناتے ہیں؟ یا یہ کہ نوروز جمعہ اور دوسرے مبارک ایام وغیرہ کی طرح ایک مبارک دن ہے؟

ج: نوروز کے دینی عید ہونے کے بارے میں معتبر روایات وارد نہیں ہوئی ہیں اور نہ ہی بالخصوص شرعاً مبارک ایام میں سے قرار دیے جانے پر کوئی معتبر نص ہے ہاں مذکورہ روز جشن اور ملنے ملانے اور صلہ رحمی وغیرہ انجام دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۳۸۵ نوروز کی فضیلت اور اعمال کے بارے میں جو نقل ہوا ہے آیا وہ صحیح ہے؟ اور کیا ان اعمال کو بقصد استحباب انجام دینا صحیح ہے؟ مثلاً (نماز، دعا و...)۔

ج: استحباب کا قصد کرنا مورد تامل اور اشکال ہے ہاں قصد رجاء مطلوبیت سے انجام دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ذخیرہ اندوزی اور اسراف

س۳۸۶ کن چیزوں کی شرعاً ذخیرہ اندوزی کرنا حرام ہے؟ اور آیا آپ کی نظر میں ذخیرہ اندوزی کرنے والوں پر مالی تعزیر (مالی جرمانہ) کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج: جن اشیاء میں ذخیرہ اندوزی حرام ہے جیسا کہ روایات میں وارد ہوا ہے اور مشہور فقہا کی بھی یہی رائے ہے وہ غلات اربع (گندم، جو، خرما، کشمش) اور سمن وزیت (گھی اور تیل) ہیں جن کی ضرورت معاشرے میں مختلف طبقات کو ہوتی ہے۔ لیکن اسلامی حکومت مصلحت عامہ کے تحت لوگوں کی تمام ضروریات زندگی پر ذخیرہ اندوزی کو ممنوع قرار دے سکتی ہے، اور اگر حاکم شرع مناسب سمجھے تو ذخیرہ اندوزوں پر مالی تعزیرات لاگو کر سکتا ہے۔

س ۳۸۷ کہا جاتا ہے کہ ضرورت سے زیادہ بجلی استعمال کرنا اسراف کے زمرے میں شمار نہیں ہوتا کیا یہ بات درست ہے؟

ج: بلاشک ہر چیز کا ضرورت سے زیادہ استعمال اور خرچ کرنا حتی بجلی اور بلب کی روشنی اسراف شمار کیا جاتا ہے وہ قول جو صحیح ہے وہ یہ کہ رسول اللہ نے فرمایا "لاسرف فی خیر" کار خیر میں اسراف نہیں ہوتا۔

تجارت کے احکام

شرائط عقد Contract

س۳۹۸ کیا خرید و فروخت معاطاتی (۱۳) ایسے دوسرے تمام معاملات عقدی معاملہ کی طرح لازم (نافذ) ہیں؟

ج: لزوم (نفوذ) کے اعتبار سے عقدی اور معاطاتی معاملے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

س۳۹۹ اگر مکان اور زمین کا معاملہ (فروخت یا مصالحہ کے ذریعے) خاندان کے افراد کے درمیان عام وثیقہ پر انجام پائے جبکہ نہ اسے اسٹامپ پیپر پر لکھا گیا ہو اور نہ ہی کسی عالم دین نے صیغہ جاری کیا ہو۔ آیا اس جیسے معاملے کو قانونی اور شرعی اعتبار سے صحیح کہا جا سکتا ہے؟

ج: معاملہ شرعی طور پر انجام پانے کے بعد صحیح اور لازم ہے۔ اور قانونی تحریر کا نہ ہونا یا کسی عالم دین کا صیغہ جاری نہ کرنا معاملے کی صحت کے لئے مضر نہیں ہے۔

س ۴۰۰ ایک قانونی اسناد کی حامل جائیداد کو عام وثیقہ تحریر کے ذریعہ شرعاً خریدنا جائز ہے؟ جبکہ قانونی طور پر خریدار کے نام سند تحریر نہ کی گئی ہو۔

ج: بنیادی طور پر خرید و فروخت کے انجام پانے کے لئے سرکاری و قانونی سند اور رجسٹری کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ معیار یہ ہے کہ مالک، کے وکیل یا مالک کے سرپرست کی طرف سے خرید و فروخت کے ذریعہ شرعاً صحیح طور پر نقل و انتقال انجام پا جائے۔ اگرچہ اس خرید و فروخت کے بارے میں بالکل کوئی وثیقہ تحریر نہ کیا گیا ہو۔

س ۴۰۱ آیا خریدار اور فروخت کرنے والے کے درمیان ایک سادہ وثیقہ تحریر کرنا معاملہ انجام پانے کے لئے کافی ہے اور اسے معاملے کی سند قرار دیا جا سکتا ہے؟ اور آیا دونوں کا قصد فروخت کرنا اور فروخت کرنے والے کا بعد میں قانونی سند بنانے کا پابند ہونا اور خریدا ہوا مال خریدار کو تحویل دے دینا معاملہ صحیح ہونے کے لئے کافی ہے؟

ج: فقط قصدِ فروخت کرنا یا سادہ تحریر لکھنا معاملہ انجام پانے اور مال کے خریدار کی ملکیت میں جانے کے لئے کافی نہیں ہے اور جب تک معاملہ صحیح شرعی طریقے

سے انجام نہ پائے خریدار کے نام قانونی سند بنانا اور مالک کی جانب سے مال کی تحویل کا تقاضا ضروری نہیں ہے۔

س۳۰۲ اگر دو شخص خرید و فروخت کے بارے میں گفتگو کریں اور خریدار فروخت کرنے والے کو کچھ بیعانہ بھی دے دے اور ایک وثیقہ بھی تحریر کریں جس میں اس بات کا ذکر ہو کہ اگر کسی ایک نے معاملہ تمام کرنے سے انکار کر دیا تو دوسرا شخص اس کے اتنا (فلاں) مبلغ ادا کر دے گا۔ آیا فقط مذکورہ مکتوب کو سند فروخت سمجھا جائے گا یعنی دونوں کی گفتگو اور خرید و فروخت کا ارادہ کرنا معاملہ کے طے پانے اور اسکے آثار مترتب ہونے کے لئے کافی ہے تاکہ جب بھی معاملہ کو یقینی بنانے سے گریز کرے تو دوسرا اسے شرط پر عمل کرنے کا پابند بنا سکے؟

ج: فقط گفتگو و قصدِ فروخت کرنا اور وثیقہ تحریر کرنے کے ساتھ وعدہ کرنا معاملہ انجام پانے کے لئے کافی نہیں ہے اور مذکورہ شرط کی کوئی حیثیت نہیں ہے جب تک کہ شرط عقد اور معاملہ کے ضمن میں نہ ہو یا جب تک شرط پر موقوف عقد منعقد نہ ہو جائے اور جب تک معاملہ اور نقل و انتقال صحیح شرعی طریقے سے انجام نہ پائے دونوں کو ایک دوسرے پر گفتگو اور وعدے کی وجہ سے کوئی حق نہیں ہے۔

خریدار اور فروخت کرنے والے کی شرائط

س۴۰۳ اگر کسی شخص کو حکومت یا حاکم کے حکم سے اپنی زمین یا گھر کے سامان کو فروخت کرنے پر مجبور کیا جائے تو آیا ایسے شخص کے لئے جو یہ جانتا ہے کہ وہ فروخت کرنے پر مجبور ہے مذکورہ اشیاء خریدنا جائز ہے؟

ج: اگر زمین اور گھر کا سامان فروخت کرنے کیلئے مجبور کرنا برحق ہو اور مجبور کرنے والا شرعاً حق اجبار رکھتا ہو تو اس صورت میں دوسروں کے لئے مذکورہ اشیاء خریدنا جائز ہے۔ وگرنہ مذکورہ خریداری مالک کی اجازت پر موقوف ہوگی۔

س۴۰۴ زید نے عمر کو اپنا مال و اسباب فروخت کر دیا اور قیمت وصول کر لی۔ اس کے بعد عمر نے وہی سامان خالد کو فروخت کر دیا اور قیمت وصول کر کے اسے اپنی ضروریات میں خرچ کر لیا اس کے بعد زید اپنے مال میں ممنوع التصرف کر دیا گیا اور اس کے مال کو قرق کر دیا گیا۔ آیا مذکورہ حکم اس مال و اسباب پر بھی

جاری ہوگا جو اس نے ممنوع التصرف ہونے سے پہلے فروخت کردیا تھا؟ و بنا برایں اس کا فروخت کرنا باطل تھا؟

ج: اگر یہ ثابت ہو جائے کہ فروخت کرنے والا بیچنے کے وقت بحکم حاکم ممنوع التصرف تھا، یا مال ہاتھ میں ہونے کے باوجود وہ مال کا مالک نہیں تھا بلکہ حاکم مذکورہ مال کو قرق کرنے کا حقدار تھا تو اس صورت میں بعد میں قرقی کا حکم مذکورہ مال کے لئے بھی ہوگا۔ لہذا اس کی سابقہ فروخت باطل ہو جائے گی۔ مذکورہ صورت کے علاوہ اس کی سابقہ فروخت شرعاً صحیح ہے اور اس صورت میں بعد میں قرقی کا حکم سابقہ فروخت کو شامل نہیں ہوگا۔ لہذا قرقی کے حکم سے پہلے مال کا فروخت کرنا صحیح ہے۔

س ۴۰۵ معاشرتی تعلقات کی پیچیدگی اور لوگوں کے اقتصادی اور معاشرتی مسائل بعض اوقات انہیں ایسے معاملات انجام دینے پر مجبور کردیتے ہیں جو غیر عادلانہ، ظالمانہ یا کم از کم عرفاً قابل مذمت ہوتے ہیں۔ آیا مذکورہ اضطرار شرعی طور معاملات کے باطل ہونے کا سبب ہے یا نہیں؟

ج: فقہی لحاظ سے رضا اور دلی رغبت کے ساتھ جو معاملہ انجام دیا جائے اسکے صحیح و نافذ ہونے میں اضطرار مانع نہیں ہے اس صورت میں مذکورہ اضطرار معاملے کے صحیح اور نافذ ہونے کے لئے مضر نہیں ہے لیکن اخلاق اور انسانی لحاظ سے خریدار پر یہ فرض ہے کہ وہ مضطر کے حالات سے فائدہ نہ اٹھائے اور حکومت کا

بھی فرض ہے کہ ایسے قوانین وضع کرے جو عمومی طور پر اضطراری اسباب کا سد باب کرسکیں۔

بیعِ فضولی (۱۴)

س ۴۰۶ میں نے اپنے بھائی سے زرعی زمین کا کچھ حصہ بیع الشرط کے طور پر خریدا ہے لیکن بھائی صاحب نے مذکورہ زمین دوبارہ کسی اور شخص کو فروخت کر دی آیا دوسری بار فروخت کرنا صحیح ہے؟

ج: اگر پہلی مرتبہ معاملہ شرعاً صحیح طریقے سے انجام پا گیا تھا تو دوبارہ فروخت کرنے کا اسے حق نہیں ہے جب تک کہ وہ پہلے معاملے کو فسخ نہ کرے اور اگر مجدداً معاملہ انجام دیا گیا تو وہ پہلے خریدار کی اجازت پر متوقف ہوگا اور فضولی کہلائے گا۔

س ۴۰۷ رعایتی طور پر گھر بنانے والی ایک کمپنی کے اعضاء نے اپنے طور پر قیمت ادا کرکے زمین کا ایک ٹکڑا خریدا لیکن قانونی وثیقہ کمپنی کے نام تحریر کیا گیا۔ چند

روز قبل کمپنی کی نئی بننے والی کمیٹی کے اعضاء نے مزکورہ زمین سابقہ افراد کی اجازت کے بغیر اصلی قیمت سے کم قیمت پر فروخت کردی ہے آیا یہ معاملہ درست ہے؟

ج: اگر زمین بعض معین افراد نے اپنے مال سے اپنے لئے خریدی تھی تو ان کی ملکیت ہے اور کسی کا اس میں کوئی حق نہیں ہے کمپنی کی مینجمنٹ کمیٹی کا زمین کو فروخت کرنا فضولی ہے۔ ہاں اگر زمین کمپنی کے سرمایہ سے خریدی گئی تھی جو کہ ایک حقوقی شخصیت (۱۵) ہے اور کمپنی کے لئے خریدی گئی تھی۔ تو مذکورہ زمین کمپنی کی ملکیت ہے اور اس صورت میں کمیٹی کمپنی کے قوانین کے مطابق اس میں تصرف کرسکتی ہے۔

س ۴۰۸ ایک شخص نے سفر کے دوران اپنے بھائی کو خود اسکے اپنے اوپر یا کسی اور شخص پر گھر فروخت کرنے کے لئے اپنا قانونی وکیل بنایا لیکن سفر سے واپسی پر اس نے گھر فروخت کرنے کا ارادہ ترک کردیا اور خود جا کر اس کی اطلاع زبانی طور پر اپنے بھائی کو دی۔ لیکن اس کے بھائی نے اس قانونی وکالت سے استفادہ کرتے ہوئے گھر کو اپنے نام کروالیا اور موکل کو قیمت دیئے بغیر اور گھر کو تحویل میں لیے بغیر قانونی وثیقہ اپنے نام تحریر کرلیا۔ آیا مذکورہ معاملہ صحیح ہے؟

ج: اگر ثابت ہو جائے کہ وکیل نے معزول ہونے کی اطلاع کے بعد اگر چہ یہ

اطلاع شخصی طور پر خود موکل نے دی ہو گھر اپنے لئے فروخت کیا ہے تو مذکورہ معاملہ فضولی ہے اور موکل کی اجازت پر متوقف ہے۔

س ۴۰۹ اگر مالک نے اپنا مال کسی کو فروخت کر دیا اور پھر اسی چیز کو ایک دوسرے شخص کو فروخت کر دیا جبکہ اسے پہلا معاملہ فسخ (۱۶) کرنے کا حق نہیں تھا۔ آیا فروخت صحیح ہے؟ اور اگر مذکورہ مال مالک کے پاس ہو تو دوسرے خریدار کو فروخت کی بناء پر مالک سے مال کا مطالبہ کرنا صحیح ہے؟

ج: مال کو فروختِ اول کے بعد دوبارہ خریدار اول کی اجازت کے بغیر فروخت کرنا فضولی ہے اور خریدارِ اول کی اجازت پر متوقف ہے پہلے خریدار کے لئے جائز ہے کہ وہ مذکورہ مال کو جہاں بھی ملے اٹھا لے جب تک کہ اس نے دوسرے معاملے سے اظہار رضایت نہ کیا ہو اور دوسرے خریدار کو مالک سے مال کے مطالبہ کا حق نہیں ہے۔

س ۴۱۰ ایک شخص نے دوسرے کے مال سے کچھ جائیداد خریدی ہے آیا مذکورہ جائیداد صاحب مال کی ملکیت ہے یا خریدار کی؟

ج: اگر جائیداد دوسرے شخص کے عین مال سے خریدی گئی ہے اور صاحب مال نے معاملہ کی اجازت بھی دے دی ہو تو یہ معاملہ خود اسی کی جانب سے انجام پائے

گا خریدار کا اس میں کسی قسم کا حق نہیں ہوگا اور اگر صاحب مال اجازت نہ دے تو مذکورہ معاملہ باطل ہے۔ ہاں اگر خریدار نے زمین اپنے لئے اور اپنے ذمہ پر خریدی ہو اور پھر دوسرے شخص کے مال سے قیمت ادا کی ہو تو اس صورت میں زمین خریدار کی ہوگی۔ لیکن خریدار فروخت کرنے والے کا مقروض ہے اور صاحب مال کے مال کا ضامن بھی ہے جو کہ اس نے فروخت کرنے والے کو ادا کیا ہے فروخت کرنے والے پر واجب ہے۔ غصب شدہ قیمت جو اس نے وصول کی ہے اسے اصل مالک تک پہنچائے۔

س ۴۱۱ اگر کوئی شخص دوسرے کا مال فضولتاً فروخت کر دے اور حاصل شدہ قیمت کو اپنی ضروریات میں استعمال کرلے پھر ایک طویل مدت کے بعد صاحب مال کو اسکے بدلے میں مال دینا چاہتا ہے۔ آیا اس پر وہی رقم دینا واجب ہے جو اس نے مال فروخت پر حاصل کی تھی؟ یا اس وقت کی قیمت ادا کرنا ہے؟ یا معاوضہ دینے کے وقت کی قیمت ادا کرنا ہوگی؟

ج: اگر مالک معاملہ کی اجازت کے بعد قیمت وصول کرنے کی اجازت بھی دے دے تو فضولی پر وصول شدہ قیمت مالک کو ادا کرنا واجب ہے اگر مالک معاملہ کی اجازت نہ دے تو فضولی کو مع الامکان عین مال کا مالک کو واپس کرنا واجب ہے۔ اور اگر عین مال واپس کرنا ممکن نہ ہو تو عوض کے طور پر اسکی مثل یا قیمت ادا

کرے گا اور احوط یہ ہے کہ روز فروخت اور روز ادا کی قیمت پر مالک سے مصالحہ کرے (۱۷)۔

اولیاء تصرّف

س ۴۱۲ اگر والد اپنے چھوٹے بچوں کے لئے کوئی جائیداد خریدے اور صیغہ شرعی کو جاری کرے تو آیا والد کا بعنوان سرپرست قبضہ لینا معاملہ صحیح ہونے کے لئے کافی ہے؟

ج: صحیح طریقے سے خریداری تمام ہونے کے بعد والد کی طرف سے بعنوان سرپرست قبضہ لینا بچوں کے لئے معاملہ کے انجام پانے اور اسکے کے آثار مرتب ہونے کے لئے کافی ہے۔

س ۴۱۳ میرے سرپرست نے میرے بچپن میں میری زمین فروخت کردی اور خریدار سے بیعانہ لے لیا مجھے نہیں معلوم کہ ان کے مابین معاملہ تمام ہو گیا تھا یا نہیں۔

ہاں زمین خریدار کے قبضے میں ہے اور وہ اس میں تصرف کرتا ہے۔ آیا مذکورہ معاملہ صحیح ہے اور مجھ پر نافذ ہے یا مالک اصلی ہونے کے عنوان سے مجھے زمین واپس لینے کا حق ہے؟

ج: اگر ثابت ہو جائے کہ اس وقت ولی نے بعنوان سرپرست زمین فروخت کی تھی تو معاملہ شرعاً صحیح ہے اور آپ کے لئے حال حاضر میں زمین واپس لینا جائز نہیں ہے۔ جب تک برحق طور پر معاملے کا فسخ کرنا ثابت نہ ہو جائے۔

س ۴۱۴ اگر میت کے ارث میں سے کچھ نقد مال بچ جائے اور (سرپرست) قیم (۱۸) مال اپنے پاس رکھ لے اور اس مال سے کوئی کام انجام نہ دے تو آیا قیم کو بینک کا 13% منافع یا بازار اور عرف عام کے مطابق منافع بچوں کو ادا کرنا چاہئے؟ اور اگر قیم مذکورہ مال سے تجارت کرے اور منافع بھی حاصل ہو لیکن منافع کی مقدار معلوم نہ ہو تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

ج: قیم فرضی منافع کا ضامن نہیں ہے۔ ہاں اگر بچوں کے مال سے تجارت کرے تو تمام منافع بچوں کے لیے ہے اور قیم (سرپرست) فقط اس صورت میں اجرت مثل کا حقدار ہے جب شرعاً بچوں کے مال سے تجارت کرنے کا حق رکھتا ہو۔

س ۴۱۵ آیا کسی زندہ شخص کی طرف سے جو کہ ممنوع التصرف نہیں ہے اس کے داماد یا بچوں کا اس کی املاک و اموال فروخت کرنا جائز ہے؟ جبکہ وہ اجازت اور

وکالت کے حامل بھی نہ ہوں؟

ج: مالِ غیر کو بغیر اجازت کے فروخت کرنا فضولی ہے اور مالک کی اجازت پر موقوف ہے۔ اگرچہ فروخت کرنے والا اس کا داماد اور اولاد ہی کیوں نہ ہوں۔ لہذا جب تک مالک کی اجازت حاصل نہ ہو خرید و فروخت موثر نہیں ہوگی۔

س ۴۱۶ ایک شخص کا دماغ کام کرنا چھوڑ گیا اور وہ حواس کھو بیٹھا۔ اس حالت میں اس کی اولاد کا اس کے مال میں تصرف کرنے کا کیا حکم ہے؟ اور اسی طرح ایک فرزند کا دوسری اولاد اور حاکم شرعی کی اجازت کے بغیر مال میں تصرف کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر اختلال حواس اس درجے کا ہو کہ عرف کے نزدیک مجنون کہلائے تو اس صورت میں حاکم شرعی کو ولایت حاصل ہے اور کسی کا بھی یعنی اس کی اولاد کا حاکم شرعی کے اذن کے بغیر مال میں تصرف کرنا جائز نہیں ہے اور اگر اجازت سے قبل تصرف کیا تو غاصب ہے اور موجب ضمان ہے اور خرید و فروخت کے معاملات فضولی ہیں جو اجازت پر متوقف ہیں۔

س ۴۱۷ ایک شخص نے شہید کی بیوہ سے شادی کی ہے اور اس کے یتیموں کی تربیت کا کفیل ہے آیا اس کے لئے یا اس کی اولاد یا شہید کی بیوہ کے لئے ان اشیاء سے استفادہ کرنا جائز ہے جنہیں شہید فاونڈیشن کے شہید کی اولاد کو عطا کردہ

مال سے خریدا گیا ہے؟ اور اسی طرح شہید فاؤنڈیشن کی طرف سے مقرر کردہ ماہانہ اور (شہید کی اولاد کے لئے) دیئے گئے سامان اور مالی امداد کو کیسے استعمال کیا جائے؟ آیا ان اشیاء کو الگ رکھا جائے اور فقط شہید کی اولاد پر خرچ کیا جائے؟

ج: وہ اموال جو شہید کے بچوں کے اخراجات کے لئے ہوں یا انکی مصلحت کی خاطر دوسروں کے استعمال کے لئے ہوں ان میں تصرّف کے لئے بچوں کے شرعی ولی سے اجازت لینا ضروری ہے۔

س ۴۱۸ ان اشیاء کا کیا حکم ہے جنہیں شہید کے دوست شہید کی اولاد کے لئے تحفے کے طور پر لاتے ہیں؟ آیا مذکورہ اشیاء شہید کے چھوٹے بچوں کے مال کا حصہ قرار پائیں گی؟

ج: اگر تحائف شہید کی اولاد کے لئے ہوں تو ان کے شرعی سرپرست کے قبول کرنے کے بعد ان کا مال کہلائیں گے اور ان میں تصرف کے لئے ان کے ولی شرعی سے اجازت لینا ضروری ہے۔

س ۴۱۹ میرے والد ایک تجارتی دکان کے مالک تھے ان کی وفات کے بعد ہمارے چچا نے اس پر قبضہ کرلیا اور ہمیں کرایہ کے عنوان سے ماہانہ ایک معین رقم دینے لگے۔ کچھ مدت بعد میری والدہ (قیمہ) نے کچھ رقم ایک چچا سے قرض لی تو

انہوں نے ماہانہ رقم ادا کرنے کی بجائے قرض کے بدلے شمار کرنا شروع کر دی۔ اس کے بعد انہوں نے مذکورہ دکان کو، (''مال اطفال کا بلوغ تک محفوظ رکھنا'' کے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے) میری والدہ سے خرید لیا اور مذکورہ خرید و فروخت قانونی طور پر گذشتہ حکومت (شاہی حکومت) کے دور میں بعض حکومتی افراد کے ذریعے انجام پائی۔ حال حاضر میں (بعد از انقلاب) ہماری کیا ذمہ داری ہے؟ آیا گذشتہ تصرفات اور خرید و فروخت صحیح ہیں؟ یا ہمیں شرعاً معاملہ کو فسخ کرنے کا حق ہے اور آیا وقت گذرنے سے حق طفل ساقط ہو جاتا ہے۔

ج: دکان کا کرایہ پر دینا اور کرایہ کی رقم کو قرض کے بدلے لے لینا صحیح ہے اور اسی طرح دکان کا فروخت کرنا صحیح ہے۔ ہاں اگر شرعی اور قانونی طریقے سے ثابت ہو جائے کہ بچوں کا حصہ فروخت کرنا اس وقت بچوں کے لئے مصلحت آمیز نہیں تھا یا بچوں کا قیم فروخت کرنے کا حق نہیں رکھتا تھا اور یہ کہ بچوں نے بھی مذکورہ معاملے کو بلوغ کے بعد صحیح شمار نہیں کیا تو اس فرض پر کہ معاملے کا باطل ہونا ثابت ہو جائے تو وقت کا گزرنا بچوں کے حق کو ساقط نہیں کرتا۔

س ۴۴۰ میرا شوہر ایک ٹریفک کے حادثہ میں انتقال کر گیا۔ گاڑی کا ڈرائیور شوہر کا دوست تھا۔ اس حادثہ کے بعد میں بچوں کی قانونی اور شرعی قیم بن گئی۔

(ا) آیا مجھ پر ڈرائیور سے دیت کا مطالبہ کرنا واجب ہے؟ یا اس سے

انشورنس کی رقم مطالبہ کرنا میرے لئے واجب ہے؟

(ii) آیا میرے لئے بچوں کے والد کی مجالس عزاء میں بچوں کا مال خرچ کرنا جائز ہے؟

(iii) آیا میرے لئے بچوں کے حق الدیہ سے دستبردار ہونا جائز ہے؟

(iv) اور اگر میں بچوں کے حق سے دست بردار ہوگئی اور وہ بالغ ہونے کے بعد مذکورہ عمل سے راضی نہ ہوئے تو آیا میں دیت کی ضامن ہوں؟

ج: (i) اگر ڈرائیور یا کوئی اور شخص شرعاً دیت کا ضامن ہو تو بچوں کی سرپرست ہونے کے اعتبار سے بچوں کا شرعی حق محفوظ کرنے کیلئے دیت کا مطالبہ کرنا لازم ہے۔ اور اسی طرح اگر قانونی طور پر انشورنس کی رقم بچوں کے لئے ہے تو اس کا مطالبہ بھی لازم ہے۔

(ii) بچوں کے والد کی مجالس ترحیم میں بچوں کا مال ارث خرچ کرنا جائز نہیں ہے۔ اگرچہ مذکورہ مال والد ہی سے منتقل ہوا ہو۔

(iii)، (iv) بچوں کے حق سے تمہارا دستبردار ہونا کیوں کہ ان کی مصلحت کے خلاف ہے جائز نہیں اور وہ بالغ ہونے کے بعد دیت کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔

س ۴۲۱ میرے شوہر کا انتقال ہوگیا ہے اور ہمارے چھوٹے بچے ہیں عدالت کے فیصلے کے مطابق ان کا دادا ان کا ولی اور قیم بن گیا۔ اب اگر ایک بچہ بالغ ہو جائے تو آیا وہ باقی بھائیوں کا سرپرست بن جائے گا؟ اور اگر ایسا نہ ہو تو آیا

میں حق رکھتی ہوں کہ اولاد کی سرپرست بن جاؤں؟ اور یہ کہ ان کا دادا عدالت کے فیصلے کے مطابق ارث کا چھٹا حصہ لینا چاہتا ہے حکم شرعی کیا ہے؟

ج: بچوں کے بالغ ہونے تک عدالتی فیصلے کے بغیر بھی ولایت اور سرپرستی کا حق دادا کو ہے لیکن اس کا بچوں کے مال میں تصرف کرنا بچوں کی مصلحت اور فائدہ میں ہونا چاہئے۔ لہذا اگر دادا بچوں کی مصلحت کے برخلاف کوئی کام انجام دے تو عدالت کی طرف رجوع کر سکتے ہیں اور وہ بچہ جو رشید اور بالغ ہو جائے گا دادا کی سرپرستی اور ولایت سے خارج ہو جائے گا اور خود اپنے نفس کا مالک قرار پائے گا۔ ہاں والدہ اور بالغ ہونے والے بچے کو دوسرے بچوں پر حق ولایت نہیں ہے اور کیونکہ میت کے مال میں سے دادا کا چھٹا حصہ ہے لہذا اس کے لئے چھٹا حصہ لینا بلا مانع ہے۔

س ۴۲۲ ایک شادی شدہ خاتون قتل ہوگئی اس کے تین بچے ماں، باپ اور شوہر بقید حیات ہیں۔ عدالت نے شوہر کے بھائی کو خاتون کا قاتل قرار دیا اور مقتول کے اولیاء کو دیت دینے کا حکم دیا۔ لیکن بچوں کا والد جو کہ ان کا ولی شرعی ہے یہ خیال کرتا ہے کہ اس کا بھائی قاتل نہیں ہے لہذا وہ اولاد اور اپنے لئے دیت لینے سے انکار کر رہا ہے آیا ایسا کرنا اس کے لئے جائز ہے؟

(ii) آیا بچوں کے باپ اور دادا کے ہوتے ہوئے کسی اور کو اس مسئلہ میں مداخلت کا حق ہے؟ اور یہ وہ کہ مقتولہ کی اولاد کے لئے ان کے چچا سے دیت

پر اصرار کرے؟

ج: اگر بچوں کے والد کو یقین ہے کہ اس کا بھائی جس پر قتل کا الزام ہے اس کی زوجہ کا قاتل نہیں ہے اور دیت ادا کرنے کا حقیقی مقروض وہ نہیں ہے تو اس کے لئے دیت کا مطالبہ کرنا اور بچوں کے لئے دیت لینا جائز نہیں ہے۔

دادا اور باپ کے ہوتے ہوئے جنہیں بچوں پر ولایت حاصل ہے کسی اور کو ان کے امور میں مداخلت کا حق نہیں ہے۔

س ۴۲۳ اگر مقتول کے فقط چھوٹے بچے ہوں اور حاکم شرعی کی طرف سے منصوب شدہ سرپرست مقتول کے خون کے ورثاء میں سے نہیں تھا۔ آیا مذکورہ شخص کے لئے قاتل کو معاف کرنا یا قصاص کو دیت میں تبدیل کرنا جائز ہے؟

ج: اگر شرعی ولی کی جانب سے منصوب شدہ قیم کو اختیارات واگذار کر دیئے گئے ہوں تو وہ بچوں کے فائدے اور نقصان کی رعایت کرتے ہوئے قاتل کو معاف یا قصاص کو دیت میں تبدیل کر دے۔

س ۴۲۴ چھوٹے بچے کی کچھ رقم بینک میں ہے۔ بچہ کا سرپرست مذکورہ مال میں سے کچھ رقم بچے کی طرف سے تجارت کرنے کیلئے لینا چاہتا ہے تا کہ بچے کے اخراجات مہیا ہو سکیں آیا ایسا کرنا جائز ہے؟

ج: بچے کے ولی اور سرپرست کے لئے بچے کی طرف سے خود یا کسی اور قابل

اعتماد امین شخص کے ذریعے بچے کی مصلحت میں مضاربہ انجام دینا جائز ہے اور اگر وہ شخص امانتدار نہ ہو تو سرپرست بچے کے مال کا ضامن ہے۔

س ۴۲۵ اگر مقتول کے بعض وارث یا تمام ورثاء نابالغ ہوں اور حاکم ان کے حق کا مطالبہ کرنے کا ولی ہو تو اگر حاکم مجرم کے تنگدست ہونے کا یقین کرلے تو اس صورت میں کیا حاکم دیت حاصل نہ ہونے کی وجہ سے حق قصاص کو معاف کرسکتا ہے؟

ج: اگر اس صورت میں حاکم شرع بچوں کی مصلحت اس میں جانے کہ حق قصاص کو دیت میں تبدیل کردے تو یہ اسکے لیے جائز ہے۔

س ۴۲۶ آیا حاکم شرعی بچے کے جبری شرعی ولی کو اس صورت معزول کرسکتا ہےجب اس کے لیے ثابت ہوجائے کہ ولی نے بچے کے مال کو نقصان پہنچایا ہے۔

ج: اگر حاکم کے لئے شواہد اور قرائن کے ذریعے آشکار ہوجائے کہ جبری شرعی ولی کی ولایت اور تصرفات کا استمرار بچے کے مال کے لئے نقصان دہ ہے تو حاکم پر ولی کو عزل کرنا واجب ہے۔

س ۴۲۷ ولی کی جانب سے بچے کے حق میں کیئے جانے والے ہبہ، بلا معاوضہ صلح یا اس قسم کے دیگر نفع بخش امور کے قبول کرنے سے انکار کرنا آیا بچے کو نقصان

پہنچانے یا اسکے فائدہ و مصلحت کونظر انداز کرنے کے زمرے میں شمار ہوگا؟

ج: ھبہ اور صلح غیر معوض کا قبول نہ کرنا بچے کو نقصان پہنچانے یا اس کی مصلحت کو مدنظر نہ رکھنے کے مترادف نہیں ہے اور صرف ایسا کرنا بذات خود بلا مانع ہے۔ اس لئے کہ ولی پر بچے کے لئے تحصیل مال واجب نہیں ہے بلکہ ہوسکتا ہے کہ مذکورہ انکار بچے کی مصلحت میں ہو۔

س ۴۲۸ اگر حکومت شہداء کی اولاد کے لئے کوئی زمین یا مال مختص کرے اور وہ اشیاء ان کے نام کردی جائیں لیکن بچوں کے ولی نے کاغذات پر دستخط کرنے سے انکار کردیا۔ آیا حاکم بچوں کے لئے ولی ہونے کے لحاظ سے مذکورہ عمل انجام دے سکتا ہے؟

ج: اگر بچوں کے لئے تحصیل اموال کرنا ولی کے دستخط پر موقوف ہو تو ولی پر دستخط کرنا واجب نہیں ہے۔ اور ولی شرعی کے ہوتے ہوئے حاکم کو ان پر ولایت حاصل نہیں ہے۔ ہاں اگر بچوں سے مختص مال کی حفاظت کرنا دستخط کرنے پر موقوف ہو تو اسے انکار نہیں کرنا چاہیے اور اگر وہ انکار کرے تو حاکم اس پر لازم قرار دے گا کہ وہ دستخط کرے یا خود حاکم مذکورہ عمل ولی ہونے کے ناطے انجام دے گا۔

س ۴۲۹ آیا بچے کا ولی ہونے کے لئے عدالت شرط ہے؟ اگر بچے کا ولی فاسق ہو اور بچے کے فاسد اور اس کے مال کے ضائع ہونے کا خوف ہو تو اس صورت میں حاکم کی کیا ذمہ داری ہے؟

ج: دادا اور باپ کے ولی ہونے میں عدالت شرط نہیں ہے۔ لیکن جب بھی حاکم کے لئے قرائن اور احوال سے معلوم ہو جائے کہ وہ دونوں بچے کیلئے مضر ہیں انہیں معزول کر دے گا اور انہیں بچے کے مال میں تصرف کرنے نہیں دے گا۔

س ۴۳۰ ؟اگر قتل عمد میں مقتول کے اولیاء بچے یا مجنون ہوں تو کیا قہری ولی (باپ یا دادا) یا عدالت کی جانب سے منتخب شدہ قیم قصاص یا دیت کے مطالبہ کا حق رکھتا ہے۔

ج: بچے یا مجنون اولیاء کی ولایت کی مجموعی دلیلوں سے استفادہ ہوتا ہے کہ شارع مقدس کی طرف سے ان کے لیے ولایت کا قرار دینا مولی علیہ (جن کے وہ ولی ہیں) کی مصلحت کی خاطر ہے لہذا اس مسئلے ان کے شرعی ولی کو ان کے فائدے اور نقصان کا لحاظ کرتے ہوئے اقدام کرنا چاہیئے اور وہ قصاص یا دیت یا کسی چیز کے عوض میں عفو یا بغیر عوض کے عفو کا انتخاب کرسکتا ہے واضح ہے کہ صغیر اور مجنون کی مصلحت کی تشخیص تمام پہلوؤں من جملہ سن بلوغ سے انکا نزدیک یا دور ہونے کو مدنظر رکھ کر کی جائے۔

س۴۳۱ اگر ایک بالغ شخص مجروح کر دیا جائے تو آیا باپ، دادا کے لئے دیت کا مطالبہ کرنا اور مجروح کے لئے وصول کرنا جائز ہے؟ جبکہ اس سے اجازت بھی نہ لی گئی ہو؟ یعنی کیا مجرم پر دونوں میں سے کسی ایک کے مطالبہ پر مجروح کی دیت دینا واجب ہے؟

ج: بالغ وعاقل مجروح پر دونوں کو ولایت حاصل نہیں ہے لہذا اس کی اجازت کے بغیر دیت کا مطالبہ کرنا جائز نہیں ہے۔

س۴۳۲ آیا بچوں کے ولی کو ولی ہونے کی بناء پر بچوں کے مورث کی ثلث سے زیادہ وصیت کی اجازت دینا جائز ہے؟

ج: شرعی ولی بچوں کے فائدے اور نقصان کی رعایت کرتے ہوئے اجازت دے سکتا ہے۔

س۴۳۳ آیا باپ کو بچے پر ولایت میں ماں کی نسبت اولویت حاصل ہے؟ اور اگر باپ یا دادا کو اولویت حاصل نہ ہو اور والدین مساوی طور پر بچے پر حق رکھتے ہوں تو اختلاف کے وقت ماں اور باپ میں سے کس کا قول مقدم کیا جائے گا؟

ج: مختلف حقوق کے حوالے سے جواب مختلف ہوگا۔ بچے پر ولایت باپ اور دادا کا حق ہے ماں دو سال تک لڑکے پر اور سات سال تک لڑکی پر حضانت کا حق رکھتی ہے اس کے بعد حق حضانت باپ کا حق ہے۔ بچے کی طرف سے

اطاعت اور تنگ نہ کرنے میں والدین مساوی ہیں بچے کو والدہ کا زیادہ خیال رکھنا چاہیے کیونکہ روایت میں وارد ہوا ہے کہ جنت ماں کے پاؤں تلے ہے۔

س ۴۳۴ میرا شوہر شہید ہو گیا ہے اور اسکے دو بچے ہیں میرے شوہر کے بھائی اور ماں نے دونوں بچوں کو تمام ساز و سامان کے ساتھ مجھ سے چھین لیا ہے اور انہیں واپس دینے سے انکار کر رہے ہیں۔ اس بات کو نظر میں رکھتے ہوئے کہ میں ان بچوں کی وجہ سے کبھی بھی شادی نہیں کروں گی۔ ان کی اور ان کے مال کی سرپرستی کرنا کس کا حق ہے؟

ج: شرعی طور پر بالغ ہونے تک یتیم بچوں کی حضانت کرنا ماں کا حق ہے۔ اور بچوں کے مال پر حق ولایت والد کی طرف سے معین کردہ شرعی قیم کا ہے اگر والد نے کوئی قیم معین کیا ہو تو اور اگر وصی مقرر نہ کیا ہو تو حاکم شرعی ولی ہے اور بچوں کے چچا اور دادی کو نہ حضانت کا حق ہے نہ ہی ان پر اور ان کے مال پر ولایت حاصل ہے۔

س ۴۳۵ نابالغ بچوں کے بعض اولیاء میت کی زوجہ کے شادی کر لینے کے بعد اسے اور اس کے بچوں کو جن کی وہ حضانت کر رہی ہے گھر اور ضروری اشیاء سے جو کہ ان کے والد نے بطور ارث اور ان کے حصے کے عنوان سے چھوڑا ہے استفادہ کرنے سے روک دیتے ہیں۔ آیا کوئی شرعی طریقہ ہے جس کے ذریعے ان

پر لازم قرار دیا جائے کہ وہ بچوں کے حصہ کو ان کی والدہ کی تحویل میں دے دیں جن کی وہ حضانت کر رہی ہے یا نہیں؟

ج: شرعی ولی کے اقدامات کا بچوں کی مصلحت میں ہونا ضروری ہے اور مصلحت کی تشخیص بھی اسی پر ہے چنانچہ اگر مصلحت کے خلاف عمل کرے اور اختلاف کا سبب قرار پائے تو حاکم شرع کی جانب رجوع کیا جائے۔

س ۴۳۶ آیا بچوں کے قیم کے ساتھ معاملہ کرنا صحیح ہے؟ جبکہ مذکورہ معاملہ سے بچوں کی منفعت بھی محفوظ ہے؟

ج: بچوں کی مصلحت ومفاد کی رعایت کرتے ہوئے کوئی اشکال نہیں رکھتا۔

س ۴۳۷ دادا، چچا، ماموں اور بیوی کے ہوتے ہوئے کسی اور کو بچوں پر ولایت اور قیمومت کا حق ہے؟

ج: یتیم اور اس کے مال پر حق ولایت دادا اور حق حضانت ماں کا حق ہے جبکہ چچا اور ماموں کو کوئی حق حاصل نہیں ہے۔

س ۴۳۸ کیا اٹارنی جنرل یا وکیل عام (۱۹) کی اجازت سے یتیم کے مال کو ماں کے ہاتھ میں دیا جا سکتا ہے جبکہ اس کے عوض ماں نے حضانت کو قبول کیا ہے اور اس صورت میں ان کے دادا کو ذاتی طور پر مداخلت کا حق نہیں ہو بلکہ وہ فقط نظارت کر سکتے ہوں؟

ج: دادا کی موافقت کے بغیر جو کہ بچوں کا شرعی ولی ہے یتیموں کے مال کو ماں کے اختیار میں قرار دینا جائز نہیں ہے ہاں اگر دادا کے ہاتھ میں مال کا رہنا بچوں کے لئے نقصان کا باعث ہے تو حاکم کو حق حاصل ہے کہ دادا کو اموال میں تصرف کرنے سے روک کر کسی اور ذی صلاحیت آدمی کو ولایت تفویض کر دے وہ چاہے ماں ہو یا کوئی اور۔

س ۴۳۹ آیا بچے کے ولی پر بچے کو ملنے والی دیت لینا واجب ہے؟ دیت سے بچے کے حصے میں حاصل ہونی والی رقم سے بچے کے حق میں فائدہ حاصل کرنا اگر چہ وہ بینک میں رکھنے سے ہی کیوں نہ ہو واجب ہے؟

ج: ولی پر مجرم سے بچے کے لئے دیت لینا واجب ہے اگر دیت کا سبب جراحت ہو اور بچے کے بالغ ہونے تک دیت کا حفظ کرنا واجب ہے لیکن مال دیت سے تجارت کرنا اس پر واجب نہیں ہے اور نہ ہی بنک میں اکاؤنٹ کھولنا واجب ہے تاکہ بینک سے نفع حاصل ہو ہاں اگر بچے کے فائدہ کے لئے مذکورہ عمل انجام دینا چاہے تو جائز ہے۔

س ۴۴۰ اگر کمپنی کے شرکاء میں سے ایک شریک مر جائے اور اس کے چھوٹے بچے ہوں تو وہ کمپنی کے باقی اعضاء کے ساتھ اپنے حصے کے مطابق شریک ہو جائیں گے ایسی صورت میں باقی شرکاء کے لئے مال میں تصرف کرنے کی نسبت سے کیا ذمہ داری ہے؟

ج: بچوں کے حصے کی بابت انہیں ان کے شرعی ولی کی طرف رجوع کرنا چاہئے یا اٹارنی جنرل یا حاکم شرع کی طرف رجوع کرنا چاہئے جو کہ اسلامی جمہوریہ میں ان کا سر پرست اور قانونی ذمہ دار ہے۔

س ۴۴۱ کیا دادا کے شرعی ولی ہونے کی وجہ سے تمام ارث کا مال اس کے حوالے کرنا واجب ہے؟ تا کہ وہ مذکورہ مال کی حفاظت کرے اور اگر ایسا کرنا واجب ہو تو بچے اپنی ماں کے ساتھ کہاں رہیں گے؟ اور کہاں سے کھائیں گے؟ جبکہ وہ ابھی چھوٹے ہیں اور زیر تعلیم ہیں اور ان کی والدہ فقط گھر کا کام کرتی ہے۔

ج: بچوں پر ولایت کے معنی یہ نہیں ہیں کہ بچوں کے بالغ ہونے تک انہیں اموال سے محروم رکھا جائے اور تمام اموال ولی کی تحویل میں دے دیا جائے بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ ولی ان کی سر پرستی کرے ان کے مال کی دیکھ بھال کرے اور ان کے مال میں تصرف کرنا ولی کی اجازت پر موقوف ہے ولی پر واجب ہے کہ وہ ان کی حاجت کے مطابق ان پر خرچ کرے اور اگر ولی کی نظر میں مصلحت یہ ہو کہ مال کو والدہ یا بچوں کے ہاتھ میں دے دیا جائے تا کہ وہ استفادہ کر سکیں تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔

س ۴۴۲ باپ اپنے عاقل و بالغ فرزند کے مال میں کس حد تک تصرف کر سکتا ہے اور اگر

وہ ایسے مال میں تصرف کرے جو کہ اس کا نہیں تھا تو آیا ضامن ہے؟

ج: باپ کو عاقل و بالغ فرزند کے مال میں بغیر اجازت تصرف کا حق نہیں ہے اور اگر بغیر اجازت تصرف کرے تو حرام ہے اور ضامن بھی ہے سوائے ان موارد کے جنھیں مستثنیٰ کیا گیا ہے۔

س ۴۴۳ ایک مومن اپنے یتیم بھائیوں کی کفالت کرتا ہے اس کے پاس یتیموں کا کچھ مال تھا، اس نے مذکورہ مال سے ان کے لئے بغیر سند اور تحریری معاہدے کے ایک زمین خریدی اس امید کے ساتھ کہ بعد میں سند وغیرہ مل جائے گی۔ یا یہ کہ وہ اس زمین کو زیادہ قیمت میں فروخت کر دے گا۔ لیکن اب اسے خطرہ محسوس ہو رہا ہے کہ کہیں اس زمین پر کوئی اور دعویٰ نہ کر دے یا کوئی بڑا آدمی اس پر قبضہ نہ کر لے اور اگر وہ زمین کو حال حاضر میں فروخت کر دیتا ہے تو قیمت خرید سے کم قیمت وصول ہوگی۔ ایسی صورت میں اگر کم قیمت پر زمین کو فروخت کرے یا کوئی غاصب، زمین غصب کر لے تو کیا وہ ضامن ہوگا؟

ج: اگر وہ یتیموں کا شرعی سرپرست تھا اور اس نے زمین ان کے فائدے کے لئے خریدی تھی تو اس کے ذمہ کچھ نہیں ہے اور اگر وہ شرعی سرپرست نہیں تھا تو مذکورہ زمین خریدنا فضولی کہلائے گا لہذا ولی شرعی کی اجازت یا یتیموں کے بالغ ہونے کے بعد ان کی اجازت پر موقوف ہے اور اس صورت میں مال یتیم کا ضامن بھی ہے۔

س۴۴۴ آیا والد بچوں کے مال میں سے قرض لے سکتا ہے؟ اور کیا کسی اور کو بھی بچوں کے مال میں سے قرض دے سکتا ہے؟

ج: بچوں کی مصلحت و مفاد کی رعایت کرتے ہوئے اشکال نہیں رکھتا۔

س۴۴۵ اگر بچے کو کپڑے یا کھلونے ہدیہ کے طور پر ملیں بعد میں بچہ بڑا ہو جانے یا کسی اور وجہ سے ان سے استفادہ ممکن نہ ہو تو آیا ولی شرعی مذکورہ اشیاء کو صدقہ کے طور پر دے سکتا ہے؟

ج: بچے کے ولی کے لئے بچے کی مصلحت کے مطابق تصرف کرنا جائز ہے۔

خرید و فروخت ہونے والی اشیاء کی شرائط

س۴۴۶ کیا انسان کسی خاص عضو کے محتاج انسان کو اپنے جسم کے اعضاء فروخت کر سکتا ہے مثلاً گردہ وغیرہ؟

ج: اگر مذکورہ عضو کاٹنے میں عضو دینے والے کی زندگی کو یا کسی اور قابل توجہ ضرر کا خطرہ نہ ہو تو اھداء کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے مثلاً اگر کوئی دو صحیح و سالم

گردوں کا مالک ہے تو وہ اپنا ایک گردہ دے سکتا ہے اور اس کے عوض رقم لینا بھی بلامانع ہے۔

س ۴۴۷ ایسی اشیاء جن کی عام لوگوں کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں ہے جبکہ ایک خاص طبقے کے نزدیک اس کی بہت زیادہ قیمت ہے مثلاً حشرات اور زنبور وغیرہ جن پر یونیورسٹی اور تحقیقی مراکز میں تحقیقات کی جاتی ہیں آیا ایسی اشیاء پر مالیت رکھنے والی اشیاء کے احکام جاری ہوں گے یعنی ملکیت، خرید وفروخت اور ضائع کرنے کی صورت میں ضمانت وغیرہ؟

ج: کسی شئے کی مالیت کے لئے عرفاً یہ کافی ہے کہ عقلاء اس شئے میں اظہار رغبت کریں اور شرعی طور پر حلال اور قابل توجہ اغراض کے لئے استعمال کریں۔ اگرچہ اس چیز کو ایک خاص طبقہ فائدے کی نگاہ سے دیکھے لہذا ایسی چیز مالیت کی حامل ہے اور اس کے عوض رقم دینا جائز ہے اور مذکورہ شے پر مالیت رکھنے والی دوسری تمام اشیاء کے احکام جاری ہوں گے جیسے جواز ملکیت، خرید وفروخت، ضمان ویا ضائع کرنے پر مورد ضمان ہونا وغیرہ لیکن وہ اشیاء جن کی شرعاً کوئی مالیت نہیں ہے ان پر مذکورہ احکام جاری نہیں ہوں گے اور زنبور اور حشرات کے معاملے میں احوط یہ ہے کہ مال کو مذکورہ اشیاء پر حاصل حق یا اس سے دستبردار ہونے کے بدلے قرار دیا جائے۔

س ۴۴۸ فروخت ہونے والی شئے کے لئے عینی (جسمانی) ہونے کی شرط کی بناء پر جیسا کہ اکثر فقہاء کی رائے یہی ہے آیا فنی علوم کا فروخت کرنا صحیح ہے؟ جیسا کہ آج کل ملکوں کے درمیان ٹیکنالوجی کے تبادلے کے معاہدے اسی بنیاد پر ہوتے ہیں؟

ج: فروخت ہونے والی شے کا عینی (جسمانی) ہونا اختلافی ہے لہذا بعض فقہاء عین ہونے کو شرط قرار نہیں دیتے اور فنی علوم سے استفادہ کرنا اس کے خریدنے وغیرہ کے ذریعے مالک بننے پر موقوف نہیں ہے بلکہ فنی علوم کے مطابق بنی ہوئی مصنوعات کو خرید کر یا مذکورہ علوم کے بارے میں تدوین شدہ کتب یا اس فن کے ماہر سے تعلیم لے کر بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے اور اسی طرح مذکورہ علوم کو مصالحہ بالعوض کے ذریعے مبادلہ کیا جا سکتا ہے اور مذکورہ طریقے شرعاً جائز ہیں۔

س ۴۴۹ کسی ایسے شخص کو زمین یا کوئی اور چیز فروخت کرنے کا کیا حکم ہے جو کہ چوری کرنے میں مشہور ہو؟ اس لئے کہ احتمال ہے جو رقم وہ بعنوان قیمت فروخت کرنے والے کو دینا چاہتا ہے وہ چوری کی ہو؟

ج: ایسے شخص کے ساتھ جو حرام کے ذریعے کسب مال کرنے میں معروف ہو فقط اسی وجہ سے لین دین کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر فروخت کرنے والے کو یقین ہو جائے کہ جو مال اس نے معاوضہ کے عنوان سے دیا ہے وہ مال حرام

ہے تو فروخت کرنے والے کا لینا جائز نہیں ہے۔

س ۴۵۰ میرے پاس ایک زرعی زمین کا ٹکڑا تھا جو کہ بعنوان مہر مجھے ملا تھا چند روز قبل میں نے اسے فروخت کردیا۔ لیکن اب ایک شخص دعوی کر رہا ہے کہ یہ زمین 200 سال سے زیادہ عرصے سے وقف ہے۔ میرا فروخت کرنا کیا حکم رکھتا ہے؟ میرے شوہر کی کیا ذمہ داری ہے جس نے مذکورہ زمین بعنوان مہر مجھے دی تھی؟ اس شخص کی کیا ذمہ داری ہے جس نے مجھ سے زمین خریدی ہے؟

ج: جب تک زمین کے وقف ہونے کا مدعی شرعی عدالت میں یہ ثابت نہیں کرتا کہ مذکورہ زمین وقف ہے اور وہ بھی ایسا وقف جس کا فروخت کرنا ممنوع ہے اس وقت تک وہ تمام معاملات جو زمین پر انجام پائے ہیں صحیح ہیں۔ اور اگر برفرض مذکورہ دونوں امر ثابت ہوجائیں تو تمام معاملات باطل ہوجائیں گے اور آپ پر واجب ہے کہ اس کی رقم خریدار کو واپس کردیں اور زمین وقف پر پلٹ جائے گی اور آپ کا شوہر آپ کے مہر کا ضامن ہے۔

س ۴۵۱ خلیجی ممالک میں ایرانی جزیروں سے مویشی لائے جاتے ہیں اور یہاں کے تاجر یہ کہتے ہیں کہ مذکورہ مویشیوں کا ایران سے برآمد کرنا ممنوع ہے لہذا انہیں اسمگل کرکے لایا جاتا ہے بنابرایں کیا ان مویشیوں کا ان ممالک کے بازار سے خریدنا جائز ہے؟

ج: غیر قانونی طور پر مویشیوں کو ملک سے باہر لے جانا اگرچہ حکومت اسلامی کے قوانین کے خلاف ہے اور شرعاً ممنوع ہے۔

س۴۵۲ میرے والد نے ایک گھنٹے کی مقدار کا پانی جو کہ ان کی زمین کے لیئے مخصوص تھا فروخت کر دیا جو زرعی اصلاحات کے قانون کے مطابق طے شدہ تھا۔ اور اس کے عوض کوئی رقم نہیں لی جیسا کہ خریدار نے اعتراف کیا ہے اور ہمارے والد سے یہ بھی نہیں سنا گیا کہ انہوں نے پانی کی قیمت خریدار کو بخش دی ہے۔ آیا ہمیں حق ہے کہ خریدار سے قیمت کا مطالبہ کریں؟

ج: اگر آبیاری کا حق اور متعلقہ زمین فروخت کرنے والے کی شرعی ملکیت ہو تو خود اس کے لئے اور اس کے مرنے کے بعد ورثاء کے لئے خریدار سے قیمت کا مطالبہ کرنا جائز ہے۔

س۴۵۳ ایسا شخص جسے بزنس چیمبر ہاوس سے مال درآمد کرنے کا جواز مل گیا کیا وہ اس کے ذریعے کوئی کام کیئے بغیر اسے آزاد بازار میں فروخت کرسکتا ہے؟

ج: مذکورہ عمل بذات خود (۲۰) صحیح ہے اگر حکومت اسلامی کے قوانین کے خلاف نہ ہو۔

س۴۵۴ کیا حکومت کی طرف سے جاری کردہ تجارتی لائسنس کو فروخت کرنا یا کرایہ پر

دینا جائز ہے؟

ج: تجارتی لائسنس کو مفت یا معاوضہ کے بدلے کسی کو دینا یا دوسروں کا اس سے استفادہ کرنا حکومت اسلامی کے قوانین کے تابع ہے۔

س ۴۵۵ ایسا مال جسے قانونی طور پر نیلام عام کے ذریعے فروخت ہونا ہے اگر نیلام کے لئے رکھا جائے اور قیمت لگانے والا قیمت بیان کردے لیکن خریدار نہ ہونے کی وجہ سے آیا مذکورہ شے کو کم قیمت پر فروخت کیا جاسکتا ہے؟

ج: قیمت لگانے والے ماہر کا قیمت لگانا فروخت کرنے کے لئے معیار نہیں ہے لہٰذا اگر مال قانونی اور شرعی، صحیح طریقے سے نیلام کیا جائے تو سب سے زیادہ قیمت دینے والے کو فروخت کرنا صحیح ہے۔

س ۴۵۶ ہم نے نامعلوم مالک کی زمین پر گھر تعمیر کئے ہیں آیا گھر کی عمارت کو فروخت کرنا جائز ہے؟ جبکہ خریدار راضی ہو اور یہ بھی جانتا ہو کہ زمین نامعلوم مالک کی ہے اور یہ کہ فروخت کرنے والا فقط عمارت کا مالک ہے؟

ج: اگر نامعلوم مالک کی زمین پر حاکم شرع کی اجازت سے عمارت تعمیر کی گئی ہے تو عمارت کے مالک کے لئے زمین کے بغیر فقط عمارت فروخت کرنا جائز ہے اور اگر خریدار اس صورت حال کا علم نہ رکھتا ہو تو اسے زمین کے بارے میں بتانا

واجب ہے۔

س ۴۵۷ میں نے ایک شخص کو اپنا گھر فروخت کیا اور اس نے قیمت کے ایک حصے کے عوض مجھے ایک چیک دیا لیکن بینک نے اس کے اکاؤنٹ میں رقم نہ ہونے کی وجہ سے چیک کو کیش نہیں کیا جبکہ روز بروز پیسے کی قیمت گر رہی ہے اور خریدار سے چیک کی رقم لینے میں قانونی مراحل طے کرتے کرتے کچھ مدت گذر جائے گی۔ آیا مجھے مذکورہ ایام گذرنے کے بعد فقط چیک کی رقم لینا چاہئے یا چیک کی رقم وصول کرنے کے دن تک پیسے کی قیمت کم ہونے کی شرح کا مطالبہ کرنا بھی میرا حق ہے۔

ج: بیچنے والے کو مال کی قیمت سے زیادہ مطالبہ نہیں کرنا چاہئے لیکن اگر قیمت کے دیر سے ملنے کی وجہ سے اسے نقصان ہوا ہے جس کا ذمہ دار خریدار ہے اور جس کی وجہ سے پیسے کی قیمت کم ہوئی ہے تو احوط یہ ہے کہ خریدار کو بیچنے والے کے ساتھ کم شدہ قیمت پر مصالحت کرنا چاہئے۔

س ۴۵۸ میں نے ایک شخص سے رہائشی فلیٹ خریدا جسے ایک خاص معین مدت میں میری تحویل میں دینا تھا اور ہم نے معاہدے Contract کے دوران اس بات پر اتفاق کیا کہ گھر کی 15% قیمت مزید بڑھ سکتی ہے لیکن بیچنے والے نے اب اپنی طرف سے 31% قیمت کے اضافے کا اعلان کیا ہے اور کہا

ہے کہ 31% قیمت مزید ادا کرنے پر گھر آمادہ کر کے دے گا آیا اس کے لئے ایسا کرنا جائز ہے؟

ج: اگر معاہدہ کرتے وقت پوری قیمت معین نہیں کی گئی تھی اور تعین قیمت کو قبضہ لینے والے دن تک موخر کر دیا گیا تھا تو معاملہ باطل ہے اور بیچنے والا فروخت کرنے سے انکار کر سکتا ہے اور جتنی چاہے قیمت لے سکتا ہے۔ اور دونوں کا قبضہ دینے والے دن کی قیمت پر پہلے سے راضی ہو جانا معاملے کے صحیح ہونے کے لئے کافی نہیں ہے۔

س ۴۵۹ میں نے پلاسٹک کی ایک فیکٹری کا پانچواں حصہ بطور مشاع ایک معین قیمت پر خرید ا اور اس قیمت کا ایک چوتھائی حصہ میں نے نقد ادا کر دیا اور تین چوتھائی رقم کے برابر تین چیک دے دیئے۔ جن میں سے ہر چیک ایک چوتھائی قیمت کی برابر تھا جبکہ فیکٹری، رقم اور چیک ابھی تک بیچنے والے کے ہاتھ میں ہیں۔ آیا شرعی طور پر معاملہ پورا ہو گیا ہے اور آیا میرے لئے بیچنے والے سے اپنے حصے کا منافع کا مطالبہ کرنا جائز ہے؟

ج: معاملہ کے صحیح ہونے کے لئے بیچنے والے کا تمام قیمت وصول کرنا اور خریدار کا مذکورہ شے کو قبضہ میں لینا شرط نہیں ہے۔ لہذا اگر مالک شرعی یا اسکے وکیل یا اس کے ولی سے پانچواں حصہ صحیح طریقے سے خرید لیا گیا ہے تو خریدار پانچویں حصے

کا مالک ہے اور اس پر ملکیت کے آثار جاری ہوں گے اور اسے فیکٹری کی آمدنی سے اپنے حصے کا مطالبہ کرنے کا حق ہے۔

معاملے کے دوران شرائط

س۴۶۰ ایک شخص نے اپنا باغ دوسرے شخص کو اس شرط پر فروخت کیا کہ جب تک وہ زندہ ہے باغ کے فوائد اسی کی ملکیت رہیں گے کیا مذکورہ شرائط کے ساتھ معاملہ صحیح ہے؟

ج: اگر کسی چیز کی شرعاً وعرفاً ایک مدت تک فوائد کے بغیر مالیت ہو تو اس کا فروخت کرنا بلا مانع ہے اگرچہ مدت مذکور کے اختتام کے بعد اس سے فائدہ اٹھایا جا سکے لیکن اگر مدت کی مقدار کے نامعلوم ہونے کی وجہ سے اصل قیمت معلوم نہ ہو سکے جیسا کہ مذکورہ سوال میں مثال کو بیان کیا گیا تو معاملہ غرر (دھوکہ) کی وجہ سے باطل ہے۔

س۴۶۱ اگر معاملے کے دوران خریدار بیچنے والے سے اس شرط پر کوئی شے خریدے کہ

اگر اس نے فروختہ شدہ شے معینہ مدت کے بعد دی تو اسے ایک معین رقم خریدار کو دینی ہوگی۔ کیا شرعاً فروخت کرنے والا مذکورہ شرط کا پابند ہے یا نہیں؟

ج: مذکورہ شرط صحیح ہے لہذا اگر فروخت کرنے والا فروختہ شدہ چیز معینہ مدت تک دینے میں تاخیر کرے تو مذکورہ شرط پر عمل کرنا واجب ہے اور خریدار کے لئے بھی مطالبہ کرنا جائز ہے۔

س ۴۶۲ اگر کوئی شخص اس شرط پر تجارتی مرکز فروخت کرے کہ اس کی چھت فروخت کرنے والے کی ملکیت رہے گی اور اس کے اوپر عمارت بنانے کا حقدار رہے گا کیا مذکورہ شرط کے ساتھ خریدار کو چھت پر کوئی حق ہے؟ اور یہ بھی معلوم ہے کہ اگر مذکورہ شرط نہ ہوتی تو خرید و فروخت ہی انجام نہ پاتی۔

ج: معاملے کے دوران چھت کو استثناء کرنے کے بعد خریدار کا اس پر کوئی حق نہیں ہے۔

س ۴۶۳ ایک شخص نے نامکمل گھر اس شرط پر خریدا کہ فروخت کرنے والا گھر خریدار کے نام کرتے وقت کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرے گا لیکن وہ اب گھر کے نام کرانے کے عوض کچھ رقم مانگ رہا ہے کیا وہ اس مطالبہ کا حقدار ہے؟ اور کیا خریدار پر رقم دینا واجب ہے؟

ج: فروخت کرنے والے پر واجب ہے کہ جن شرائط کے تحت معاملہ انجام پایا تھا

ان پر عمل کرے اور گھر تحویل دینے کے ساتھ ساتھ اس کے نام بھی کروائے اور جن شرائط پر معاملہ انجام پایا تھا اس سے زیادہ کسی چیز کے مطالبے کا حق نہیں رکھتا۔ ہاں اگر اس نے خریدار کے کہنے سے کوئی کام انجام دیا ہو جس کی عرفاً قیمت ہے اور یہ عمل معاملہ کے دوران متفق علیہ شرائط سے جدا ہو تو خریدار مطلوبہ رقم کا حقدار ہے۔

س ۴۶۴ ایک زمین معین قیمت پر فروخت ہوئی اور اس کی تمام قیمت دے دی گئی اور عقد کے دوران یہ طے پایا کہ خریدار فروخت کرنے والے کو سرکاری کاغذات اس کے نام کراتے وقت ایک معین رقم دے گا اور یہ تمام شرائط ایک سادے کاغذ پر تحریر کی گئیں لیکن فروخت کرنے والا اب مذکورہ رقم سے بہت زیادہ رقم کا مطالبہ کر رہا ہے کیا اس کے لئے ایسا مطالبہ کرنا جائز ہے؟

ج: خرید و فروخت شرعی طور پر صحیح انجام پانے کے بعد فروخت کرنے والے پر واجب ہے کہ معاملہ اور ان تمام شرائط پر عمل کرے جو عقد کے دوران معین کی گئی تھیں اور اسے مقررہ مبلغ سے زیادہ رقم کے مطالبے کا حق نہیں ہے۔

س ۴۶۵ اگر خریدار اور فروخت کرنے والا معاملے کے وثیقہ کی تدوین کرتے وقت اس بات پر اتفاق کریں کہ دونوں مذکورہ معاملے سے روگردانی نہیں کریں گے اور اگر خریدار نے معاملہ پر دستخط کرنے کے بعد روگردانی کی تو اس کا دیا ہوا بیعانہ

فروخت کرنے والا واپس نہیں کرے گا اور اگر فروخت کرنے والے نے دستخط کرنے کے بعد روگردانی کی تو بیعانہ واپس کرنے کے ساتھ رقم کی ایک معین مقدار بھی خریدار کو خسارے کے عنوان سے دے گا۔ آیا مذکورہ طریقہ سے خیار شرط اور اقالہ (۲۱) کرنا صحیح ہے؟ اور کیا مذکورہ شرط کے ذریعے حاصل شدہ مال دونوں کے لئے حلال ہے؟

ج: مذکورہ شرط اقالہ اور خیار شرط اور فسخ نہیں ہے بلکہ روگردانی کی صورت میں رقم ادا کرنے کی شرط ہے اور ایسی شرط کا جب تک عقد کے ضمن میں ذکر نہ ہو تو اس کا معاملے کے وثیقہ کی تدوین کے وقت ذکر کرنا یا تحریر کرنے کا کوئی اثر نہیں ہے۔ ہاں اگر مذکورہ شرط کو عقد کے ضمن میں ذکر کیا جائے اور دستخط کرنے یا مذکورہ شرط کی بنا پر معاملہ انجام پائے تو یہ شرط صحیح ہے اور اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ اور مذکورہ شرط کی وجہ سے حاصل ہونے والی رقم لینا بھی صحیح ہے۔

س ۷۶۶ خرید و فروخت کے کاغذات میں یہ عبارت تحریر کی جاتی ہے۔ ''اگر دونوں میں سے ایک نے معاملے کو فسخ کیا تو مثلاً اتنی رقم بعنوان جرمانہ دوسرے کو دینی ہوگی'' اب سوال یہ ہے۔

(i) آیا مذکورہ عبارت خیار فسخ (۲۲) کو بیان کرتی ہے؟

(ii) کیا اس جیسی شرط صحیح ہے یا نہیں؟

(iii) اگر مذکورہ شرط باطل ہو تو عقد بھی باطل ہو جائے گا یا نہیں؟

ج: یہ شرط خیار فسخ نہیں ہے بلکہ معاملہ کرنے سے روگردانی کی صورت میں مقررہ رقم ادا کرنے کی شرط ہے۔ ہاں اگر مذکورہ شرط عقد لازم کے دوران رکھی جائے یا اس کی بنا پر عقد انجام دیا جائے تو شرط صحیح ہے۔ لیکن ایسی شرط کی مدت کو معین کرنا ضروری ہے جو کہ قیمت میں مداخلت رکھتی ہے ورنہ شرط باطل ہے۔

خرید و فروخت کے متفرقہ احکام

س ۴۶۷ بعض لوگ اپنی بعض جائیداد کو فروخت کرتے ہیں تا کہ دوبارہ زیادہ قیمت پر اسی چیز کو خرید لیں کیا یہ خرید و فروخت صحیح ہے؟

ج: اس جیسا بناوٹی معاملہ کیونکہ سودی کے حصول کے لئے حیلہ کے طور پر انجام دیا جاتا ہے لہٰذا حرام اور باطل ہے ہاں اگر شرعی طور پر صحیح اور حقیقی طور پر اپنے مال کو فروخت کرے اور پھر (کسی وجہ سے) دوبارہ اسے نقد یا ادھار خریدنے پر تیار ہو جائے چاہے اسی قیمت پر خریدے یا زیادہ قیمت ادا کرے تو جائز ہے۔

س ۴۶۸ بعض تاجر دوسرے بعض تاجروں کی طرف سے نیابت میں بینک کی قابل اعتماد چٹھی LC کے ذریعے مال درآمد کرتے ہیں اور مال کے وصول کرنے کے بعد بینک کو قیمت ادا کر دیتے ہیں لیکن یہ عمل اصلی صاحب مال کی طرف سے انجام دیتے ہیں اور مذکورہ معاملے میں مقررہ فی صد کمیشن لیتے ہیں۔ کیا یہ معاملہ صحیح ہے یا نہیں؟

ج: اگر مذکورہ تاجر نے مال اپنے لئے درآمد کیا ہو اور پھر اسے خریدار کو مال کی قیمت کے مقررہ فی صد منافع پر فروخت کر دے تو معاملہ صحیح ہے اور اسی طرح اگر درآمد ایسے شخص کے لئے انجام پائی ہو جس نے بعنوان جعالہ مال طلب کیا ہو اور فعل و عمل کی اجرت کی مذکورہ فی صد مقدار کو معین کیا ہو تو بھی معاملہ صحیح ہے۔ لیکن اگر مذکورہ درآمد بعنوان وکیل انجام پائی ہو اور وکالت کی اجرت مورد نظر ہو تو اس صورت میں وکالت کی اجرت کا معلوم ہونا وکالت کی صحت کے لئے ضروری ہے۔

س ۴۶۹ پہلی زوجہ کی وفات کے بعد میں نے گھر کا کچھ سامان فروخت کر دیا اور کچھ پیسے ملا کر دوسرا سامان خرید لیا آیا میرے لئے مذکورہ سامان سے دوسری بیوی کے گھر میں استفادہ کرنا جائز ہے؟

ج: اگر فروخت شدہ سامان آپ کی ملکیت تھا تو اس کی قیمت سے خریدا ہوا سامان بھی آپ کی ملکیت ہے۔

س ۴۷۰ ایک شخص نے ایک تجارتی مرکز کو کرائے پر لیا جسے اس کے مالک نے بلدیہ کی اجازت کے بغیر تعمیر کیا تھا اب بلدیہ تعمیراتی قوانین کی مخالفت کرنے پر جرمانہ ادا کرنے کا مطالبہ کر رہی ہے۔ آیا مذکورہ جرمانہ ادا کرنا مالک پر واجب ہے جس نے بلا اجازت عمارت تعمیر کی ہے یا کرایہ دار پر؟

ج: مالک پر تعمیراتی قوانین کی مخالفت پر جرمانہ ادا کرنا واجب ہے۔

س ۴۷۱ میں نے ایک کاشت کار سے زمین خریدی جس نے گذشتہ دور میں اصلاحات اراضی کے قوانین کے تحت زمین حاصل کی تھی لیکن میں نہیں جانتا کہ زمین فروخت کرنے والا زمین کا شرعی مالک تھا یا نہیں؟ اور کافی عرصہ پہلے فوت ہو چکا ہے۔ لیکن اب اس کے وارث زمین کی قیمت کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ حکم کیا ہے؟

ج: اگر بیچنے والے نے جب زمین فروخت کی زمین پر دست ملکیت رکھتا تھا اور ظاہری طور پر زمین کا مالک تھا تو اس سے زمین خریدنا صحیح ہے اور زمین کی قیمت مالک یا اس کے ورثاء کو ادا کرنا کافی ہے اور جب آپ نے مالک کو یا اس کی اولاد کو زمین کی قیمت ادا کر دی تو انہیں مزید مطالبہ کا حق نہیں ہے۔

س ۴۷۲ میں نے ایک جائیداد کسی شخص سے خریدی اور ایک دوسرے شخص کو فروخت کر دی لیکن فروخت کرنے والے نے مجھ سے تحریر شدہ وثیقہ چھین لیا اور زمین

کو دوبارہ کسی اور شخص کو فروخت کر دیا اور کیونکہ میں مذکورہ وثیقہ کے چھینے جانے کو ثابت نہیں کر سکا تو آیا وہ معاملہ صحیح ہے جو میں نے انجام دیا ہے یا وہ معاملہ صحیح ہے جو اس نے انجام دیا ہے؟

ج: مالک کی طرف سے شرعی طور پر صحیح فروخت کے ثابت ہو جانے کے بعد خریدار اس شے کے امور کا مالک ہے اور وہ اسے جسے چاہے فروخت کر سکتا ہے اور پہلے فروخت کرنے والے کو اس شے میں تصرف کرنے کا حق نہیں ہے بلکہ اگر وہ کسی اور کو مذکورہ شے فروخت کر بھی دے تو یہ معاملہ فضولی کہلائے گا اور پہلے خریدار کی اجازت کا محتاج ہے۔

س ۴۷۳ میں نے اپنے بھتیجے سے وعدہ کیا تھا کہ وہ جب بھی تمام قیمت مجھے ادا کر دے گا میں اپنی زمین کا ایک حصہ اسے فروخت کر دوں گا لیکن بعض دفتری مشکلات کی وجہ سے میں نے فروخت سے پہلے ہی زمین اس کے نام کرا دی اور اس نے خود اقرار کیا تھا کہ میں زمین کا مالک نہیں ہوں لیکن کچھ عرصہ گزرنے کے بعد زمین اس کے نام ہونے کی وجہ سے زمین کا مطالبہ شروع کر دیا ہے۔ آیا مجھے اس کے مطالبے کا مثبت جواب دینا چاہیے؟

ج: جب تک صحیح شرعی طریقے سے خرید و فروخت انجام نہ پا جائے مدعی کا مذکورہ زمین میں کوئی حق نہیں ہے اور زمین اس کے نام کرتے وقت اس کا یہ صریحاً اقرار کرنا کہ زمین میری ملکیت نہیں ہے مذکورہ تحریر سے استفادے کے حق کو

سلب کرلیتا ہے۔

س۴۷۴ یہاں پر ایک شخص کی زمین تھی ہمارے دفتر کی کواپریٹو سوسائیٹی نے اس پر قبضہ کرلیا اور اس کی پلاٹنگ کر کے دفتر کے ملازمین میں تقسیم کرنا شروع کردیا اور اس کے بدلے کچھ رقم بھی لے لی اور یہ دعویٰ بھی کیا کہ مذکورہ رقم ہم نے زمین کے مالک کو دے دی ہے اور زمین کے مالک کو راضی کرلیا ہے لیکن ایک شخص نے خود مالک سے یہ سننے کا دعوی کیا ہے کہ وہ راضی نہیں ہے جبکہ مذکورہ زمین پر مسجد اور مکانات تعمیر ہو چکے ہیں۔ بنابرایں مندرجہ ذیل سوالات پیش آتے ہیں۔

(ا) آیا مسجد کی زمین اور اس کی تعمیرات کے جاری رکھنے کے لئے زمین کے مالک سے اجازت لینا ضروری ہے؟

(ii) اس زمین کی نسبت سے جس پر ملازمین نے مکانات تعمیر کر لئے ہیں ان کی کیا ذمہ داری ہے؟

ج: اگر ثابت ہو جائے کہ کواپریٹو سوسائیٹی کے نمائندوں نے (جو کہ مالک سے زمین خریدنے پر مامور تھے) صحیح طریقے سے مالک کے ساتھ معاملہ انجام دیا ہے اور مالک کی رضایت حاصل کرلی ہے تو ان کا مالک سے زمین خریدنا صحیح ہے۔ اور اسی طرح اگر وہ زمین تقسیم کرتے وقت اس بات کا دعویٰ کریں کہ انہوں نے زمین کے مالک سے شرعی طریقے سے زمین حاصل کی ہے تو جب

تک ان کے جھوٹ بولنے کا علم نہ ہو جائے ان کا عمل صحت کا حامل ہے اور زمین کی تقسیم بھی صحیح ہے اور آثار ملکیت بھی حاصل ہیں اور جنہوں نے زمین مذکورہ سوسایٹی سے لے لی ہے انکا اس میں تصرف کرنا بھی صحیح ہے اور اسی طرح شرکاء کی اجازت سے مسجد تعمیر کرنا بھی صحیح ہے اور جب تک ان لوگوں کے جھوٹ کا علم نہ ہو جائے جنھوں نے صحیح طریقے سے زمین کے حصول کا دعوی کیا ہے سابق مالک کے عدم رضایت کے دعویٰ کا کوئی اثر نہیں ہے۔

س ۴۷۵ ایک شخص نے شہید کی زوجہ سے کہا کہ وہ شہداء کی اولاد کو دیے جانے والے کوپن حاصل کرلے جسکے ذریعے گاڑی حاصل کی جاتی ہے تاکہ وہ شخص اپنے لئے مذکورہ کوپن کے ذریعے گاڑی خریدلے۔ شہید کی زوجہ نے بچوں کی سرپرست ہونے کی وجہ سے قبول کرلیا اب گاڑی خریدنے کے بعد شہید کے فرزند دعویٰ کررہے ہیں کہ یہ گاڑی ہماری ہے کیونکہ یہ شہداء کے کوپن کے ذریعے خریدی گئی ہے۔ کیا یہ دعویٰ صحیح ہے یا نہیں؟

ج: اگر گاڑی فروخت کرنے والے نے کوپن دیکھ کر خود خریدار کو گاڑی فروخت کی ہے اور خریدار نے بھی گاڑی اپنے مال سے اپنے لئے خریدی ہے تو گاڑی اسی کی ملکیت ہے لیکن خریدار شہداء کے کوپن کی قیمت کا ضامن ہے۔

س ۴۷۶ میں نے ایک زمین وکیل کی حیثیت سے سادہ وثیقہ پر ایک شخص کو فروخت کی

اور قیمت کا ایک حصہ لے لیا اور یہ طے پایا کہ خریدار جب تمام قیمت ادا کر دے گا تو میں زمین اس کے نام کر دوں گا ابھی تک زمین فروخت کرنے والے موکل کے نام ہے اور خریدار کے نام نہیں ہوئی ہے اس عرصے میں خریدار نے مذکورہ زمین پر متعدد تجارتی مرکز قانونی اجازت کے بغیر تعمیر کیے جس کی وجہ سے مذکورہ زمین پر مختلف ٹیکس لگا دیے گئے مثلاً کرائے پر دیے اور تعاونی ٹیکس وغیرہ۔ 12 سال قبل میں نے یہ زمین سادہ وثیقہ کے ذریعے جب فروخت کی تھی تو یہ خالی زمین تھی اور مذکورہ وثیقہ میں مکتوب ہے کہ جب زمین خریدار کے نام کی جائے گی تو تمام اخراجات خریدار ہی ادا کرے گا۔ آیا مذکورہ ٹیکس فروخت کرنے والے کے ذمہ ہے یا خریدار کے؟

ج: خود زمین یا زمین فروخت کرنے کی وجہ سے جو ٹیکس لگائے گئے ہیں ان کا ادا کرنا فروخت کرنے والے کی ذمہ داری ہے اور جو ٹیکس زمین پر تعمیرات کی وجہ سے لگائے گئے ہیں تو وہ زمین پر تعمیرات کرنے والے خریدار کو ادا کرنے ہیں جس نے مذکورہ زمین پر تجارتی مراکز تعمیر کیے ہیں اور اگر ضمن عقد میں یہ شرط قبول کر لی گئی ہو کہ ٹیکس ایک طرف کے ذمہ ہے تو اس شرط پر عمل کریں گے۔

س ۷۷۴ ایک شخص نے ایک گھر قیمت اور معاملہ کی شرائط طے ہو جانے کے بعد نقد اور قسطوں پر خرید لیا اور پھر انہی خریدی ہوئی شرائط پر مذکورہ گھر ایک اور شخص کو

فروخت کر دیا اس شرط پر کہ باقی قسطیں دوسرا خریدار ادا کرے گا۔ آیا ایسی صورت میں پہلے فروخت کرنے والے کو معاملے کی شروط سے پلٹ جانے کا حق ہے؟ اور یہ کہ گذشتہ معاہدہ کالعدم قرار پا سکتا ہے؟

ج: معاملہ انجام پانے کے بعد فروخت کرنے والے کو معاملے اور اس کی شرائط سے روگردانی کا حق نہیں ہے اور اسی طرح خریدار کا کسی اور شخص کو تمام اقساط ادا کرنے سے پہلے گھر کا فروخت کرنا بلا مانع ہے۔ لیکن اسے یہ حق نہیں ہے کہ وہ اپنے ذمہ کی قسطوں کو دوسرے خریدار کے حوالے کر دے۔ ہاں اگر فروخت کرنے والا قبول کرلے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۴۷۸ ایک دوکاندار نے قرعہ کے ذریعہ ایک ٹیلیویژن کو فروخت کے لئے پیش کیا اور مذکورہ قرعہ میں 130 افراد میرے ساتھ شریک تھے۔ قرعہ میرے نام نکل آیا اور میں نے ٹیلی ویژن خرید لیا۔ آیا مذکورہ طریقے سے خریدنا صحیح ہے؟ اور کیا اس سے استفادہ کرنا جائز ہے؟

ج: اگر قرعہ نکلنے کے بعد خرید و فروخت انجام پائے تو مذکورہ طریقے سے خریدنا صحیح ہے اور استفادہ کرنا بھی جائز ہے۔

س ۴۷۹ ایک شخص نے کسی کو اپنا پلاٹ فروخت کر دیا خریدار نے مذکورہ پلاٹ کسی اور شخص کو فروخت کر دیا اب اس بات کو نظر میں رکھتے ہوئے کہ آج کل جدید

قوانین کے مطابق ہر معاملے پر ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ آیا پہلے بیچنے والے پر واجب ہے کہ زمین پہلے خریدار کے نام کرائے اور پھر پہلا خریدار دوسرے خریدار کے نام کرائے یا اس کے لئے جائز ہے کہ دوسرے خریدار کے نام کرا دے تاکہ پہلا خریدار ٹیکس دینے سے معاف ہو جائے؟ اور اگر پہلے خریدار کے نام کرا دے تو پہلے خریدار کو جو ٹیکس دینا پڑے گا آیا وہ (پہلا فروخت کرنے والا) اس کا ضامن ہے؟ اور آیا اس پر پہلے خریدار کے اس مطالبہ پر عمل کرنا واجب ہے کہ زمین بغیر واسطے کے دوسرے خریدار کے نام کرا دی جائے۔

ج: اگر قانون کی خلاف ورزی نہ ہو تو پہلے فروخت کرنے والے کو اختیار ہے کہ وہ زمین پہلے خریدار کے نام کرائے یا دوسرے خریدار کے نام اور اسے اس بات کا بھی حق ہے کہ وہ۔ ملکی قانون کی پابندی کرتے ہوئے اس معاونت پر حق زحمت کا خریدار سے مطالبہ کرے اگر زمین پہلے خریدار کے نام کرائے تو پہلے خریدار سے لئے جانے والے ٹیکس کا ضامن نہیں ہے اور نہ ہی بلا واسطہ دوسرے خریدار کے نام زمین کرانا اس پر لازم ہے۔

احکام خیارات

۱۔خیار مجلس:

س ۴۸۰ ایک شخص نے کسی سے کچھ جائیداد خریدی اور بیچنے والے کو بیعانہ بھی دے دیا۔ تین گھنٹے بعد فروخت کرنے والے نے معاملہ کو فسخ کر دیا اور مذکورہ جائیداد خریدار کے حوالہ نہیں کی، حکم کیا ہے؟

ج: اگر فسخ دونوں کی جدائی کے بعد انجام پایا ہو یا کسی خیار فسخ کے شرعی اسباب کے بغیر انجام دیا گیا ہو تو مذکورہ فسخ باطل ہے اور اس کا کوئی اثر نہیں ہے۔اور اگر دونوں کے خرید و فروخت کی جگہ چھوڑنے سے قبل یا کسی اور سبب خیار کے تحت فسخ انجام پایا ہو تو فسخ صحیح ہے اور نافذ ہے۔

۲۔خیار عیب:

س ۴۸۱ اگر سرکاری دفاتر جائیداد کو خریدار کے نام کرنے سے انکار کر دیں تو آیا مذکورہ

انکار فسخ کا جواز فراہم کرتا ہے؟

ج: اگر معاملے کے بعد واضح ہو جائے کہ مذکورہ شے سرکاری طور پر دوسرے کے نام قابل نقل نہیں تھی اور یہ ممنوعیت عرفاً عیب شمار کی جائے تو خریدار کو حق خیار ہے۔

س ۴۸۲ اگر معاملہ انجام پانے کے دوران معلوم ہو کہ مذکورہ شے سرکاری طور پر خریدار کے نام نہیں ہو سکتی تو آیا معاملہ باطل ہو جائے گا؟

ج: مذکورہ علم معاملے کے باطل ہونے کا سبب نہیں بنتا اور خریدار کے علم کے سبب اسے حق فسخ بھی نہیں ہے۔

۳۔ خیار تاخیر

س ۴۸۳ ایک شخص نے کسی سے اپنے ذمہ معینہ قیمت پر ایک گھر خریدا لیکن تاخیر قیمت کی شرط کے بغیر دو سال تک اس نے قیمت ادا نہیں کی اور فروخت کرنے والے نے بھی گھر خریدار کے حوالے نہیں کیا۔ کیا مذکورہ معاملہ باطل ہے؟

ج: خریدار کی طرف سے قیمت ادا کرنے میں اور گھر تحویل لینے میں تاخیر سے معاملہ باطل نہیں ہوتا اگرچہ اس نے فروخت کرنے والے کے ساتھ اسے شرط نہ بھی قرار دیا ہو لیکن فروخت کرنے والے کو ایسے معاملے میں تین دن گذر جانے کے بعد خیار فسخ ہے۔

۴۔خیارِ شرط

س ۴۸۴ میں نے ایک رہائشی گھر ایک شخص کو غیر قابل فسخ (عقد لازم) کے تحت فروخت کیا اور یہ طے پایا کہ اگر خریدار وعدہ کے مطابق سرکاری دفتر میں گھر رجسٹری کرنے کے لئے حاضر نہیں ہوا اور باقی قیمت ادا نہیں کی تو فروخت کرنے والے کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ معاملے کو فسخ کر دے اور مذکورہ گھر کو اس دن کی قیمت پر کسی دوسرے شخص کو فروخت کر دے گا اب کیونکہ خریدار وعدے کے مطابق سرکاری دفتر میں حاضر نہیں ہوا تو میں نے معاملہ فسخ کر دیا اور گھر ایک دوسرے شخص کو فروخت کر دیا ہے۔ آیا یہ معاملہ شرعاً صحیح ہے؟

ج: معاملہ کا فسخ کرنا اور فسخ کے بعد دوسرے شخص کو فروخت کرنا جائز ہے جیسا کہ دونوں نے عقد لازم کے دوران مذکورہ شرط پر اتفاق کیا تھا۔

۵۔خیارِ رؤیت

س ۴۸۵ اگر زمین فروخت کرنے والا خریدار کو یہ بتائے کہ زمین کا رقبہ اتنے مربع میٹر ہے اور اس کے مطابق کاغذات تحریر کر لئے گئے لیکن اس کے بعد خریدار نے مشاہدہ کیا کہ زمین فروخت کرنے والے کے بتائے ہوئے رقبہ سے بہت کم ہے کیا یہ معاملہ شرعاً صحیح ہے؟ اور آیا خریدار کو معاملہ فسخ کرنے کا حق ہے یا نہیں؟

ج: اگر خریدار نے فروخت کرنے والے کے کہنے پر اعتماد کر کے زمین خریدی تو معاملہ صحیح ہے۔لیکن خریدار کو وصف کے تبدیل ہونے کی وجہ سے معاملہ کو فسخ کرنے کا حق ہے۔اور اگر ہر میٹر زمین معین شدہ قیمت میں خریدی اس گمان کے ساتھ کہ زمین کا رقبہ اتنی ہی مقدار کا ہے اور وہ کم نکلا تو موجودہ مقدار کی زمین پر معاملہ صحیح ہے اور خریدار کو زمین کی مساحت کے کم ہونے کی نسبت سے قیمت واپس لینے کا حق ہے یا اگر چاہے تو معاملہ فسخ کردے اور تمام قیمت واپس لے سکتا ہے۔

۶۔ خیارِ غبن

س۴۸۶ اگر خریدار مقررہ وقت پر قیمت ادا نہ کرے یہاں تک کہ اس شے کی قیمت معاملہ کے دن سے بڑھ جائے تو اس صورت میں کیا فروخت کرنے والے کے لئے خیار غبن ثابت ہوجائے گا؟ یا قیمت کے ادا کرنے کا وقت گزر جانے سے خیار تاخیر ثابت ہوگا؟

ج: خیار غبن کا معیار یہ ہے کہ معاملے کے دن عادلانہ قیمت کے لحاظ سے غبن حاصل ہو مثلاً اگر فروخت کے دن متاع کو اس کی اصلی قیمت سے اس قدر کم قیمت پر فروخت کرے جو کہ قابل درگزر نہ ہو، لیکن معاملے کے ہوجانے کے بعد قیمت کا بڑھ جانا غبن کا معیار نہیں ہے جو کہ سبب خیار ہے اور اسی طرح سے

فقط مؤجل قیمت کے وقت کا گزر جانا فروخت کرنے والے کے لئے باعث خیار نہیں ہے۔

س ۴۸۷ میں نے ایک زمین کسی قیمت پر فروخت کی۔ اس کے بعد ایک شخص نے آ کر کہا کہ تم مغبون ہوئے ہو۔ آیا اس کے کہنے سے میرے لئے خیار غبن ثابت ہو جائے گا؟

ج: جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے کہ آپ نے مذکورہ زمین علم نہ ہونے کی وجہ سے اس دن کے مارکیٹ ریٹ سے اتنی کم قیمت پر فروخت کی ہے جو درگزر کے قابل نہیں ہے تو خیار غبن کا حق اسکے لئے ثابت نہیں ہے۔

س ۴۸۸ ایک شخص نے معین مساحت کی زمین فروخت کی بعد میں معلوم ہوا کہ زمین کا رقبہ زیادہ ہے۔ آیا فروخت کرنے والے کو زمین کی زیادہ مقدار کے مطالبے کا حق ہے؟

ج: اگر معین قیمت پر تمام زمین اس خیال سے فروخت کرے کہ اس کا اتنا رقبہ ہے اور بعد میں معلوم ہو کہ زمین کا رقبہ زیادہ تھا۔ بنا برایں زمین کی واقعی قیمت اس کی اداشدہ قیمت سے زیادہ ہے تو اس صورت میں بیچنے والے کو خیار غبن کا حق حاصل ہے اور معاملہ فسخ کر سکتا ہے لیکن اگر اس نے ہر میٹر زمین خاص

قیمت پر فروخت کی ہو تو اسے زائد مقدار کے مطالبے کا حق ہے۔

س ۴۸۹ اگر فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان اس بنیاد پر معاملہ انجام پائے کہ خریدار چند ایام تک قیمت ادا نہیں کرے گا تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ وہ مغبون ہے یا نہیں ہے؟ آیا مذکورہ معاملہ شرعاً صحیح ہے؟ اور بر فرض صحت آیا اسے فسخ کرنے کا حق ہے؟

ج: ایک خاص مدت تک قیمت کی تاخیر کے ساتھ معاملہ کرنا صحیح ہے تا مغبون ہونے یا نہ ہونے کا انکشاف ہو سکے۔ لیکن جب تک غبن ثابت نہ ہو اسے فسخ کرنے کا حق نہیں ہے۔

س ۴۹۰ ایسے معاملے کا کیا حکم ہے جس میں مغبون ہونے والا شخص مسلمان نہ ہو؟

ج: مغبون کے لئے خیار غبن ثابت ہے اور مسلمان و غیر مسلمان میں کوئی فرق نہیں ہے۔

س ۴۹۱ میں نے ایک گھر کسی کو فروخت کیا خریدار نے قیمت ادا کرنے اور گھر قبضے میں لینے کے بعد اعلان کیا کہ مغبون ہے اور معاملہ فسخ کر دیا لیکن خریدار نے اس وقت سے اب تک مختلف بہانوں سے گھر خالی نہیں کیا اور مجھ سے قیمت واپس نہیں لی۔ یہاں تک کہ دو سال بعد اس نے دعویٰ کیا ہے کہ آدھے گھر

میں اس نے معاملہ فسخ کر دیا تھا اور اب آدھے گھر کی قیمت واپس مانگ رہا ہے۔ آیا شرعاً اس کے آدھے گھر خریدنے کا دعویٰ کرنا صحیح ہے۔ اور یہ بات بھی معلوم ہے کہ وہی مغبون ہونے کا دعویٰ دار ہے اور اسی نے معاملہ کو فسخ کیا ہے؟

ج: جہاں غبن ثابت ہو جائے وہاں مغبون کو تمام معاملے میں فسخ کا حق حاصل ہے اور دیا ہوا مال واپس لے سکتا ہے البتہ اسے آدھے گھر میں معاملہ فسخ کرنے کا حق نہیں ہے اور نہ ہی ادا کردہ قیمت سے زیادہ مطالبہ کرنے کا حق ہے۔

س ۴۹۲ دو افراد کے مابین معاملہ انجام پایا اور ایک سادہ وثیقہ تحریر ہو گیا دونوں نے دوران عقد شرط کی کہ جس نے بھی معاملے سے روگردانی کی وہ دوسرے شخص کو ایک مقررہ رقم ادا کرے گا اب ایک شخص غبن کی وجہ سے معاملے سے روگردانی کر رہا ہے۔ کیا اسے معاملہ فسخ کرنے کا حق ہے؟ اور اگر غبن کی وجہ سے معاملہ فسخ کر دے تو آیا اس پر شرط کے مطابق عمل کرنا واجب ہے؟

ج: دونوں طرف سے روگردانی کی صورت میں مقررہ رقم جدا ادا کرنے کی شرط اگرچہ بذات خود صحیح ہے اور اس شرط کا پورا کرنا بھی واجب ہے نیز اگر شرط عقد کے ضمن میں کی جائے یا معاملہ مذکورہ اسی شرط کی بنا پر واقع ہو تو شرط پر عمل کرنا ایسی صورت میں واجب ہے۔ لیکن مذکورہ شرط پر عمل کرنا اس صورت کو شامل نہیں ہے جہاں خیار غبن کی وجہ سے معاملہ فسخ کر دیا جائے البتہ اگر شرط

فسخ کی صورت میں بھی جاری ہو تو شرط پر عمل کرنا لازم ہے۔

س۴۹۳ مجھے گھر خریدنے کے ایک ہفتے بعد معلوم ہوا کہ میں مذکورہ معاملے میں مغبون ہوگیا ہوں۔ میں نے فروخت کرنے والے کی طرف رجوع کیا لیکن اس نے معاملہ فسخ کرنے اور قیمت واپس دینے سے انکار کر دیا اور گھر میرے قبضے اور استعمال میں رہا۔ اس کے بعد گھر کی قیمت میں اضافہ ہوگیا تو مالک نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ معاملہ فسخ کر دے اور گھر خالی کر دیا جائے۔ میں نے اس کے مطالبے کا مثبت جواب دینے سے اس وقت تک کے لئے انکار کر دیا جب تک وہ میری ادا کردہ قیمت سے زیادہ قیمت مجھے واپس نہ کرے لیکن اس نے زیادہ قیمت واپس کرنے سے انکار کر دیا۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا غبن کے انکشاف کے بعد میرا مالک کی طرف رجوع کرنا معاملے کے فسخ ہونے کا سبب ہے؟ اور زیادہ کے قیمت کی زیادتی کے مقابلے میں میرا قبول فسخ کرنا معاملہ فسخ ہونے کے لئے کافی ہے؟

ج: صاحب خیار کا دوسرے شخص کی طرف فسخ کے بارے میں صرف گفتگو کے لئے رجوع کرنا یا اضافی قیمت پر گھر واپس کرنے پر اظہار رضایت کرنا معاملے کو فسخ نہیں کرتا۔ لیکن کیونکہ صاحب خیار کا فسخ کرنا دوسرے شخص کی موافقت کرنے پر موقوف نہیں ہے اور نہ ہی اس کے گھر واپس کرنے پر موقوف ہے لہذا اگر غبن کی اطلاع پانے کے بعد آپ نے واقعاً معاملہ فسخ کر دیا تھا تو وہ فسخ صحیح ہے

اور آپ فسخ کے بعد گھر کے مالک نہیں ہیں بلکہ گھر فروخت کرنے والے کے حوالے کرنا واجب ہے۔

۷۔ خیاری معاملہ

س ۴۹۴ اگر ایک شخص نے کوئی شے خیاری معاملے کے ساتھ فروخت کی۔ آیا فروخت کرنے والے یا خریدار کے لئے مذکورہ شے کو پہلے خریدار کی تحویل میں دینے سے پہلے کسی اور شخص کو فروخت کرنا جائز ہے؟

ج: جب تک کہ فروخت کرنے والا معاملہ فسخ نہ کرے مذکورہ شیء خیاری معاملہ کے بعد خریدار کی ملکیت ہے۔ لہذا فروخت کرنے والے کے لئے سابقہ معاملے کو فسخ کرنے سے پہلے دوسرے شخص کو فروخت کرنا جائز نہیں ہے لیکن اگر فروخت کرنے والا فسخ نہ کرے تو خیار کی مدت گزرنے کے بعد خریدار کے لیئے کسی دوسرے شخص کو مذکورہ شے فروخت کرنا جائز ہے۔ اگرچہ خریدار اُس شیء کو دوسرے شخص کے قبضہ اور اختیار میں نہ بھی دے۔

۸۔ شرط کی مخالفت کرنے کا خیار

س ۴۹۵ ایک شخص نے دوسرے شخص سے کچھ سامان اس شرط پر خریدا کہ دو ماہ کے دوران اس کی قیمت ادا کر دی جائے گی اور یہ کہ مذکورہ مدت میں خریدار کو

معاملہ فسخ کرنے کا خیار ہوگا۔ لیکن خریدار نے سات ماہ بعد مال واسباب کو واپس کیا اور فروخت کرنے والے نے اس شرط پر قبول کرلیا کہ مقررہ وقت سے فسخ میں تاخیر کرنے کی وجہ سے جو خسارہ ہوا ہے اسے قیمت میں کچھ فی صد کمی کر کے خسارے کی مقدار کے مطابق لے لے گا کیونکہ اگر فسخ مقررہ وقت پر انجام پاتا تو فروخت کرنے والا اسے کسی اور کو فروخت کر دیتا اور اس کی قیمت سے کسی اور تجارت میں استفادہ کرتا۔ اب سوال یہ ہے آیا خیار کی مدت گذرنے کے بعد خریدار کو معاملہ فسخ کرنے کا حق ہے؟ اور فروخت کرنے والے پر قبول کرنا واجب ہے؟ اور آیا فروخت کرنے والے کو یہ حق ہے کہ فسخ کو مذکورہ شرط یعنی قیمت میں ایک خاص فی صد کمی کے ساتھ قبول کرے؟

ج: خیار کی مدت گزرنے کے بعد صاحب خیار کو فسخ کرنے کا حق نہیں ہے اور نہ ہی سامان کے واپس کرنے کا حق ہے اسی طرح فروخت کرنیوالے کو قبول کرنے پر مجبور نہیں کرسکتا۔ ہاں دونوں اقالہ کرنے پر توافق کرسکتے ہیں لیکن فروخت کرنے والے کو قیمت کی خاص فی صد کمی پر اقالہ قبول کرنے کا حق نہیں ہے اور اگر قیمت کی خاص فیصد کمی پر اقالہ کیا تو اقالہ باطل ہے۔

س۴۹۶ آیا فروخت کرنے والے یا خریدار کی طرف سے معاملے کی غرض یا مقصد پورا نہ ہونے کے بہانے معاملہ فسخ کرنا جائز ہے؟

ج: اغراض ومقاصد کا پورا نہ ہونا جب تک عقد کے دوران بصورت شرط ذکر نہ کیا

جائے یا معاملہ کا انجام پانا اس پر موقوف نہ ہو اس وقت تک شرعاً فسخ کا حق نہیں ہے۔

س ۴۹۷ میں نے اپنی دکان عام وثیقہ کی تحریر کے ذریعے چند شرائط کے ساتھ فروخت کی ان شرائط میں سے ایک شرط یہ تھی کہ خریدار تمام ٹیکس ادا کرے گا لیکن اب وہ انکار کر رہا ہے، آیا مجھے معاملہ فسخ کرنے کا حق ہے؟

ج: خریدار کا ٹیکس کے محکمہ کو رقم ادا نہ کرنا اور ٹیکس کے محکمہ کا فروخت کرنے والے کو ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار ٹھہرانا فروخت کرنے والے کے لئے خیار فسخ کا باعث نہیں بنتا ہاں اگر عقد کے دوران صریح طور پر شرط کی ہو کہ اگر خریدار نے ٹیکس ادا نہ کیا تو فروخت کرنے والے کو حق فسخ ہوگا تو اس صورت میں فروخت کرنے والے کو فسخ کرنے کا حق ہے۔

س ۴۹۸ ایک شخص نے پلاٹ اس شرط پر خریدا کہ اگر سرکاری طور پر زمین اس کے نام نہ ہو سکے یا اس بات کا انکشاف ہو جائے کہ مذکورہ پلاٹ بلدیہ کے پروجیکٹ میں شامل ہے تو وہ فسخ کرنیکا حقدار ہوگا۔ اور کیونکہ خریدار بلدیہ سے تعمیر کی اجازت نہیں لے سکا ہے لہذا فروخت کرنے والے سے فسخ اور قیمت کی واپسی کا مطالبہ کر رہا ہے اور اس بات کا مطالبہ بھی کر رہا ہے کہ اگر آج سے دو سال تک بلدیہ اسے تعمیرات کی اجازت دے

دے تو فروخت کرنے والا سابقہ قیمت پر اسے دوبارہ مذکورہ زمین کو فروخت کردے۔ آیا اس کی جانب سے مذکورہ شرط کرنا صحیح ہے؟

ج: اگرچہ خریدار کو متفق علیہ شرائط کے مطابق جس پر دونوں نے اتفاق کیا ہے فسخ کرنے کا حق ہے لہذا وہ معاملہ فسخ کرسکتا ہے اور فروخت کرنے والے سے قیمت کا مطالبہ بھی کرسکتا ہے لیکن فسخ کے دوران کسی قسم کی شرط کرنے کا اسے کوئی حق نہیں ہے۔

س۴۹۹ بیچنے والے اور خریدار کے درمیان خریدار کی طرف سے فروخت کرنے والے کے حق میں معینہ شرائط پر معاملہ انجام پا گیا اور خریدار نے بیچنے والے کو بیعانہ کے طور پر کچھ قیمت بھی ادا کردی لیکن بعد میں خریدار نے باقی شرائط پر عمل کرنے سے انکار کردیا۔ کیا خریدار کو یہ حق ہے کہ وہ فروخت کرنے والے کو معاملہ اتمام کرنے پر مجبور کرے؟

ج: فروخت کرنیوالے نے جب تک شرط پر عمل نہ ہونے کی وجہ سے معاملہ فسخ نہیں کیا ہے اسوقت تک خریدار کے حق کا خیال رکھنا ضروری ہے اور خریدار بھی اسے مجبور کرسکتا ہے البتہ اگر وہ خریدار کی جانب سے بعض شرائط پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے فسخ کرنا چاہے تو معاملہ فسخ کرسکتا ہے اور اس صورت میں خریدار فروخت کرنے والے کو مجبور نہیں کرسکتا لیکن ادا شدہ قیمت واپس لے سکتا ہے۔

خیارات کے متفرق احکام

س ۵۰۰ آیا کسی حق کا مطالبہ نہ کرنا یا مطالبہ کرنے میں دو سال تک تاخیر کرنا شرعی طور پر حق کو ساقط کر دیتا ہے؟

ج: حق کا مطالبہ نہ کرنا یا مطالبہ کرنے میں تاخیر کرنا حق کو ساقط نہیں کرتا۔ ہاں اگر حق ایک معین مدت تک ہو تو اس مدت کے گزرنے کے بعد حق ساقط ہو جاتا ہے۔

س ۵۰۱ ایک شخص نے زمین فروخت کی جس کی کچھ قیمت ادھار تھی۔ فروخت کرنے والے نے نقد حصے کی رقم لے لی اور زمین خریدار کے حوالے کر دی بعد میں ایک اور شخص اسی زمین کو مذکورہ قیمت سے زیادہ پر خریدنے کے لئے تیار ہو گیا آیا فروخت کرنے والے کے لئے جائز ہے کہ سابقہ معاملے کو فسخ کر دے اور زمین کو زیادہ قیمت پر ایک دوسرے خریدار کو فروخت کر دے؟

ج: صحیح طور پر معاملہ انجام پانے کے بعد فروخت کرنے والے پر معاملے کے

مطابق عمل کرنا واجب ہے اور معاملے کو فسخ کرنا اور دوسرے شخص کو فروخت کرنا صحیح نہیں ہے۔ البتہ اگر وہ حق فسخ کا حامل ہو تو فسخ کر سکتا ہے۔

س ۵۰۲ میں نے ایک شخص کو اس شرط پر زمین فروخت کی کہ وہ چار سال کے دوران اس کی قیمت ادا کر دے گا لیکن میں معاملے کے دوران ہی معاملے سے ناراضی ہو گیا تھا۔ ایک سال گزرنے کے بعد میں نے خریدار سے زمین واپس کرنے کا مطالبہ کیا لیکن اس نے زمین واپس دینے سے انکار کر دیا۔ آیا مذکورہ معاملے سے روگردانی کا کوئی طریقہ ہے؟

ج: معاملہ سے فقط ناراضی ہونے پر شرعی لحاظ سے کوئی اثر نہیں پڑتا۔ لہذا صحیح طور پر معاملہ انجام پانے کے بعد معاملہ شرعی طور پر نافذ ہے اور خریدار مذکورہ شے کا مالک ہے اور فروخت کرنے والے کو زمین واپس لینے کا حق نہیں ہے ہاں اگر اسے اسباب خیار میں سے کوئی بھی خیار حاصل ہے تو معاملہ کو فسخ کرنے کے بعد زمین واپس لے سکتا ہے۔

س ۵۰۳ ایک شخص نے اپنی جدا شدہ زمین جسکی سرکاری سند بھی موجود تھی سادہ وثیقہ کے ذریعے تمام خیارات کو ساقط کر کے فروخت کی لیکن سرکاری سند کو استعمال کرتے ہوئے اس نے زمین کو دوبارہ کسی اور شخص کو فروخت کر دیا آیا مذکورہ زمین کا دوبارہ معاملہ کرنا صحیح ہے؟

ج: معاملے کے صحیح طور پر انجام پانے کے بعد جبکہ تمام خیارات بھی ساقط کیے جا

چکے ہیں فروخت کرنے والے کا دوبارہ کسی دوسرے شخص کو زمین فروخت کرنا صحیح نہیں ہے۔ بلکہ مذکورہ معاملہ فضولی ہے اور سابقہ خریدار کی اجازت پر موقوف ہے۔

س ۵۰۴ ایک شخص نے کارخانے سے کچھ مقدار سیمنٹ خریدا اور اسکی شرط یہ تھی کہ تدریجا سیمنٹ اس کے حوالے کردیا جائے گا جبکہ اس نے سیمنٹ کی تمام قیمت کارخانے کو ادا کردی۔ خریدار کے کچھ مقدار میں سیمنٹ لینے کے بعد بازار میں سیمنٹ کی قیمت میں بہت اضافہ ہوگیا۔ آیا کارخانے کو یہ حق ہے کہ معاملہ فسخ کردے اور سیمنٹ کی باقی مقدار ادا کرنے سے انکار کردے؟

ج: معاملہ کے صحیح طور پر انجام پانے کے بعد، چاہے معاملہ نقد ہو یا ادھار یا سلف فروخت کرنے والے کے لئے یک طرفہ طور پر معاملہ فسخ کرنا جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر فروخت کرنے والا خیارات شرعیہ میں سے کسی خیار کا حامل ہے تو معاملہ فسخ کرسکتا ہے۔

س ۵۰۵ میں نے ایک گھر سادہ وثیقہ تحریر کے ذریعے اس شرط پر خریدا کہ قیمت کا کچھ حصہ نقد اور کچھ مقدار تین ماہ کے دوران ادا کرکے گھر سرکاری طور پر میرے نام کردیا جائے گا۔ لیکن میں مذکورہ مدت میں باقی قیمت ادا نہ کرسکا اور فروخت کرنے والے نے بھی کوئی اعتراض نہیں کیا۔ یہاں تک کہ چار ماہ بعد

میں نے اس کی طرف رجوع کیا تا کہ بقیہ قیمت ادا کر کے گھر قبضہ میں لے لوں لیکن فروخت کرنے والے نے گھر کا قبضہ دینے سے انکار کر دیا اور اس بات کا دعویٰ کیا کہ تعین شدہ مدت ختم ہونے کے بعد اس نے معاملہ فسخ کر دیا تھا۔ آیا باقی قیمت مقررہ مدت میں ادا نہ کرنے کی وجہ سے اسے فسخ کرنے کا حق ہے؟ جبکہ یہ بات بھی معلوم ہے کہ اس نے وصول شدہ رقم بھی واپس نہیں کی اور مذکورہ مدت میں گھر کرایہ پر دے دیا اور اس کا کرایہ بھی وصول کر لیا۔

ج: فقط باقیماندہ قیمت کا وقت مقررہ پر ادا نہ کرنا فروخت کرنے والے کے لئے حق فسخ کا سبب نہیں بنتا۔ لہذا اگر معاملہ صحیح شرعی طور پر انجام پا گیا تھا لیکن گھر مالک کے قبضے میں رہا اور اس نے گھر کرایہ پر دے دیا درحالیکہ اسے فسخ کا حق بھی حاصل نہیں تھا تو اس کا کرایہ پر دینا فضولی ہے اور خریدار کی اجازت پر موقوف ہے اور اس پر واجب ہے کہ گھر خریدار کے حوالے کرنے کے ساتھ کرایہ کی رقم بھی خریدار کو ادا کرے اگر خریدار کرائے کے عقد پر راضی ہو جائے اور اگر کرائے کے عقد پر راضی نہ ہو تو اسے مدت تصرف کے عوض اجرت مثل کے مطالبے کا حق ہے۔

س ۵۰۶ آیا فروخت کرنے والا حق خیار ثابت نہ ہونے کے باوجود معاملے کو فسخ کر سکتا ہے؟ اور کیا معاملہ انجام پانے کے بعد قیمت میں اضافہ کر سکتا ہے؟

ج: مذکورہ امور میں سے کسی چیز کا حق نہیں ہے۔

س ۵۰۷ ایک شخص نے ایک گھر کسی سے خرید اجو کہ اس نے گھر بنانے والی کمپنی (ادارۂ مسکن) سے خریدا تھا۔ جب معاملہ انجام پا گیا اور فروخت کرنے والے نے قیمت وصول کر لی تو مذکورہ ادارہ نے اعلان کیا کہ پہلے سے ادا شدہ قیمت کے علاوہ مزید رقم بھی ادا کی جائے لہذا خریدار نے فروخت کرنے والے کو اطلاع دی کہ وہ اضافہ شدہ مبلغ ادا کرے ورنہ وہ معاملہ فسخ کر دے گا اور اپنی رقم واپس لے لے گا۔ لیکن فروخت کرنے والے نے اضافی مبلغ ادا نہیں کیا جس کی وجہ سے کمپنی نے یہ فیصلہ کیا کہ مذکورہ گھر ایک اور شخص کو دے دیا جائے۔ اب سوال یہ ہے کہ خریدار ادا شدہ رقم کس سے لے؟ کمپنی سے؟ فروخت کرنے والے سے؟ یا اس شخص سے جسے کمپنی نے گھر دینے کا فیصلہ کیا ہے؟

ج: اگر شرط یا دیگر کسی سبب کی وجہ سے معاملہ فسخ ہو جائے تو خریدار کا فروخت کرنے والے سے پیسوں کا مطالبہ کرنا ضروری ہے۔

س ۵۰۸ ایک شخص نے حیوان خریدا اور اسے اس نیت سے بازار لے گیا کہ اگر کوئی خریدار مل گیا تو اسے فروخت کر دے گا ورنہ معاملہ فسخ کر دے گا۔ آیا اس طرح اسکے لئے حق فسخ ثابت ہو جاتا ہے؟

ج: خریدار نہ ہونے کی وجہ سے فسخ کی نیت کرنا خیار کے ثابت ہونے کے لئے کافی نہیں ہے اور اسی طرح خریدار کے نہ ہونے پر خیار کی شرط کو معلق کرنا صحیح نہیں ہے۔ ہاں فروخت شدہ شے کیونکہ حیوان ہے لہذا خریدار کو تین دن تک حق خیار ہے۔

س ۵۰۹ چند افراد نے مل کر کچھ زمین ایک شخص سے خریدی اور چند قسطوں میں اس کی قیمت کا ایک حصہ ادا کر دیا باقی قیمت کی ادائیگی مذکورہ زمین کے قانونی طور پر ان کے نام کرنے سے مشروط تھی۔ لیکن فروخت کرنے والا ٹال مٹول سے کام لینے لگا۔ یہاں تک کہ مذکورہ زمین کو ان کے نام کرنے سے انکار کر دیا اور معاملہ کو فسخ کرنے کا دعویٰ کرنے لگا۔ آیا مذکورہ معاملہ صحیح ہے یا اس کی طرف سے معاملہ فسخ کرنا جائز ہے؟

ج: اگر خیار کے اسباب میں سے کوئی سبب موجود نہ ہو جیسے خیار شرط یا خیار غبن وغیرہ تو اس صورت میں فسخ صحیح نہیں ہے بلکہ انجام شدہ معاملہ ہی صحیح شمار کیا جائے گا اور اس پر واجب ہے کہ وہ قانونی طور پر مذکورہ زمین کو خریداروں کے نام کرے۔

س ۵۱۰ ایک شخص نے کچھ ساز و سامان کسی سے خریدا اور قیمت کا ایک حصہ ادا کرنے کے بعد اسی ساز و سامان کو کچھ منافع کے ساتھ کسی اور شخص کو فروخت کر

دیا۔لیکن دوسرے خریدار کو جب معلوم ہوا کہ پہلے خریدار نے منافع حاصل کیا ہے تو اس نے معاملہ سے اظہار ندامت کیا۔ کیا اس کے لئے معاملہ کو فسخ کرنا جائز ہے؟

ج: معاملے سے نادم ہونا یا خریدار کو اس بات کا علم ہو جانا کہ سابقہ خریدار نے مذکورہ ساز وسامان کو کم قیمت پر خریدا تھا خیار کا باعث نہیں ہوتا اور نہ ہی فسخ کے حق کا سبب بنتا ہے۔لہذا اگر دوسرے خریدار کو کسی ایسی چیز کا حق ہو جو خیار کا باعث ہو تو وہ فسخ کر سکتا ہے اور اگر نہیں تو حق فسخ نہیں رکھتا۔

اشیائے فروخت کے ملحقات

(وہ اشیاء جو کہ مبیع میں شامل ہیں)

س ۵۱۱ ایک شخص نے اپنا گھر فروخت کر دیا اور گھر فروخت کرنے کے بعد گیزر اور فانوس وغیرہ گھر سے اتار لیا۔ حکم بیان فرمائیں۔

ج: اگر مذکورہ اشیاء وغیرہ عرف عام میں گھر فروخت کرنے کے تابع شمار نہیں کی

جاتیں تو ان کا اتار لینا جائز ہے۔ ہاں اگر فروخت کرنے والے سے شرط کی ہو کہ مذکورہ اشیاء گھر میں باقی رہیں گی تو لینا جائز نہیں ہے۔

س ۵۱۲ میں نے ایک شخص سے اس کا گھر گیراج اور تمام ساز وسامان کے ساتھ خریدا لیکن اس نے فقط گھر میرے حوالے کیا اور وثیقہ سے وہ عبارت حذف کر دی جس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ گیراج بھی معاملہ میں شامل ہے۔ جبکہ اس نے وثیقہ میں مذکورہ امور اور گیراج کے عوض قیمت وصول کی تھی۔ مذکورہ مسئلہ کا حکم کیا ہے؟

ج: بیچنے والے پر واجب ہے کہ فروختہ شدہ شے کو تمام لواحق کے ساتھ تحویل دے اور اس میں فرق نہیں ہے کہ مذکورہ ملحقات کے عوض قیمت دی جائے یا ان لواحق کو فروختہ شدہ اشیاء میں ضم کیے جانے کی شرط کی گئی ہو اور خریدار فروخت کرنے والے کو مذکورہ عمل پر مجبور کر سکتا ہے۔

س ۵۱۳ میں نے ایک عمارت کی پہلی منزل خریدی جس میں کولر لگا ہوا تھا جس کا پانی سطح زمین (Ground flour) کی ٹونٹی سے پائپ کے ذریعے سے اوپر آتا تھا اور مذکورہ پائپ دیوار کی جانب سے کولر تک پہنچتا تھا لیکن اب سطح زمین پر رہنے والے مالک نے پانی کاٹ دیا ہے کیونکہ زمینی طبقے سے استفادہ کرنا اسکے لئے مخصوص ہے۔ حکم کیا ہے؟

ج: اگر معاملہ کے دوران پانی کے پائپ سے استفادہ کرنا ذکر نہ کیا گیا ہو جو کہ زمینی طبقہ میں موجود ہے تو آپ مالک کو مجبور کرنے کا حق نہیں رکھتے۔

متاع، تحویل دینا اور قیمت قبضہ میں لینا

س ۵۱۴ میرے ایک عزیز کا ایک گردہ فیل ہو گیا ہے۔ ایک شخص نے معینہ مبلغ کے عوض گردہ اھداء کرنے کا اعلان کیا لیکن طبی معائنہ کے بعد یہ بات ظاہر ہوئی کہ اس کا گردہ مریض کے پیوندکاری کے لئے مناسب نہیں ہے۔ آیا مذکورہ شخص مریض سے طے شدہ رقم کا مطالبہ کر سکتا ہے؟ چاہے یہ رقم چند دن تک طبی معائنہ کروانے کے عوض ہو؟

ج: اگر مذکورہ مبلغ گردے کے عوض ہو اور گردے کا غیر مناسب ثابت ہونا گردے کے کاٹنے اور مریض کے تحویل میں لینے کے بعد ہو تو اسے مذکورہ تمام قیمت کے مطالبے کا حق ہے۔ چاہے بیمار اس گردے سے استفادہ نہ کر سکے۔ اور اگر

گردہ کاٹنے سے پہلے یہ معلوم ہو جائے کہ گردہ غیر مناسب ہے اور مریض اسے اطلاع بھی دے دے تو اسے مریض سے کسی رقم کے مطالبہ کا حق نہیں ہے۔

س۵۱۵ میں نے اپنا رہائشی گھر ایک سادہ سند کے ساتھ فروخت کر دیا اور قیمت کا کچھ حصہ خریدار سے لے لیا باقی رقم سرکاری سند تحریر کرتے وقت ادا ہونی ہے لیکن میں اب اپنا گھر فروخت کرنے پر نادم ہوں جبکہ خریدار گھر خالی کرنے کے لئے اصرار کر رہا ہے۔ حکم بیان فرمائیں؟

ج: اگر شرعاً صحیح طور پر معاملہ انجام پا گیا تھا اور فروخت کرنے والا حق فسخ کا حامل نہیں تھا تو اس کے فقط نادم ہونے یا گھر کے نیازمند ہونے کی وجہ سے گھر تحویل دینے سے انکار کرنا جائز نہیں ہے۔

س۵۱۶ میں نے محکمہ معدنیات سے پتھر خریدنے کی اجازت حاصل کی لیکن پتھر تحویل میں لینے کے بعد اس بات کا انکشاف ہوا کہ محکمہ معدنیات نے پتھروں کی قیمت معین نہیں کی۔ میں نے محکمے سے رابطہ کیا تو جواب دیا گیا۔ ہم قطعی قیمت کا بعد میں اعلان کر دیں گے جو کہ گذشتہ قیمت سے بہت زیادہ نہیں ہوگی۔ لیکن جب انہوں نے اصلی قیمت کا اعلان کیا تو اعلان شدہ قیمت گذشتہ قیمت سے بہت زیادہ تھی اور میرے لئے وہ قیمت قابل قبول

نہیں تھی۔ ایسی صورت حال میں حکم کیا ہے؟ جبکہ میں پتھر کاٹ کر فروخت کر چکا ہوں۔

ج: معاملہ کی صحت کے لئے قیمت کا اس طرح معین ہونا جس سے ضرر اور جہالت رفع ہو جائے ضروری ہے اور فروختہ شدہ شے کا معین ہونا بھی لازم ہے۔ لہذا اگر پتھر خریدنے کے دن صحیح شرعی طور پر معاملہ انجام نہ پایا ہو تو خریدار مذکورہ پتھروں کے کاٹنے اور فروخت کرنے کی اس قیمت کا ضامن ہے جس دن اس نے انہیں فروخت کیا ہے۔

س ۵۱۷ ایک شخص نے اپنی بیٹی سے ایک مکان خریدا جو اسکے شوہر کے اختیار میں تھا۔ باپ نے بیٹی کو قیمت ادا کر دی لیکن بیٹی کے شوہر نے اپنی بیوی کو معاملہ ختم نہ کرنے کی صورت میں طلاق کی دھمکی دی اور اذیت کرنا شروع کر دی۔ جس کی وجہ سے بیٹی فروختہ شدہ جائیداد کو باپ کی تحویل میں نہ دے سکی۔ آیا فروختہ شدہ شے کا تحویل میں دینا یا قیمت کا خریدار کو واپس کرنا فروخت کرنے والی کی ذمہ داری ہے یا اسکے شوہر کی ذمہ داری ہے؟

ج: فروخت کرنے والی پر واجب ہے کہ جائیداد کو تحویل میں دے یا ادا شدہ قیمت واپس کرے۔

س ۵۱۸ میں نے ایک سادہ تحریر کے ساتھ ایک گھر اس شرط پر خریدا کہ فروخت کرنے

والا سرکاری دفتر میں آ کر گھر کو قانونی طور پر میرے نام کر دے گا۔ لیکن فروخت کرنے والے نے اس شرط پر عمل نہیں کیا اور گھر میری تحویل میں دینے اور میرے نام کرنے سے انکار کر دیا۔ آیا مجھے گھر کا مطالبہ کرنے کا حق ہے؟

ج: آپ حضرات کے مابین جو چیز انجام پائی ہے وہ اگر فقط خرید و فروخت کا وعدہ اور گفتگو تھی تو اس صورت میں مالک پر وعدہ کا وفاء کرنا اور گھر فروخت کرنا اور آپ کے نام کرانا لازم نہیں ہے اور اگر جو چیز آپ کے مابین انجام پائی ہے اور جسے آپ نے تحریر کیا ہے وہ معاملے کا سادہ وثیقہ ہو اور شرعاً صحیح طریقے سے خرید و فروخت انجام پا گئی ہو تو فروخت کرنے والے کو معاملے سے انکار کرنے اور وفا نہ کرنے کا حق نہیں ہے بلکہ مالک پر شرعی طور پر واجب ہے کہ گھر آپ کے قبضہ میں دے دے اور اس پر لازم ہے۔ گھر آپکے نام منتقل Transfer کرنے کے تمام امور کو انجام دے اور خریدار کو بھی مطالبہ کا حق ہے۔

س ۵۱۹ بیچنے والے اور خریدار کے مابین تجارتی معاملے کے مطابق، خریدار بیچنے والے کو ہر ہفتے حاصل شدہ مال کی کچھ قیمت ادا کرتا رہا اور ادا شدہ مبلغ کو تحریر کرتا رہا اور اسی طرح بیچنے والا خریدار کی تحریر پر دستخط کے علاوہ اپنے پاس بھی حاصل شدہ رقم کو تحریر کرتا رہا۔ چار مہینے بعد دونوں نے خریدار کی ادا شدہ قیمت

کا حساب کیا جو کہ متعدد بار ادا کی گئی تھی۔ مذکورہ ادا شدہ رقم کی مقدار میں اختلاف ہو گیا۔ خریدار دعویٰ کر رہا ہے کہ اس نے مذکورہ مقدار ادا کر دی ہے لیکن مالک انکار کر رہا ہے اور یہ بات قابل ذکر ہے کہ مورد اختلاف رقم کی مقدار دونوں کی تحریر میں موجود نہیں ہے، حکم کیا ہے؟

ج: اگر یہ ثابت ہو جائے کہ خریدار نے مال کی قیمت ادا کر دی ہے تو اس پر کوئی شے واجب نہیں ہے اور اگر ثابت نہ ہو سکے تو فروخت کرنے والے کا قول قبول کیا جائے گا جو کہ رقم وصول کرنے کا منکر ہے۔

نقد اور ادھار معاملہ

س۵۲۰ ایک سال تک ادھار اجناس اصلی قیمت سے زیادہ قیمت پر لینے کا کیا حکم ہے؟ اور چیک کو معینہ مدت کے لئے کم یا زیادہ قیمت پر فروخت کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: نقد اجناس ایک خاص قیمت اور وہی اجناس بطور ادھار زیادہ قیمت پر خریدنا اور فروخت کرنا جائز ہے لیکن چیک کا کم یا زیادہ قیمت کے عوض فروخت کرنا جائز نہیں ہے البتہ وہ شخص جس نے چیک دیا ہے اور چک میں مندرج مبلغ اسکے ذمہ ہے اسے فروخت کرنا جائز ہے۔

س۵۲۱ اگر کار فروخت کرنے والا یہ کہے کہ اس کار کی نقد قیمت اتنی ہے اور دس مہینے میں بطور قسط اسی کار کی قیمت اتنی ہے خریدار نے جب اس ادھار اضافی قیمت کو ملاحظہ کیا تو وہ ایک چوتھائی زیادہ نکلی اور اس طرح قسطی قیمت پر معاملہ انجام پا گیا۔ اب اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے کہ خریدار کے ذہن میں یہ چیز آئی ہے کہ وہ نقد قیمت سے زائد قیمت ادا کرے گا اور یہ اضافی قیمت

فروخت کرنے والے کے لیے منافع ہےاور یہ کہ مذکورہ معاملہ سودی ہے۔ کیا مذکورہ معاملہ سودی ہے؟ اور باطل ہے؟ یا باطل نہیں ہے؟

ج: ادھار کی صورت میں مذکورہ معاملہ صحیح ہے قیمت کا قسطوں میں ادا کرنا بھی صحیح ہے اور مذکورہ معاملہ سودی بھی نہیں ہے۔

س ۵۲۲ خرید و فروخت کے عقد میں متاع اور قیمت کو مندرجہ ذیل طرز پر مؤجل بیان کیا گیا۔ مال کی قیمت ایک سال کے دوران اقساط کی صورت میں ادا کی جائے گی اور سال کے ختم ہونے پر خریدار کی طرف سے قیمت کی پہلی قسط ادا کرنے پر مال اس کے قبضہ میں دے دیا جائے گا۔لیکن صورت حال اب یہ ہے کہ قیمت کی پہلی قسط کی ادائیگی میں مذکورہ وقت سے بہت تاخیر ہوگئی ہے آیا بیچنے والا خیار تاخیر کا حق رکھتا ہے۔

ج: ادھار مال کی قیمت کی ادائیگی میں تاخیر فروخت کرنے والے کے لئے خیار کا باعث نہیں بنتی لیکن اگر مال کلی اور مؤجل ہو اور معاملہ بعنوان بیع سلم انجام پایا ہو تو ایسی صورت میں قیمت کی ادائیگی نقد ہونی چاہیۓ وگرنہ معاملہ بنیادی طور پر ہی باطل قرار پائے گا۔

س ۵۲۳ اگر متعارف وقت سے قیمت کی پہلی قسط ادا کرنے میں تاخیر ہو جائے جیسا کہ فروخت کرنے والا دعویدار ہے اور قیمت کی ادائیگی کا کوئی وقت بھی معین نہیں

تھا اور قیمت کی ادائیگی میں تاخیر پر فروخت کرنے والے کے لیے خیار کی شرط بھی نہیں کی گئی تھی۔ آیا مذکورہ تاخیر کی وجہ سے بیچنے والے کو خیار حاصل ہے؟

ج: ادھار معاملے میں قیمت کی ادائیگی کا وقت مقرر کرنا ضروری ہے۔ لہذا اگر ادھار معاملہ قسطوں کی ادائیگی کا وقت مقرر کیے بغیر انجام پائے تو وہ معاملہ ابتداء سے ہی باطل ہے۔ ہاں اگر وقت مقرر ہو اور خریدار ادائیگی میں تاخیر کر دے تو مذکورہ تاخیر کی وجہ سے فروخت کرنے والے کو خیار حاصل نہیں ہوگا۔

س ۱۵۲۴ ٹیکنیکل کالج ایک زمین پر اس شرط پر تعمیر کیا گیا کہ اس زمین کی قیمت تعلیم و تربیت کی وزارت ادا کرے گی لیکن عمارت کے تعمیر ہونے کے بعد مذکورہ وزارت نے زمین کی قیمت ادا کرنے سے انکار کر دیا اور اسی وجہ سے زمین کے مالکوں نے اعلان کیا کہ وہ اس عمل سے راضی نہیں ہیں اور مذکورہ عمارت غصبی ہے اور اس میں نماز پڑھنا باطل ہے۔ مذکورہ مسئلہ کا حکم کیا ہے؟

ج: زمین کے مالکوں کا کالج تعمیر کرنے کے لئے اپنی رضایت سے زمین دینے کے فیصلے کے بعد زمین وزارت تعلیم و تربیت کو دینا تا کہ مذکورہ وزارت سے زمین کی قیمت وصول کریں تو اس صورت میں زمین پر انہیں کوئی حق نہیں ہے اور زمین غصبی نہیں کہلائے گی۔ ہاں انہیں وزارت تعلیم و تربیت سے زمین کی قیمت کا مطالبہ کرنے کا حق ہے۔ بنا برایں مذکورہ عمارت میں نماز پڑھنا اور لیکچر دینا صحیح ہے اور مذکورہ اعمال گذشتہ مالکوں کی رضا پر موقوف نہیں ہیں۔

بیع سلف

س۵۲۵ میں نے ہاؤسنگ سوسائٹی سے ایک رہائشی فلیٹ بعنوان سلف (۲۳) خریدا اور کچھ رقم قسطوں پر ادا کر کے رسید لے لی اور ابھی بھی کچھ رقم قرض ہے ۔لیکن اس کے بعد ہاؤسنگ سوسائٹی نے میرا رہائشی گھر بینک کو فروخت کر دیا اور یہ قرار پایا کہ میں ان سے ایک اور گھر آج کی قیمت کے مطابق خریدوں جو کہ گذشتہ قیمت سے چار گنا زیادہ ہے۔ مذکورہ مسئلہ کا کیا حکم ہے؟

ج: سلف خرید و فروخت کے ذریعے قسطوں پر گھر خریدنا بنیادی طور پر باطل ہے۔ اس لئے کہ سلف معاملے میں معاملہ کے وقت ہی نقداً تمام قیمت ادا کرنا معاملہ کی صحت کے شرائط میں شامل ہے۔ ہاں اگر بعنوان سلف معاملہ کے وقت نقداً تمام قیمت ادا کر دی گئی ہو تو بیچنے والے پر واجب ہے کہ مذکورہ گھر کو خریدار کے حوالے کرے اور فروخت کرنے والا مذکورہ شے کے علاوہ کسی اور شے یا مال کے خریدار سے لے لینے کا مطالبہ نہیں کر سکتا اور نہ ہی اسے حق ہے کہ وہ

فروخت شدہ شے کے علاوہ کوئی اور چیز اسے دے اور نہ ہی خریدار کو متبادل شے کو قبول کرنا چاہیے اگر چہ وہ مذکورہ قیمت کے برابر ہو اور اگر زیادہ ہو تو بطریق اولیٰ قبول کرنے کا حقدار نہیں ہے۔

س ۵۲۶ میں نے ایک زیرِ تعمیر رہائشی گھر قسطوں پر خریدا اور اس کے مکمل ہونے اور اپنے قبضے میں لینے سے پہلے اسے ایک اور شخص کو فروخت کر دیا۔ آیا مذکورہ خرید و فروخت صحیح ہے؟

ج: اگر خریداری شدہ گھر ایک جزئی اور معین شدہ گھر تھا اور آپ نے اسے قسطوں پر ادھار خریدا تھا اور فروخت کرنے والے نے مذکورہ گھر کو تکمیل کرنا تھا۔ تو اس صورت میں تکمیل سے پہلے اس کا فروخت کرنا اور خریدار کا مذکورہ گھر تکمیل کرنے والے سے لے لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن اگر خریداری شدہ گھر کلی (غیر معین) تھا اور آپ نے اس گھر کو سلف معاملہ کے ذریعہ قسطوں پر خریدا تھا اور فروخت کرنے والے کو مذکورہ گھر تکمیل کر کے مقررہ وقت پر آپ کی تحویل میں دینا تھا تو مذکورہ معاملہ ابتداء ہی سے باطل ہے۔ لہذا مذکورہ گھر کا کسی دوسرے شخص کو فروخت کرنا بھی باطل ہے۔

س ۵۲۷ میں نے تہران کی بین الاقوامی کتابوں کی نمائش سے بعض کتابیں بعنوان

سلف خریدیں اور انہوں نے مجھ سے آدھی قیمت وصول کر لی ہے اور آدھی قیمت کتابیں وصول کرتے وقت ادا کیجائے گی اور کتابیں دینے کی مدت بھی معین نہیں ہے آیا مذکورہ معاملہ صحیح ہے۔

ج: اگر ادا شدہ قیمت بیعانہ کے عنوان سے دی گئی ہو اور معاملہ کتابوں کے تحویل دیتے وقت اور باقیماندہ قیمت ادا کرتے وقت انجام دیا جائے تو صحیح ہے۔ لیکن اگر خرید و فروخت ابتداء میں کچھ مقدار قیمت ادا کرتے وقت انجام دی جائے اور ادھار قیمت ادا کرنے کے لئے بھی وقت مقرر نہیں کیا گیا، یا معاملہ بعنوان سلف انجام پایا ہو اور قیمت بھی معاملے کے وقت نقد ادا نہ کی گئی ہو تو معاملہ باطل ہے۔

س ۵۲۸ ایک شخص نے کچھ ساز و سامان اس شرط پر خریدا کہ مذکورہ ساز و سامان کچھ مدت کے بعد اس کی تحویل میں دے دیا جائے گا اور اسی معینہ مدت کے بعد مذکورہ سامان کی قیمت کم ہوگئی آیا خریدار مذکورہ سامان کا ہی مستحق ہے۔ یا مذکورہ شے کی قیمت لینا واجب ہے؟

ج: اگر معاملہ صحیح شرعی طور پر انجام دیا گیا ہو تو خریدار عین سامان کا مستحق ہے ہاں اگر اس کی مالیت بالکل ختم ہو جائے یہاں تک کہ سامان کا ضیاع کہلائے تو معاملہ فسخ ہو جائے گا اور فروخت کرنے والے پر واجب ہے کہ خریدار کو ادا شدہ قیمت واپس کرے۔

سونے اور کرنسی کی خرید وفروخت

س ۵۲۹ اگر سونے کی آج کے ریٹ کے مطابق بطور نقد ایک معین قیمت پر فروخت ہوتی ہے تو آیا اس کا آج کی قیمت سے زیادہ قیمت پر ادھار فروخت کرنا جبکہ دونوں خریدار و فروخت کرنیوالا راضی ہوں جائز ہے؟ اور آیا اس معاملے سے حاصل شدہ منافع حلال ہے یا نہیں؟

ج: خرید وفروخت کے معاملے میں قیمت کا تعین نقد ہو یا ادھار۔ دونوں خریدار اور فروخت کرنے والے کی صوابدید پر منحصر ہے۔ بنا برایں مذکورہ معاملہ اور اس معاملے میں منافع لینا صحیح ہے۔ ہاں سونے کو سونے کے عوض فروخت کرنے میں زیادہ لینا یا ادھار فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔

س ۵۳۰ سونے کو ڈھالنے کے عمل کا کیا حکم ہے؟ اور اگر اس کی خرید وفروخت کی جائے تو اس کی کیا شرط ہے؟

ج: سونا ڈھالنے کا عمل اور سونا فروخت کرنا صحیح ہے۔ ہاں اگر سونے کو سونے کے مقابلے میں خرید وفروخت کیا جائے تو شرط یہ ہے کہ نقد ہو اور عوض اور معوض کی مقدار مساوی ہونا چاہیے اور معاملے کے وقت ہی قبض اور اقباض کا انجام پانا ضروری ہے۔

س ۵۳۱ آیا کاغذی نوٹوں کو بطور ادھار زیادہ قیمت کے بدلے فروخت کیا جا سکتا ہے؟

ج: اگر مذکورہ معاملہ سنجیدگی اور عقلائی غرض کے ساتھ انجام پائے مثلاً نوٹ نئے اور پرانے ہونے کے لحاظ سے مختلف ہوں یا مخصوص علامتوں کے حامل ہوں یا انکی قیمت ایک دوسرے سے مختلف ہو تو صحیح ہے لیکن اگر معاملہ بناوٹی اور ربا سے فرار کے لیے ہو اور حقیقت میں فائدے تک رسائی چاہتا ہو تو شرعاً حرام اور باطل ہے۔

س ۵۳۲ بعض افراد ٹیلیفون کے لیے استعمال ہونیوالے سکے زیادہ قیمت پر فروخت کرتے ہیں، مثلاً پچاس روپے کا نوٹ لے کر 35 روپے کے سکے دیتے ہیں۔ مذکورہ طریقے سے پیسہ خرید وفروخت کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: دھات کے بنے ہوئے نقدی کے سکے زیادہ قیمت پر فروخت کرنا تا کہ ان سے ٹیلی فون وغیرہ کے استعمال میں استفادہ کیا جا سکے جائز ہے۔

س ۵۳۳ اگر کوئی شخص قدیم کرنسی کو مروجہ کرنسی کی قیمت کے عوض خرید یا فروخت کرے اور اس بات سے غافل ہو کہ قدیم کرنسی کی قیمت جدید کرنسی کی نصف قیمت ہے اور پھر اس کے خریدار نے مذکورہ قدیم کرنسی کو جدید کرنسی کی قیمت پر کسی اور شخص کو فروخت کر دیا تو اس صورت میں آیا غبن کرنے والے کا مغبون ہونے والے کو غبن کے بارے میں اطلاع دینا ضروری ہے؟ اور کیا مذکورہ غبنی خرید و فروخت جائز ہے اور کیا مذکورہ معاملے سے حاصل شدہ مال میں تصرف کرنا جائز ہے؟ یا مذکورہ مال مجہول المالک کے حکم میں ہے یا حلال مال کے حرام مال سے مخلوط ہو جانے کے حکم کا حامل ہے؟

ج: خریدار اور فروخت کرنے والے کے اتفاق کرنے پر قدیم کرنسی کو جدید کرنسی کے عوض اگرچہ بہت کم قیمت پر خریدا جائے جائز ہے اور خرید و فروخت صحیح ہے اور اگر فروخت شدہ شے کی بازار میں قیمت ہو اگرچہ وہ جدید کرنسی سے بہت کم ہو اور معاملہ غبنی ہو تب بھی معاملہ صحیح ہے اور غبن کرنے والے کا مغبون کو غبن کی اطلاع دینا بھی ضروری نہیں ہے۔ اور مذکورہ غبنی معاملے سے حاصل شدہ مال بھی غبن کرنے والے کی دوسرے اموال کی طرح ملکیت ہے اور جب تک مغبون معاملے کو فسخ نہیں کرتا اس کا مذکورہ مال میں تصرف کرنا جائز ہے۔

س ۵۳۴ بعض کاغذی نوٹوں کو اس عنوان سے خرید و فروخت نہیں کیا جاتا کہ وہ مالیت کے حامل ہیں یا مالیت کا نشان ہیں بلکہ اس لئے خرید و فروخت کیا جاتا ہے کہ

وہ خاص قسم کے کاغذی نوٹ ہیں۔ مثلاً سبز رنگ کے ایک ہزار تومان کے نوٹ کو جس پر امام خمینی قدس سرہ کی تصویر بنی ہوئی ہے زیادہ قیمت پر فروخت کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر مذکورہ نوٹوں کو حقیقی اور عقلائی غرض کے مطابق خرید وفروخت کیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے اور اگر ظاہری طور پر معاملہ ادھار ہوتا کہ قرضی سود سے فرار کیا جائے تو یہ معاملہ باطل اور حرام ہے۔

س ۵۳۵ کرنسی تبدیل کرنے کے کام کا کیا حکم ہے؟ اور نادر کرنسی کی خرید وفروخت کا کیا حکم ہے؟

ج: مذکورہ عمل انجام دینا بذات خود جائز ہے۔

س ۵۳۶ حکومت کی طرف سے جاری شدہ قرضی ٹکٹ خریدنے کا کیا حکم ہے؟ اور آیا مذکورہ ٹکٹ شرعاً خریدنا اور فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج: اگر مذکورہ عوامی ٹکٹ چھاپنے اور فروخت کرنے سے حکومت کا عوام سے قرض لینا مقصود ہو تو عوام کا ٹکٹ خرید کر حکومت کو قرض دینا صحیح ہے۔ اور اگر خریدار ٹکٹ فروخت کر کے اپنا مال واپس لینا چاہے تو کسی دوسرے شخص یا حکومت کو اسی قیمت پر یا حکومت کو کم قیمت پر بھی فروخت کرے تو اپنی ادا کردہ قیمت واپس لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

تجارت کے مختلف مسائل

س۳۸۸ بعض کارخانوں میں دوسرے کارخانوں کے بنے ہوئے پرزے جوڑ کر آلات بنائے جاتے ہیں اور پھر انہیں غیر ملکی معروف کمپنی کے نام سے بازار میں فروخت کردیا جاتا ہے آیا مذکورہ عمل دھوکہ بازی شمار کیا جائے گا؟ اور اگر دھوکا بازی کہلائے تو خریدار کو اس بات کا علم نہ ہونے کی صورت میں ان آلات کی خرید وفروخت صحیح ہے یا باطل ہے؟

ج: اگر مذکورہ پرزے اس قابل ہیں کہ خریدار ان کی شناخت کرسکتا ہے تو مذکورہ عمل پر دھوکا بازی کا عنوان منطبق نہیں ہوتا لیکن غلط بیانی سے کام لینا جھوٹ اور حرام ہے اور اگر مذکورہ اشیاء کو غلط اوصاف کے ساتھ فروخت کیا جائے تو خرید و فروخت صحیح ہے ہاں اگر خریدار حقیقت سے آگاہ ہوجائے تو اسے معاملہ فسخ کرنے کا اختیار ہے۔

س۳۸۹ آیا کارکانے اور دکان کے مالکوں کے لئے جائز ہے کہ اپنے کارخانے یا دکان پر غیر ملکی زبان میں بورڈ لگائیں؟ یا خریداروں کی جاب توجہ کے لئے بچوں کے کپڑوں پر غیر ملکی حروف لکھیں یا غیر ملکی تصویریں چھاپیں؟

ج: اگر خریدار کے لئے دھوکے کا سبب نہ ہوں تو جائز ہے۔

س۳۹۰ غیر مسلمین کے ساتھ مالی یا علمی فوائد کے حصول کے لئے دھوکہ بازی، جھوٹ وغیرہ سے کام لینے کا کیا حکم ہے جب وہ اس سے لاعلم ہوں؟

ج: معاملات میں جھوٹ، دھوکہ بازی اور بددیانتی سے کام لینا بالکل جائز نہیں ہے۔ اگرچہ غیر مسلم کے ساتھ معاملہ کیا جائے۔

س۳۹۱ چیزوں کی خرید و فروخت میں کس قدر منافع لینا جائز ہے؟

ج: بذات خود منافع کے لئے کوئی حد معین نہیں ہے لہذا جب تک ظلم کی حد تک نہ پہنچ جائے اور حکومت اسلامی کے قوانین کے خلاف نہ ہو تو جائز ہے۔ لیکن بہتر بلکہ مستحب یہ ہے کہ اتنا منافع لے جو کہ اس کے اخراجات کے لئے کافی ہو۔

س۳۹۲ ایک شخص کئی لوگوں سے پانی خرید کر مختلف قیمتوں پر فروخت کرتا ہے۔ مثلا ایک شخص سے خریدے ہوئے حصے کو دس ہزار تومان اور اسی مقدار کے پانی کو

دوسرے شخص کے حصے سے پندرہ ہزار تومان میں فروخت کرتا ہے جبکہ پانی کے مذکورہ تمام حصے ایک ہی کاریز چشمے یا کنویں سے حاصل کیے ہیں۔ آیا ہم پانی کی مختلف قیمت پر اعتراض کرنے کا حق رکھتے ہیں؟

ج: اگر فروخت کرنے والا پانی کا مالک یا شرعا صاحب حق ہے اور اس نے پانی کے ہر حصہ کو طرف مقابل سے اتفاق شدہ قیمت پر فروخت کیا ہے تو دوسروں کو قیمت کے اختلاف پر اعتراض کا حق نہیں ہے۔

س ۳۹۳ اگر میں مرکز تعاون (یوٹیلیٹی اسٹور) سے کوئی چیز حکومت کی مقرر کردہ کم قیمت پر حاصل کروں تو آیا میں مذکورہ مال کو آزاد مارکیٹ میں مہنگی قیمت پر فروخت کرسکتا ہو یہاں تک کہ اگر قیمت فروخت تین گنا ہو جائے؟

ج: اگر حکومت کی طرف سے کوئی ممنوعیت نہ ہو اور قیمت میں اضافہ خریدار کے لئے بحد ظلم تک نہ پہنچ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

س ۳۹۴ میں الیکٹرونک آلات اسمبل کرتا ہوں کیا میرے لئے جائز ہے کہ میں جس قیمت پر چاہوں فروخت کروں؟ ایسی قیمت جو بازار میں ضرورت، طلب و رسد کے مطابق ہو؟

ج: اگر حکومت کی طرف سے اس کی کوئی قیمت مقرر نہیں ہے لہذا جس قیمت پر بھی خریدار اور فروخت کرنے والا اتفاق کریں صحیح ہے۔

س۳۹۵ اسلام میں سرمایہ داری کا کیا حکم ہے؟ اور اس کی کیا حدود ہیں؟ کیا فقراء اور مساکین کے حقوق اداء کرنے کے بعد بھی انسان بہت امیر انسان بن سکتا ہے؟ کیا اسلام کا سرمایہ داری سے جنگ کرنا ایسے انسان سے جنگ کرنا ہے جو خمس اور زکوۃ اداء نہیں کرتا یا ایسے لوگوں کو بھی شامل ہے جو خمس اور زکوۃ اداء کرتے ہیں؟ اور بنیادی طور پر کیا کوئی انسان مالی شرعی حقوق اداء کرنے کے ساتھ ساتھ بڑی ثروت جمع کرسکتا ہے؟

ج: ثروت مند لوگوں کے مال میں حقوق شرعیہ فقط خمس اور زکوۃ تک محدود نہیں ہیں اور اسلام کثرت مال کا مخالف نہیں ہے اگر مال شرعی طریقے سے تمام مالی حقوق اداء کرنے کے ساتھ ساتھ جمع کیا جائے اور اسلام و مسلمین کے فائدے میں ہو تو کوئی حرج نہیں ہے اور اس طریقے سے بھاری ثروت حاصل کرنا بھی بلامانع ہے۔

س۳۹۶ ہمارے ہاں یہ رائج ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کو اپنی گاڑی خریدنے کے لئے کہتا ہے اور دوسرا شخص مثلاً دس لاکھ روپے میں گاڑی خرید لیتا ہے اب یہ شخص پہلے آدمی سے کہتا ہے کہ گاڑی کی قیمت گیارہ لاکھ اور اضافی قیمت دلالی کی محنت کا عوض شمار کرتا ہے کیا مذکورہ خرید و فروخت صحیح ہے؟

ج: اگر دوسرا شخص پہلے شخص کا گاڑی خریدنے میں وکیل تھا اور خریداری موکل کے

لئے تھی تو اسے اضافی قیمت لینے کا حق نہیں ہے ہاں اسے وکالت کی رائج اجرت لینے کا حق ہے اور اگر اس نے اپنے مال سے اپنے لئے گاڑی خریدی تھی اور پھر اس نے گاڑی ایسے شخص کو فروخت کرنے کا ارادہ کیا جس نے اس سے گاڑی خریدنے کا تقاضا کیا تھا تو اس صورت میں دونوں کے مابین طے پانے والی قیمت پر گاڑی فروخت کرسکتا ہے البتہ گاڑی کی قیمت خرید کے بارے میں جھوٹ بولنا جائز نہیں ہے لیکن جھوٹ بولنا معاملے کے صحیح ہونے پر اثر انداز نہیں ہوتا۔

س ۳۹۷ بعض دوست موٹر مکینک کا کام کرتے ہیں اور ان کے پاس گاڑیوں کے تاجر آتے ہیں اور ان سے صحیح طریقے سے مرمت نہیں کرواتے اس گمان کے ساتھ کہ گاڑی کا ظاہری طور پر اچھا ہونا گاڑی کو خریدار کے سامنے پیش کرنے کے لئے کافی ہے، کیاان دوستوں کے لئے مرمت کرنا صحیح ہے؟

ج: اگر دھوکے بازی کا سبب ہو اور انہیں علم ہو کہ گاڑی کا مالک ان عیوب کو خریدار سے مخفی رکھے گا تو مرمت کرنے والے کے لئے مذکورہ کام جائز نہیں ہے۔

سود کے احکام

س ۵۳۷ ایک ڈرائیور نے ٹرک خریدنے کا ارادہ کیا اور ایک شخص کی طرف رجوع کیا اس شخص نے مذکورہ قیمت اسے دے دی اور ڈرائیور نے وکیل کی حیثیت سے اس کے لئے ٹرک خرید لیا۔ اس کے بعد اس شخص نے اسی ڈرائیور کو وہ ٹرک قسطوں پر فروخت کردیا۔ مذکورہ مسئلہ کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر خرید وفروخت صاحب مال کے وکیل کی حیثیت سے انجام پائی ہو تو اگر دونوں معاملوں میں حقیقتاً خرید وفروخت انجام پائی ہو اور مذکورہ عمل سود سے فرار کے لئے نہ ہو تو صاحب مال کا قسطوں پر اسی وکیل کو ٹرک فروخت کرنا صحیح ہے۔

س ۵۳۸ قرضی سود کیا ہے اور آیا وہ فیصد مقدار جو کہ بینک سے منافع کے عنوان سے لی جاتی ہے سود شمار کی جائے گی؟

ج: قرضی سود یہ ہے کہ قرض لینے والا قرض کی مقدار سے بڑھکر ایک خاص اور زیادہ مقدار قرض دینے والے کو دیتا ہے ہاں اگر بینک کے پاس مال بطور امانت رکھے اور صاحب مال کی طرف سے بینک صحیح شرعی عقد کے ذریعہ کام کرنے سے حاصل شدہ منافع عطا کرے تو وہ سود نہیں ہے اور مورد اشکال نہیں ہے۔

س ۵۳۹ سودی کاروبار کا معیار کیا ہے؟ اور آیا یہ صحیح ہے کہ سود فقط قرض میں صادق آتا ہے نہ کسی اور جگہ؟

ج: سود کبھی مکیل (پیمانہ دار) اور موزون (وزن دار) خرید وفروخت میں ہوتا ہے اور کبھی قرض میں اور جو سود قرض میں ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ قرض دینے والے کے لئے عرفاً عینی یا حکمی طور پر زیادہ مال واپس دینے کی شرط کی جائے جو کہ اس کے لئے منافع شمار کیا جائے اور وہ سود جو کہ خرید وفروخت میں ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کسی ایک جنس کو ویسی ہی جنس کے عوض کمی یا زیادتی کے ساتھ فروخت کیا جائے۔

س ۵۴۰ جسطرح بھوکے انسان کے جان بچانے کے لئے اتنی مقدار میں مردار کھانا

جائز ہے جس سے وہ بھوک مٹا کر جان بچا سکتا ہے اگر مردار کے علاوہ کوئی اور شی ءنہ ہو اس طرح اگر کوئی شخص کسی بھی کام کی قدرت نہ رکھتا ہو اس کے لئے اضطراری کیفیت میں سود کھانا جائز ہے؟ اور یہ کہ اس کے پاس قلیل مال ہے جسے وہ سودی معاملے میں استعمال کرتا ہے تا کہ اس سے حاصل شدہ منافع سے زندگی گذار سکے؟

ج: سود حرام ہے اور اضطرار کی حالت میں مردار کھانے کو سود کھانے سے قیاس کرنا جائز نہیں ہے۔ اس لئے کہ وہ شخص ابھی ایسی حالت میں ہے کہ مردار کھانے کے علاوہ کسی اور شے سے جان نہیں بچا سکتا لیکن ایسا شخص جو کام نہیں کر سکتا وہ اپنے سرمایے کو عقود اسلامی میں سے کسی ایک عنوان مثلاً مضاربہ کے تحت رکھ سکتا ہے۔

س ۵۴۱ خرید و فروخت کے بعض معاملات میں ڈاک کے ٹکٹ معین شدہ قیمت سے زیادہ قیمت میں فروخت کیے جاتے ہیں۔ مثلاً ایک ٹکٹ جس کی قیمت 2 روپے ہے اسے 3 روپے میں فروخت کیا جاتا ہے آیا مذکورہ خرید و فروخت صحیح ہے؟

ج: مذکورہ معاملے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس جیسے اضافے کو سود شمار نہیں کیا جاتا۔ جیسا کہ خرید و فروخت میں وہ زیادتی جو کہ سود کہلاتی ہے اور معاملے کو باطل کر دیتی ہے وہ دو ایسی چیزیں ہیں جو ہم جنس ہوں اور مقدار کے اعتبار

سے ایک زیادہ ہو اور ناپ تول کے ذریعے خریدی اور فروخت کی جاتی ہوں۔

س ۵۴۲ آیا سود کا حرام ہونا تمام افراد اور کمپنیوں کے لئے ایک جیسا ہے یا بعض خاص موارد میں استثناء بھی پایا جاتا ہے؟

ج: سود عام طور پر حرام ہے ہاں باپ اور بیٹے، میاں اور بیوی اور مسلمان اور غیر مسلمان کے درمیان سود کا لین دین جائز ہے۔

س ۵۴۳ اگر کسی مال کی خرید و فروخت معین قیمت پر انجام پا جائے لیکن دونوں طرف اس پر اتفاق کریں کہ اگر خریدار نے قیمت کے عنوان سے ایسا چیک دیا جو کہ مؤجل ہو تو ایسی صورت میں خریدار کچھ مزید رقم فروخت کرنے والے کو ادا کرے گا۔ آیا ان دونوں کے لئے ایسا کرنا جائز ہے؟

ج: اگر معین قیمت پر مال فروخت کر دیا گیا اور اضافی قیمت اصلی رقم کی تاخیر کی وجہ سے اضافہ کی جا رہی ہے تو مذکورہ اضافی قیمت سود ہے اور شرعاً حرام ہے اور دونوں کے توافق کرنے سے مذکورہ اضافہ حلال نہیں ہو جاتا ہے۔

س ۵۴۴ اگر کسی شخص کو قرض لینے کی ضرورت ہو اور کوئی اسے قرض حسنہ دینے والا نہ ہو تو آیا وہ مندرجہ ذیل طریقے سے قرض لے سکتا ہے کہ کوئی چیز ادھار طور پر اس کی واقعی قیمت سے زیادہ قیمت پر خریدے اور پھر اسی چیز کو فروخت کرنے

والے کو کم قیمت پر اسی وقت فروخت کر دے مثلاً ایک کلو گرام زعفران ایک سال کے ادھار پر ایک معین قیمت پر خریدے اور اسی وقت اسی فروخت کرنے والے کو بطور نقد دو سوم قیمت خرید پر فروخت کر دے؟

ج: اس جیسے معاملات قرضی سود سے فرار کا بہانہ ہیں جو کہ شرعاً باطل اور حرام ہے۔

س ۵۴۵ میں نے مال سے فائدہ کے حصول کے لئے اور سود سے فرار کے لئے مندرجہ ذیل معاملہ انجام دیا:-
میں نے ایک گھر 500000 روپے کا خریدا جبکہ اس کی قیمت اس سے زیادہ تھی اور معاملے کے دوران یہ شرط بھی کی کہ اگر فروخت کرنے والے نے پانچ مہینے تک معاملہ فسخ کرنا چاہا تو وہ لی ہوئی قیمت واپس کرنے کے بعد ایسا کر سکتا ہے۔ معاملے کے انجام پانے کے بعد میں نے وہی گھر فروخت کرنیوالے کو 15000 روپے ماہانہ کرایہ پر دے دیا۔ اب چار مہینے گذرنے کے بعد مجھے حضرت امام خمینی کا یہ فتویٰ معلوم ہوا کہ سود سے فرار کرنے کے لئے کوئی طریقہ اختیار کرنا جائز نہیں ہے۔ آپ کی نظر میں مسئلہ کا حکم کیا ہے؟

ج: اساسی طور پر مذکورہ معاملہ جسے شرعاً معاملہ خیاری کہا جاتا ہے صحیح ہے اور پھر خود فروخت کرنے والے کو کرایہ پر دینا بھی صحیح ہے۔ البتہ ایسا کرنا وہاں صحیح ہے جہاں خریدار اور فروخت کرنے والے، کرایہ دار اور کرایہ پر دینے والے نے حقیقی طور پر خرید و فروخت کا عمل انجام دیا ہو اور کرایہ پر دیا ہو لیکن اگر دونوں

نے حقیقی معنی میں خرید و فروخت کا قصد نہ کیا ہو بلکہ ظاہری طور پر معاملہ فروخت کرنے والے کے حصول قرض اور خریدار کے حصول فائدہ کے لئے انجام دیا گیا ہو تو ایسا معاملہ جو کہ قرضی سود سے فرار کے لئے انجام دیا گیا ہو حرام ہے اور شرعاً باطل ہے اور اس صورت میں خریدار کو فقط اپنا اصلی مال واپس لینے کا حق ہے جو کہ اس نے فروخت کرنے والے کو قیمت کے عنوان سے ادا کیا تھا۔

س ۵۴۶ سود سے فرار کے لئے کسی شے کا مال کے ساتھ ضم کرنے کا کیا حکم ہے؟

ج: سودی قرض کے جائز ہونے کا باعث نہیں ہے اور کسی شے کے ضم کرنے سے حلال نہیں ہوتا۔

س ۵۴۷ آیا ایسی پنشن لینے میں کوئی حرج ہے جسے ملازم نوکری کے طویل دورانیہ میں اپنی تنخواہ کے ایک مقدار حصہ کو پنشن اکاؤنٹ میں ڈالتا رہا ہے تاکہ بڑھاپے میں اسکے کام آئے لیکن حکومت مذکورہ تنخواہ کے ساتھ کچھ اضافی رقم بھی ریٹائرڈ ہونے والے کو دیتی ہے؟

ج: پنشن لینے میں کوئی حرج نہیں ہے اور وہ اضافی رقم جو کہ حکومت ادا کرتی ہے اس رقم کا منافع نہیں ہے جسے اس کی تنخواہ سے کاٹا گیا تھا اور اسے سود نہیں کہا جاتا۔

س ۵۴۸ بعض بینک اس گھر کی مرمت کے لئے جس گھر کے قانونی کاغذات ہوں

بعنوان جعالہ قرض دیتے ہیں لیکن شرط یہ ہوتی ہے کہ قرض دار جب معین مدت میں قسطوں میں رقم ادا کرے گا تو ایک خاص مقدار رقم اضافی طور پر بھی ادا کرے گا۔ آیا مذکورہ صورت میں قرض لینا صحیح ہے؟ اور جعالہ کی کیفیت کیا ہوگی؟ .

ج: اگر گھر کے مالک کو مرمت کے لئے دی گئی رقم قرض کے عنوان سے دی گئی ہے تو جعالہ کا عنوان بے معنی ہے اور قرض میں زائد رقم کا مطالبہ کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر چہ مذکورہ قرض بہر حال صحیح ہے اور اگر گھر کا مالک جعالہ قرار دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ مثلاً اگر بینک گھر کی مرمت کرائے اور جعالہ وہ تمام رقم ہو جسکا تقاضا بینک گھر کی مرمت کے عوض قسطوں کی ادائیگی پر کرے نہ فقط وہ رقم جسے بینک نے مرمت کے لئے خرچ کیا ہو۔

س ۵۴۹ آیا کوئی شے بطور ادھار نقد قیمت سے زیادہ قیمت پر خریدنا جائز ہے؟ اور آیا یہ سود کہلائے گا یا نہیں؟

ج: کسی شے کا بطور ادھار نقد قیمت سے زیادہ قیمت پر خرید و فروخت کرنا جائز ہے اور نقد و ادھار قیمت کے مابین فرق سود نہیں کہلاتا۔

س ۵۵۰ ایک شخص نے اپنا گھر خیاری معاملے کے تحت فروخت کیا لیکن وہ خریدار کو حاصل شدہ قیمت ادا نہ کر سکا۔ تا کہ معاملہ فسخ کیا جائے یہاں تک کہ معینہ

مدت آگئی۔ ایسی صورت حال میں ایک شخص ثالث نے بعنوان بعالہ خریدار کو قیمت ادا کردی تاکہ فروخت کرنے والا معاملہ فسخ کرسکے اور مذکورہ شخص قیمت کے علاوہ فروخت کرنے والے سے بعنوان حق بعالہ کچھ حاصل کر لے۔ مذکورہ مسئلہ کا شرعاً کیا حکم ہے؟

ج: اگر ایک تیسرا شخص بیچنے والے کی طرف سے قیمت ادا کرنے اور فسخ کرنے کیلئے وکیل ہو اس طرح سے کہ اس نے پہلے فروخت کرنے والے کو قرض دیا اور پھر مذکورہ رقم خریدار کو فروخت کرنے والے کی طرف سے ادا کردی اور اس کے بعد اس نے معاملہ فسخ کردیا تو اس کا یہ عمل صحیح ہے۔ اور اس صورت میں مذکورہ وکالت کے عوض جعل لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہاں اگر اس نے خریدار کو جو قیمت ادا کی ہے وہ فروخت کرنے والے کو بعنوان قرض دی ہے تو اس صورت میں اسے فروخت کرنے والے سے فقط ادا کردہ قیمت کے مطالبہ کا حق ہے۔

حقِ شفعہ

س ۵۵۱ کیا دو اشخاص پر وقف شدہ چیز پر حق شفعہ ثابت ہوتا ہے جب دونوں میں سے ایک شخص ایسے مقام پر اپنا حصہ تیسرے شخص کو فروخت کر دے جہاں اسے وقف فروخت کرنے کا حق ہے؟ اسی طرح کیا حق شفعہ اجارہ کی متعلقہ شیء پر ثابت ہو جائے گا دو اشخاص نے مشترکہ طور ایک زمین یا جائیداد یا وقف کو اجارہ کیا ہو اور پھر ان میں سے ایک اپنا حق تیسرے شخص کو منتقل کر دے اور یہ عمل کرایہ یا صلح کسی بھی طرح انجام پایا ہو؟

ج: حق شفعہ کسی شے کی اشتراکی ملکیت میں ہوتا ہے جہاں ایک شریک اپنا حصہ ایک تیسرے شخص کو فروخت کر دے۔ لہذا اگر وقف دو اشخاص پر ہو اور ایک شخص اپنا حصہ تیسرے شخص کو فروخت کر دے جبکہ فروخت جائز ہو تو اس صورت میں حق شفعہ نہیں ہے اور اسی طرح کرایہ پر لی ہوئی جگہ میں ایک شخص اپنا حق

کسی تیسرے شخص کو منتقل کردے تو بھی شفعہ کا حق نہیں ہے۔

س۵۵۲ حق شفعہ کے باب میں موجودہ فقہی تحریروں کے الفاظ و معانی اور مدنی قوانین سے یہ نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ دو شریک میں سے کوئی ایک اگر شخص ثالث کو اپنا حصہ فروخت کردے تو دوسرے کو شفعہ کا حق ہے بنابرایں آیا کسی ایک شریک کا کسی خریدار کو اس بات پر ابھارنا کہ وہ دوسرے شریک کا حصہ خرید لے اور یہ کہ وہ اپنا حق شفعہ استعمال نہیں کرے گا حق شفعہ کو ساقط کردیتا ہے۔

ج: شریک کا کسی تیسرے شخص کو حصہ کی خریداری پر ابھارنا حق شفعہ کے ثابت رہنے سے منافات نہیں رکھتا۔ بلکہ اگر وہ حق شفعہ کے استعمال نہ کرنے کا وعدہ بھی کرے جبکہ معاملہ انجام پارہا ہو تب بھی معاملے کے انجام پانے کے بعد حق شفعہ ساقط نہیں ہوتا۔ ہاں اگر وہ معاملہ انجام پانے سے پہلے کسی عقد لازم کے دوران پابند ہو جائے کہ وہ حق شفعہ استعمال نہیں کرے گا تو حق شفعہ ساقط ہو جائے گا۔

س۵۵۳ کیا صحیح ہے کہ شریک اپنا حصہ فروخت کرنے سے پہلے دوسرے شریک کے حق شفعہ کو ساقط کردے؟ جبکہ اسقاط حق شفعہ ان امور میں سے ہے جو ابھی ثابت ہی نہیں ہوئے جسے اسقاط مالم یجب کہتے ہیں۔

ج: شریک کا تیسرے شخص کو اپنا حصہ فروخت کرنے سے پہلے حق شفعہ کو اسقاط کرنا

صحیح نہیں ہے۔ ہاں اگر شریک عقد لازم کے دوران حق شفعہ اسقاط کرنے پر پابند ہو جائے تو شریک کے اپنا حصہ کسی تیسرے شخص کو فروخت کرنے کی صورت میں حق شفعہ ساقط ہو جاتا ہے۔

س ۵۵۴ ایک شخص نے دو منزلہ گھر کا ایک طبقہ کرایہ پر لیا جس کے مالک دو بھائی تھے جو کہ کرایہ دار کے مقروض تھے اور دو سال سے مسلسل اصرار کرنے کے باوجود اس کا قرض ادا نہیں کر رہے تھے اور مذکورہ عمل کرایہ دار کے لئے حق تقاص کا شرعی جواز پیدا کرتا ہے۔ گھر کی قیمت قرض کی رقم سے زیادہ ہے۔ اب اگر وہ قیمت میں اپنے قرض کی مقدار تقاص کرے تو ان دونوں کا شریک ہو جائے گا۔ آیا ایسی صورت میں باقی رقم کی نسبت سے اسے حق شفعہ حاصل ہے یا نہیں؟

ج: مذکورہ سوال میں حق شفعہ کا جواز نہیں ہے۔ اس لئے کہ حق شفعہ اس جگہ ہے جہاں کسی شریک نے اپنا حصہ ایک تیسرے شخص کو فروخت کیا ہو اور یہ شخص قبل از فروخت مذکورہ شے میں اس کا شریک بن چکا ہو، نہ یہ کہ دو میں سے ایک شریک کا حصہ خریدنے یا تقاص کی صورت میں حصہ کا مالک اور شریک بننے کی صورت میں بھی حق شفعہ کا حامل ہو۔ اسکے علاوہ حق شفعہ وہاں ثابت ہوتا ہے جہاں ایک شریک اپنا حصہ فروخت کرے اور وہ شے ان دو کی ملکیت ہو نہ دو

سے زیادہ افراد کی۔

س ۵۵۵ ایک جائیداد آدھی آدھی دو اشخاص کی ملکیت تھی اور ملکیت کی سند دونوں کے نام تھی۔ دونوں نے ایک سادہ کاغذ پر اپنی تحریر کے ذریعے اسے تقسیم کرلیا اور دونوں حصوں کی حدود متعین ہوگئیں۔ آیا ایسی صورت میں اگر ایک شریک اپنا حصہ تیسرے شخص کو فروخت کردے تو دوسرے شریک کو شفعہ کا حق حاصل ہے؟ جبکہ تقسیم عمل میں آچکی تھی۔ ہاں جائیداد کی فقط سند مشترک ہے۔

ج: ہمسائیگی، سابقہ اشتراک اور سند میں شریک ہونے کی بنا پر حق شفعہ ثابت نہیں ہوتا ایسی صورت میں جبکہ فروختہ شدہ حصہ فروخت کے وقت دوسرے شریک کے حصے سے واضح طور پر جدا ہوگیا ہو۔

وضاحتیں

۱) موردِ ابتلاء ہونا:

واسطہ پڑنا۔

۲) واجب کفائی:

ایسا واجب جو تمام مکلّفین پر واجب ہو اور ایک مکلّف کے انجام دینے سے بھی تمام مکلّفین پر سے ساقط ہو جائے۔

۳) مکلّف:

جس پر احکام شرعیہ لاگو ہوتے ہوں۔

۴) قمار:

جوا۔

۵) لہوی

عیش و عشرت سے مناسبت کی حامل۔

۶) طرب، مُطرب:

ہیجان میں لانے والی یا طبیعی حالت سے خارج کرنے والی۔

۷) ترجیع:

آواز کو گلے میں گھمانا۔

۸) نشوز:

بیوی کا شوہر کی ازدواجی خواہشات میں نافرمانی کرنا۔ اور ایسی بیوی کو ناشزہ کہتے ہیں۔

۹) وزارت ارشاد:

ایران کا مذہبی اور ثقافتی امور کا ادارہ۔

۱۰) I.U.D :

مانع حمل آلات جیسے چھلا وغیرہ۔

۱۱) عزل:

شوہر کا بیوی کی شرمگاہ سے باہر منی گرانا۔

۱۲) الاحوط:

احتیاط کی دو قسمیں ہیں اگر مذکورہ مسئلہ میں فتوی دینے کے بعد احوط کہا جائے یا اگر بعد میں فتوی دیا جائے تو ایسی احتیاط احتیاط مستحب کہلاتی ہے یعنی جسے ترک نہ کرنا مستحب ہوتا ہے نہ واجب لیکن اگر فتوی نہ دیا جائے سابقاً یا لاحقاً تو اس صورت میں احتیاط احتیاط وجوبی کہلاتی ہے جسکا معنی یہ ہے کہ انسان یا اسی مسئلہ پر عمل کرے اور جس شی کی نسبت سے احتیاط کی گئی ہے اس پر بطور واجب عمل کرے یا پھر دوسرے مجتہد کی طرف مذکورہ مسئلہ میں رجوع کرسکتا ہے اگر دوسرے مجتہد نے اس مسئلہ میں فتوی دیا ہو اور اگر اس نے بھی فتوی نہ دیا ہو اور احتیاط وجوبی کی ہو تو تیسرے مجتہد کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے لیکن اعلم فالاعلم کی رعایت کرنا ضروری ہے۔)

۱۳) معاطات:

شرعی صیغہ کے بغیر لین دین کو معاطات کہتے ہیں۔

۱۴) بیع فضولی:

مالک کی اجازت کے بغیر کسی کی شی کو فروخت کرنا بیع فضولی کہلاتا ہے اور ایسے شخص کو جو مذکورہ عمل انجام دے فضول کہتے ہیں۔

۱۵) حقیقی شخص:

ذاتی حیثیت کو حقیقی شخصیت کہتے ہیں۔

حقوقی شخصیت:

منصبی حیثیت کو حقوقی شخصیت کہتے ہیں۔

۱۶) فسخ:

معاملہ کو منسوخ کرنا۔

۱۷) مصالحہ کرنا:

طرفین کا آپس میں صلح وصفائی کے ساتھ اتفاق کرلینا۔

۱۸) قیم:

منصوب سرپرست کو قیم کہتے ہیں۔

۱۹) مدّعی عام:

اٹارنی جنرل یا وکیل عام۔

۲۰) فی نفسہ:

بذات خود کے معنی میں ہے۔

۲۱) اقالہ:

ایک خاص شرعی طریقے سے معاملہ فسخ کرنے کو اقالہ کہتے ہیں جس میں دونوں خریدار اور بیچنے والا اتفاق کرلیں۔

۲۲) خیار فسخ:

یعنی معاملہ انجام کے دوران دونوں یا خریدنے یا فروخت کرنے والے کا مذکورہ معاملے کو معین مدت یا شرائط کے تحت معاملے کو فسخ کرنے کا اختیار ہونا خیار کہلاتا ہے۔اور بعض موارد میں یہ خیار شرعی بھی ہوتا ہے۔

۲۳) سلف خرید و فروخت

ایسے کاروبار کو کہتے ہیں جسمیں قیمت نقد ادا کی جاتی ہے اور خریدی ہوئی شی معینہ مدت کے بعد وصول کی جاتی ہے۔

۲۴) اسقاط مالم یجب:

ایسی چیز کو ساقط کرنا جو ابھی ثابت ہی نہ ہوئی ہو۔

فہرست

مقدمہ ۵

حضرت آیت اللہ خامنہ ای کی مختصر سوانح حیات ۷

حرام معاملات ۱۵

نجس اشیاء کا کاروبار ۱۵

کسب معاش کے متفرق مسائل ۲۳

واجب اعمال پر اجرت لینا ۲۷

شطرنج اور آلات قمار ۲۹

موسیقی اور غناء ۳۴

گلوکار ۳۵

رقص ۵۴

تالی بجانا ۵۸

فلم اور تصویر ۵۹

ڈش (سٹیلائٹ) انٹینا ۷۲

تھیٹر اور سینما ۷۵

مصوری اور مجسمہ تراشی ۷۸

جادو، شعبدہ بازی، احضار روح، احضار جن ۸۲

ہپناٹزم کے ذریعے سلانا ۷۴

لاٹری ۸۵

رشوت ۸۹

خرید و فروخت کا نمائندہ ۹۶

طبی مسائل ۱۰۰

حمل روکنا ۱۰۰

اسقاط حمل ۱۰۴

مصنوعی حمل ۱۱۰

تبدیلی جنس ۱۱۵

پوسٹ مارٹم اور اعضاء کی پیوند کاری ۱۱۶

(میڈیکل) طبابت کے مسائل ۱۲۴

ختنہ ۱۲۸

تعلیم و تعلم اور ان کے آداب ۱۲۹

میڈیکل کی تعلیم ۱۳۶

طباعت، تألیف اور فن کاری کے حقوق ۱۴۲

غیر مسلمین کے ساتھ تعلقات ۱۴۸

ظالم حکومت میں کام کرنا ۱۵۴

لباس کے احکام ۱۵۵

مغربی ثقافت کی پیروی ۱۵۹

ہجرت کرنا اور سیاسی پناہ لینا ۱۶۴

جاسوسی، چغلخوری اور اسرار کا فاش ۱۶۶

سگریٹ نوشی اور نشہ آور اشیاء ۱۷۱
داڑھی اور مونچھ ۱۷۶
محفل گناہ میں حاضر ہونا ۱۸۲
تعویذ اور استخارہ ۱۸۶
دینی رسومات کا احیاء ۱۹۰
ایام عید اور ولادت ۲۰۰
ذخیرہ اندوزی اور اسراف ۲۰۲
تجارت کے احکام ۲۰۴
خریدار اور فروخت کرنے والے کی شرائط ۲۰۷
بیع فضولی ۲۰۹
اولیاء تصرّف ۲۱۳
خرید و فروخت ہونے والی اشیاء کی شرائط ۲۳۰
معاملے کے دوران شرائط ۲۳۸
خرید و فروخت کے متفرقہ احکام ۲۴۲
احکام خیارات ۲۵۱

۱۔خیارمجلس ۲۵۱
۲۔خیارعیب ۲۵۱
۳۔خیارتاخیر ۲۵۲
۴۔خیارشرط ۲۵۳
۵۔خیارروئیت ۲۵۳
۶۔خیارغبن ۲۵۴
۷۔خیاری معاملہ ۲۵۹
۸۔شرط کی مخالفت کرنے کا خیار ۲۵۹
خیارات کے متفرق احکام ۲۶۳
اشیاءفروخت کے ملحقات ۲۶۹
متاع تحویل دینا اور قیمت، قبضہ لینا ۲۷۱
نقداور ادھار معاملہ ۲۷۶
بیع سلف ۲۷۹
سونے اور کرنسی کی خرید وفروخت ۲۸۲
تجارت کے مختلف مسائل ۲۸۶
سود کے احکام ۲۹۱
حق شفعہ ۲۹۹
وضاحتیں ۳۰۳
فہرست ۳۰۷

اسلامی معارف اور ثقافت کے چاہنے والوں کو خوشخبری

۱)	تفسیر راہنما	آیت اللہ ہاشمی رفسنجانی
۲)	اخلاق عملی	آیت اللہ مہدوی کنی
۳)	اہم حقائق (قرآن کریم کے بارے میں)	علامہ جعفر مرتضی عاملی
۴)	الصحیح من سیرۃ النبی الاعظمؐ	علامہ جعفر مرتضی عاملی
۵)	اصول عقائد	آیت اللہ مکارم شیرازی
۶)	نسل کوثر	مرکز تحقیقات اسلامی
۷)	اصول دین	معارف اسلام پبلشرز
		اور ادارہ در راہ حق

مترجم:

معارف اسلام پبلشرز

ISBN:964-931

Risalah

Replies to Inquiries about The Religious Rulings of Islam

By: The Grand Marja' of Shiism and

the Grand Leader of

Muslim Ummah Ayatullah al-Úzma

Sayyid Ali Hosseini Khamene'i

Web : www.maaref-foundation.com

E-mail: info@maaref-foundation.com